سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب

گیتوں کے مصنفین و مترجمین

بشپ ڈبلیو۔ جی ینگ

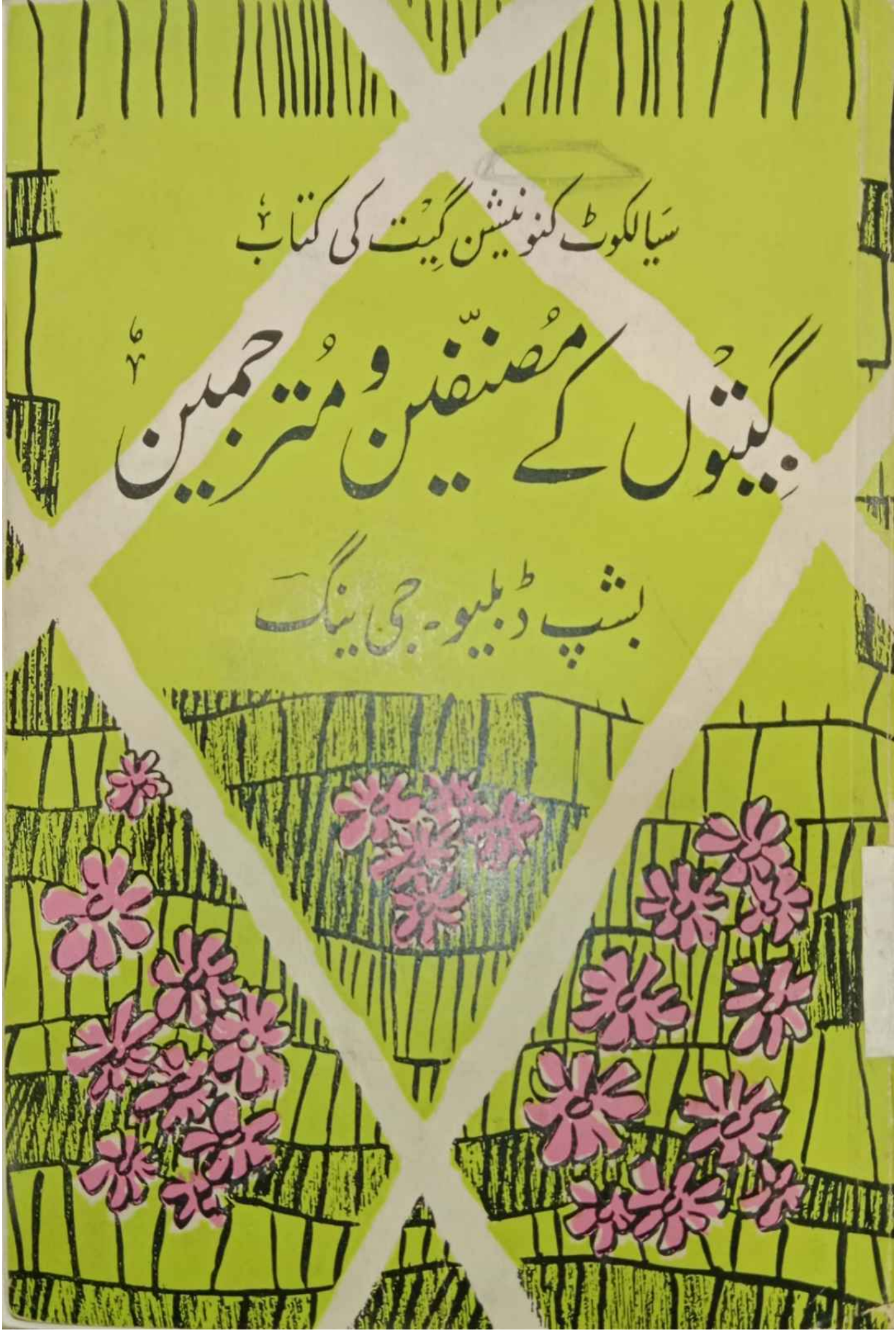

سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب

گیتوں کے مصنفین و مترجمین

بشپ ڈبلیو۔ جی ینگ

مترجم

وکلف اے سنگھ

قیمت ۳/۵۰ روپے تعداد ۵۰۰

ناشرین

مسیحی اشاعت خانہ

۳۶ فیروز پور روڈ لاہور

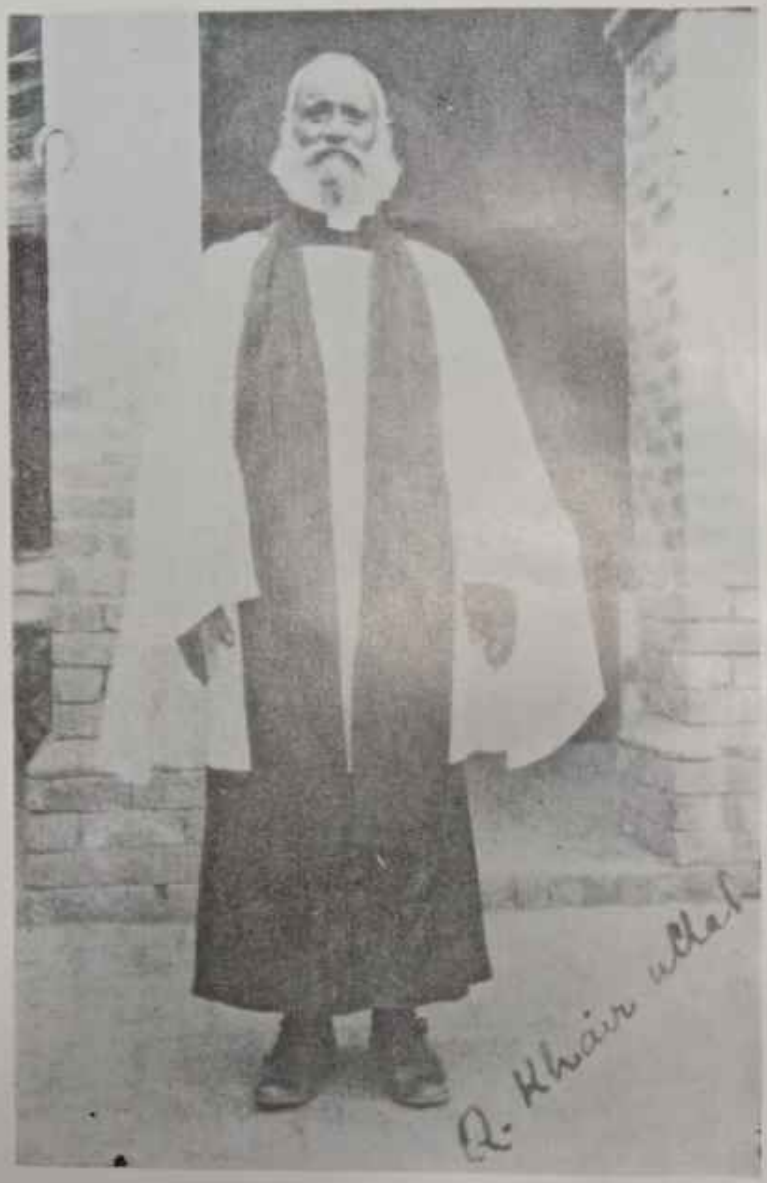

Qazi Khair Ullah

فہرستِ موضوعات

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	ڈاکٹر شہباز اور پنجابی زبور۔	۱۰
۲	گیتوں کے مصنفین و مترجمین۔	۱۷
۳	گمنام مصنفین کے گیتوں کے متعلق متفرق معلومات۔	۹۸
۴	فہرستِ مضامین۔	۱۰۹
۵	کتابِ مقدس کی آیات کے مطابق گیت۔	۱۲۱
۶	پہلی سطر کے مطابق فہرست۔	۱۴۰
۷	مصنفین اور مترجمین کی فہرست۔	۱۵۶
۸	انگریزی راگوں کی فہرست۔	۱۶۰

Marjorie Ward Alter (Mrs. J.C.)

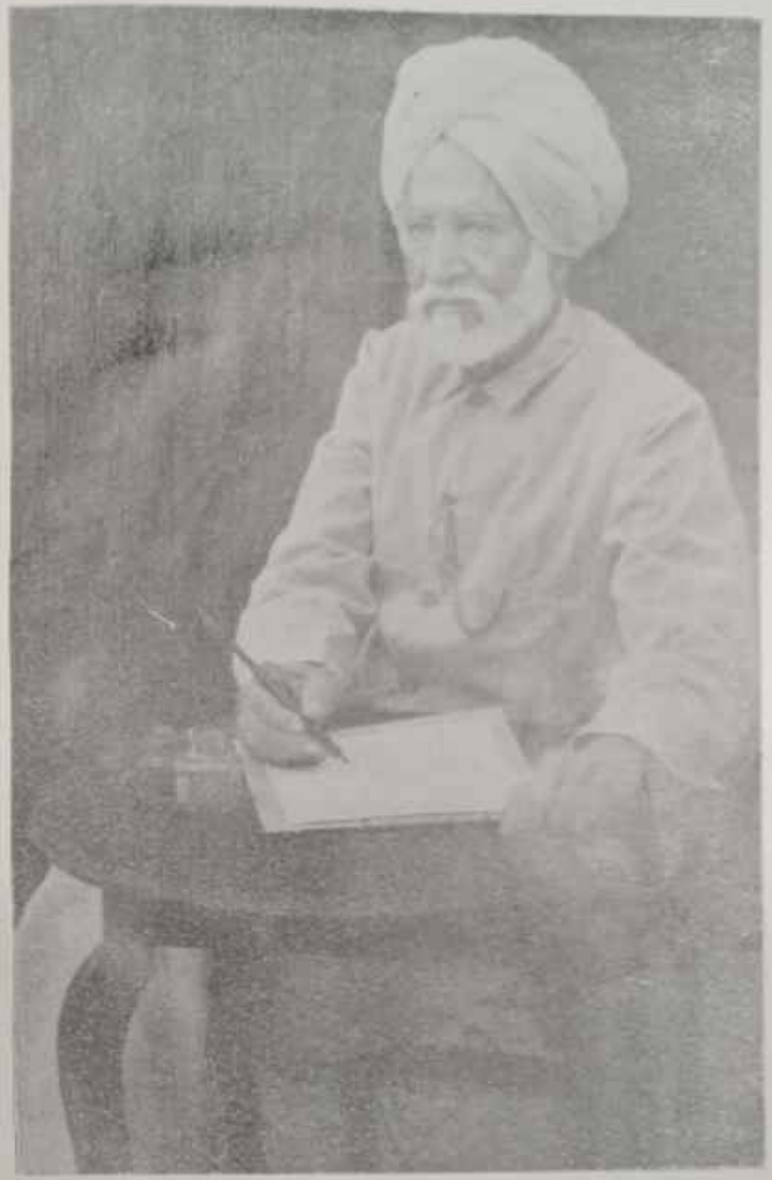

Rahmat Masih Walz

CamScanner

-4968-

تعارف

اِس کتاب کی تحریر و تصنیف کے دو مقاصد ہیں :-

۱- پاکستانی مسیحیوں کو احساس دلایا جائے کہ وہ گیت اور گیتوں کے مُصنفین کے ضمن میں ایک گراں بہا وراثت کے مالک ہیں۔ جسے "سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب" میں پیش کیا گیا ہے۔ مَیں نے گیتوں کے مصنفین اور مترجمین کے اسمائے گرامی اور اُن کے حالاتِ زندگی معلوم کرنے کی پُوری کوشش کی ہے۔ اور مجھے اُمید ہے کہ میری یہ مساعی ہر ایک گیت میں دلچسپی پیدا کرنے کا باعث بنے گی اور اور شاید یہ لوگوں کو اُن گیتوں کو بھی گانے پر ابھارے جنہیں وہ اب تک نظرانداز کرتے رہے ہیں۔

۲- مسیحی کارندے، خواہ وہ پاسبان، بائبل ٹیچر، عام مسیحی کارندے، یوتھ لیڈر یا سنڈے سکول کے نگران ہوں، اِن گیتوں کو عبادت کے وقت صحیح طور پر استعمال کریں۔ نیز یہ کہ وہ مضمون اور گانے والوں کی عمر کے مطابق مختلف گیتوں کو منتخب کر سکیں۔ سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب انواع و اقسام کے ایسے گیتوں کی دولت سے مالا مال ہے، جنہیں لوگ اکثر نظرانداز کر دیتے ہیں۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ اِن گیتوں کی نوعیّت کیا ہے اور موقع محل کے مطابق کون سے گیت منتخب کئے جائیں۔

کتاب ہذا کو مندرجہ ذیل حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ ڈاکٹر شہباز اور پنجابی زبور

"سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب" کا تیسرے سے زیادہ حصّہ زبوروں کے اُن پنجابی تراجم پر مشتمل ہے جو کہ ڈاکٹر آئی۔ ڈی شہباز نے کئے تھے۔ بہت کم لوگ ہیں جو ان تراجم کی تفصیل سے واقف ہیں کہ یہ کس طرح کئے گئے تھے۔ ڈاکٹر شہباز کے حالاتِ زندگی کا مختصر خاکہ بیان کرنے کے بعد ان تراجم کی کہانی کو قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اِس سلسلے میں آنجہانی پادری الف دائی پریسلی نے میری بہت مدد کی ہے۔ انہوں نے مجھے وہ مواد مستعار دیا جو کہ انہوں نے پنجابی زبوروں کے موضوع پر اپنی تحقیق کے دوران جمع کیا تھا۔ میں نے "غذائے رُوح" کے اردو ایڈیشن کے ضمیمہ میں جو سطور صفدر علی صفدر نے ڈاکٹر شہباز کی ۱۸۹۰ء تک کی زندگی کے بارے میں تحریر کی ہیں اُن سے بھی استفادہ کیا ہے۔ میں نے شخصی طور پر بھی کچھ مواد جمع کیا اور پنجابی زبور کی ۱۹۰۸ء کی راگوں کی کتاب بھی میری نظروں سے گذری ہے۔

۲۔ گیتوں کے مُصنفین و مُترجمین

اِس حصّہ میں کتاب کے بقیہ گیتوں کے مُصنفین اور مُترجمین کے حالات، جیسے کہ مجھے معلوم ہوئے درج کئے ہیں۔ مغربی گیتوں کے مصنفین جنکے ترجمے اِس کتاب میں شامل ہیں اُن کو مختصر طور پر بیان کیا ہے، لیکن اردو، پنجابی اور ہندی کے مُصنفین اور مُترجمین کے حالاتِ زندگی قدرے تفصیل سے دیئے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ زیادہ تر قارئین کتاب کے اِسی حصّہ میں دلچسپی لیں گے ڈھائی

سال کی تحقیق کے بعد یہ مواد ۱۹۶۵ء میں انگریزی میں ایک سائیکلوسٹائل کتابچہ کی صورت میں شائع ہُوا تھا۔ لیکن چونکہ ۱۹۶۶ء تا ۱۹۶۹ء سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب کے چوتھے ایڈیشن کے لئے نظرثانی ہوتی رہی اور اس کے علاوہ دوسری مصروفیات بھی آڑے آتی رہیں اِس لئے اس کا اردو ایڈیشن شائع نہ ہو سکا۔ یہ ایک ابتدا ہے اور اِس میں ابھی کام کی بہت گنجائش ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے گیتوں کے مصنفین کو فراموش نہیں کرنا چاہتے تو ابتدا تو کرنی ہی پڑے گی۔ مَیں پاسبانوں اور کلیسیا کے راہنماؤں کے سامنے ایک رائے پیش کرتا ہوں۔ آپ کبھی کبھار ایک خاص عبادت منعقد کریں اور گیتوں کے ایک یا دو مُصنفین کے حالاتِ زندگی بیان کریں اور صرف اُن کے ہی تحریر کردہ گیت گائیں۔

مغربی گیتوں کے مصنفین کے حالات مَیں نے کتابوں سے جمع کئے ہیں، لیکن مشرقی گیتوں کے مصنفین کے متعلق اطلاعات قریباً سو (۱۰۰) اشخاص کی وساطت سے حاصل ہوئی ہیں۔ اِن میں پاکستانی، ہندوستانی اور اِن ممالک میں مشنری، گلاسگو، نیویارک اور برآم پور کے لائبریرین، امریکہ میں سبکدوش مشنری اور سکاٹ لینڈ اور کینیڈا میں میرے ذاتی دوست شامل ہیں۔ مجھے پُرانی گیتوں کی کتابوں اور "گیت کی کتاب"، "مسیحی گیت کی کتاب"، "زبور اور گیت" اور "پنجابی بھجن" کے رومن اُردو ایڈیشن سے بھی بہت مدد ملی ہے۔ انگریزی کتابچہ کے ضمیمہ نمبر ۲ پر مَیں نے اِن تمام اصحاب کا تفصیلاً شکریہ ادا کیا ہے۔ یہاں پر میں صرف لاہور کے آنجہانی فرینک نجم الدین کا ذکر کروں گا جنہوں نے مصنفین کے بارے میں میری سب سے زیادہ راہنمائی کی ہے۔ انہوں نے مجھے اپنی نایاب سیلاب زدہ کتاب "غذائے رُوح" (اُردو ایڈیشن) مہیا کی جس میں متعدد

گیتوں کے مُصنفین کے حالاتِ زندگی درج ہیں۔

۳۔ گُم نام مُصنفین کے گیتوں کے متعلق متفرق معلومات

اِس حصّہ میں جہاں تک میں معلوم کر سکا، مَیں نے اُن گیت کی کتابوں کا حوالہ دیا ہے جہاں یہ سب سے پہلے شائع ہُوئے تھے۔

۴۔ فہرستِ مضامین

اِس حصّہ کا مدّعا یہ ہے کہ خاص عبادتوں کے لئے مناسب زبُور اور گیت تجویز کئے جائیں۔ بعض گیت عبادت کے شروع میں گانا مناسب نہیں اور بعض عبادت کے اختتام پر۔ لہٰذا عبادت کے لئے گیتوں کی فہرست ایسے تیار کرنی چاہیئے کہ شروع میں کوئی حمدیہ زبُور یا گیت ہو، دوسرے نمبر پر یسوع مسیح کے متعلق، پھر وعظ سے پہلے پاک رُوح یا کلام یا خُدا سے راہنمائی حاصل کرنے کے متعلق اور اختتام پر زندگی کی مخصوصیّت کے متعلق یا کوئی اختتامی گیت۔

فہرستِ مضامین کا پہلا عنوان "عبادت کے سلسلہ کے مطابق" (عام استعمال) ہے۔ اِس میں آپ کی اتوار کی عبادت کے لئے کافی تعداد میں زبُور اور گیت دیئے گئے ہیں۔ اور اگر آپ چاہیں تو ہر اتوار سال بھر تک اُنہیں بخوبی استعمال کر سکتے ہیں۔ دوسرے حصّوں کی طرح یہاں بھی زبُور اور گیت الگ الگ خانوں میں درج ہیں۔

اِس کے علاوہ دو طریقے اور ہیں جن کی مدد سے آپ گیت منتخب کر سکتے ہیں۔ پہلا یہ کہ مسیحی کیلنڈر کی پیروی کریں، جو نومبر سے شروع ہو کر مئی یا جون میں ختم ہوتا ہے۔ یعنی آمد سے لے کر عیدِ تثلیث کے اتوار تک۔ اِس

فہرست کا دُوسرا عنوان "مسیحی سال اور دیگر خاص اوقات کے مطابق" ہے۔ اِس میں مسیحی سال کے خاص اتوار اور مُقدّس ہفتہ کے ہر روز کے لئے زبُور اور گیت درج ہیں۔ یہاں جو زبُور درج ہیں۔ اُن میں سے بیشتر ایسے ہیں جو کسی خاص تہوار پر پُرانی کلیسیاؤں میں گائے جاتے تھے۔ مسیحی سال کے بعض دنوں کے لئے بہت کم گیت ہیں۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ کتاب میں مزید اضافہ کی ضرورت ہے۔

گیت چُننے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے پیغام کے مضمون کے مطابق گیت چُنیں۔ چنانچہ اِس فہرست کا تیسرا عنوان "دیگر ضروری مضامین کے مطابق" ہے۔ اِس میں جو فہرستِ مضامین دی گئی ہے اُس میں علمِ الٰہی، کلیسیا اور مسیحی زندگی کے تمام موضوعات شامل ہیں بشرطیکہ وہ پہلے "مسیحی سال" میں شامل نہ ہوں۔ مثلاً، اگر آپ پاک رُوح کے موضوع پر گیت چاہتے ہیں تو وہ آپ کو "عیدِ پنتکست" کے تحت ملے گا۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ ایک ہی موضوع پر تمام گیت چُنیں۔ لیکن اگر آپ اپنے مضمون کے مطابق وعظ سے پہلے گیت گاتے ہیں تو وہ مضمون کے لئے راستہ ہموار کرے گا اور اگر اُسے وعظ کے بعد گاتے ہیں تو وہ مضمون کو ذہن نشین کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوگا۔

اِس حصّہ کے عنوانات "د" اور "ہ" میں بچّوں اور نوجوانوں کے لئے گیت درج ہیں۔ اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ صرف بچّوں اور نوجوانوں کے گیت ہی ہیں، بلکہ یہ کہ یہ گیت سنڈے سکول اور یوتھ گروپ کے لئے دوسرے گیتوں کے مقابلہ میں زیادہ موزوں ہیں۔

۵۔ کتابِ مُقدّس کی آیات کے مُطابق گیت

یہ اُن گیتوں کی فہرست ہے جن کا پیغام یا کسی خاص سطر کا پیغام یا مُصنف کی زندگی میں کوئی واقعہ بائبل کی آیت کو پیش کرتا ہے۔ اگر آپ کا وعظ اِن میں سے کسی مضمون پر ہے تو اس گیت کو شامل کرنا مفید رہے گا۔ بسا اوقات مُصنف کی زندگی کے واقعات کی مثال بھی آپ کے پیغام میں مدد کا باعث بن سکتی ہے (مثلاً دیکھئے یوحنا ۶: ۶۷ گیت ۱۱۷، ایلیٹ اور ا۔ پطرس ۱: ۲۴ گیت نمبر ۴۱۱، جانویئے)۔ اِس فہرست میں زبُور شامل نہیں۔

۶۔ پہلی سطر کے مُطابق فہرست

اس میں زبُور اور گیت حروفِ تہجی کے مطابق نہیں بلکہ نمبر شمار کے مطابق دیئے گئے ہیں تاکہ جو لوگ چوتھے اور پانچویں حصّے کو استعمال کرتے ہیں وہ تجویز کردہ گیت یا زبور کی پہلی سطر کو اپنی گیت کی کتاب کو کھولے بغیر معلوم کر سکیں۔

ضمیمہ

یہ انگریزی میں ہے۔ یہ بنیادی طور پر غیر ملکیوں اور مغربی گیتوں سے شناسا لوگوں کے لئے ہے جو یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کسی خاص مغربی گیت کا ترجمہ "سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب" میں شامل ہے کہ نہیں۔ اِس میں مغربی راگ کی ابتدائی سُر بھی درج ہے تاکہ انہیں صحیح زیر و بم کے مطابق گایا جا سکے۔

آخر میں مَیں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھ پر اس بات نے بہت اثر کیا کہ پاکستانی کلیسیا اپنے گیتوں کے مصنفین کے بارے میں بہت کم علم رکھتی ہے۔ آپکو یہ معلوم کر کے حیرت

ہوگی کہ یہ کتاب کتنے ہی مسیحی فرقوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ اِس میں بپٹسٹ، برادرن، کانگریگیشنلسٹ، پریسبیٹرین، اینگلیکن، میتھوڈسٹ، مکتی فوج، چرچ آف پاکستان اور رومن کاتولیک شامل ہیں۔ ہمارے پاس ایک ایسی متحدہ وراثت ہے جو فرقہ بندی سے بالاتر ہے۔ آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ اس میں متعدد گیت ایسے ہیں، جنہیں اُن لوگوں نے لکھا جو اسلام سے مسیحیت میں داخل ہُوئے۔ ان میں سے بہت سے گیت پُرانے ہیں۔ لیکن اُن میں جو گہری خدا پرستی اور خدا کی معافی اور محبت کا احساس پایا جاتا ہے، مَیں اُس سے بہت متاثر ہُوا ہوں۔ موجودہ دَور کے اکثر گیت عمل اور گواہی پر زیادہ زور دیتے ہیں اور اسے نظر انداز بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر کلیسیا اُن پرانے گیتوں کو زیادہ استعمال کرے گی تو اس میں وہ "پہلی سی محبت" پیدا ہو جائے گی، جس کا اظہار یہ گیت کرتے ہیں۔

میری یہ دُعا ہے کہ خدا اس کتاب کے وسیلے سے پاکستان کی کلیسیا کی مدد فرمائے کہ وہ اپنی اس خداداد میراث کو جو زبُور اور گیتوں پر مشتمل ہے قدر دانی کرے اور صحیح طور پر استعمال کرے۔

ولیم جی ینگ

۱۔ شہباز اور پنجابی زبور

شہباز :- پادری امام الدّین شہباز ڈی - ڈی

قریباً ۱۸۴۵ء - ۱۹۲۱ء

ڈاکٹر شہباز پنجابی مسلمانوں میں سے مسیحی ہوئے تھے۔ وہ پہلے اینگلیکن بنے مگر بعد میں یو۔ پی کلیسیا میں شامل ہو گئے۔ وہ ظفروال ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے دس برس کی عمر میں مشنریوں کی منادی میں دلچسپی لینی شروع کر دی تھی۔ جب مشنری منادی کرتے تو تماشبین تالی بجا بجا کر انکا مسخر اڑاتے تھے جسے وہ بالکل پسند نہیں کرتے تھے۔ لیکن وہ ایک بات سے بہت متاثر تھے کہ مشنریوں نے کبھی اِس کا بُرا نہیں منایا اور نہ ہی کسی قسم کے ردِعمل کا اظہار کیا۔ بعد میں انہوں نے انجیل حاصل کی اور اس کا بڑی سنجیدگی سے مطالعہ کرنے لگے۔ وہ آئندہ عدالت کے بارے میں بڑے فکرمند تھے۔ لہٰذا انہوں نے ایک مسلمان پیر سے رجوع کیا۔ لیکن اس کا جواب سُن کر انہیں بڑی مایوسی ہوئی۔ پیر نے کہا "بیٹا! میرے بال سفید ہو گئے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ مَیں نے ابھی تک موت کے بارے میں سوچنا شروع نہیں کیا ہے۔"

وہ سی۔ ایم۔ ایس سکول امرتسر میں مدرس کی حیثیت سے ملازم ہوئے اور وہاں پر ہی انہوں نے پادری رابرٹ کلارک سے ۱۸۶۶ء میں بپتسمہ

لیا۔ ۱۸۶۶ء تا ۱۸۷۵ء انہوں نے مختلف سکولوں میں تعلیم دی اور ۱۸۷۵ء تا ۱۸۸۰ء انہوں نے سی۔ ایم۔ ایس کے ماتحت بشارتی خدمت انجام دی۔ ۱۸۸۰ء میں یو۔ پی مشن نے رسالہ "نورِ افشاں" میں شعر و شاعری کے مقابلہ کا اعلان کیا اور شہباز نے یہ مقابلہ جیت لیا۔ چنانچہ مشن نے انہیں زبوروں کا ترجمہ کرنے کے لئے منتخب کر لیا۔ خیال یہ تھا کہ وقتی طور پر وہ یو۔ پی مشن سے وابستہ رہیں گے اور کام ختم کرنے کے بعد واپس سی۔ ایم ایس میں چلے جائیں گے۔ لیکن انہوں نے اپنی بقیہ زندگی اسی کام میں صرف کر دی۔

یو۔ پی مشن کے ماتحت ان کی سب سے پہلی تعیناتی پسرور میں ہوئی۔ ۱۸۸۶ء میں اُن کا بحیثیت پادری تقرر (آرڈینیشن) ہوا اور وہ سیالکوٹ شہر کے "فرسٹ یو۔ پی چرچ" کے ۲۰ سال تک پاسبان رہے۔ ۱۹۰۶ء میں انہیں پاسبانی کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا گیا تاکہ وہ ہمہ وقت زبوروں کا ترجمہ کر سکیں۔ ۱۸۸۲ء تا ۱۸۹۱ء کے دوران انہوں نے زبوروں کا اردو ترجمہ مغربی بحر میں کیا۔ اُن کی بقیہ زندگی زبوروں کا پنجابی ترجمہ کرنے میں صرف ہوئی اور اِس بار انہوں نے مشرقی بحر استعمال کی۔ اِس کام میں وہ ۱۸۹۵ء تا ۱۹۱۶ء تک مشغول رہے اور اسی سال پنجابی مزامیر کی مکمل کتاب چھاپ دی گئی۔ اُن کے اِس کام کو بہت سراہا گیا اور رسید قبولیت کے طور پر ایک امریکن یونیورسٹی نے انہیں ڈی۔ ڈی (ڈاکٹر علم الٰہی) کی ڈگری عطا کی۔ انہوں نے اردو گیت بھی لکھے تھے۔ اُن میں سے پندرہ "غذائے رُوح" (۱۸۹۲ء) میں شامل ہیں۔ وہ فارسی کے بھی بڑے اعلےٰ پایہ کے شاعر تھے۔ ۱۹۰۸ء میں وہ اپنی بینائی کھو بیٹھے اور اپنی موت تک نابینا رہے۔ ۱۹۲۱ء میں

انہوں نے بھلوال ضلع سرگودہا میں وفات پائی۔

پنجابی زبوروں کی کہانی

یو۔پی چرچ میں ۱۸۸۳ء تک زبور نثر میں مغربی طرز پر الاپے جاتے تھے یا پھر مغربی راگوں میں اشعار کی صورت میں گائے جاتے تھے۔ اِس قسم کے زبور امریکن پریسبیٹرین کلیسیا کی گیت کی کتاب "زبور اور گیت" میں شامل تھے (۱۸۷۲ء دیکھئے جلیس ایف المن پر نوٹ)۔ زبوروں کا یہ مقفیٰ ترجمہ صحیح نہیں تھا۔ ۱۸۸۲ء سے پیشتر یو۔پی چرچ نے زبوروں کا ترجمہ کرنے کی جو کوشش کی اُس میں بہت کم ترقی ہوئی، کیونکہ مشنری اِس بات پر متفق نہیں تھے کہ آیا زبوروں کا ترجمہ مشرقی راگوں میں کیا جائے یا مغربی راگوں میں۔ ۱۸۸۲ء میں ایک زبور کمیٹی مقرر ہوئی اور اُسے ہدایت کی گئی کہ سب سے پہلے مغربی راگوں کی طرز پر زبوروں کا اردو میں نہایت صحت کے ساتھ ترجمہ کیا جائے۔ پادری شہباز کو ترجمہ کرنے کے لئے کہا گیا۔ اِس کام میں چند مشنریوں نے بھی اُن کی مدد کی تاکہ ترجمہ عبرانی متن کے عین مطابق ہو۔ ۱۸۸۳ء میں کمیٹی نے سات زبوروں کا مقفیٰ و مسجع ترجمہ منظور کیا، اور ۱۸۸۴ء میں چھتیس اور ۱۸۸۵ء میں مزید پچیس[۲۵] کا۔ ۱۸۸۶ء میں اِن کی تعداد ستّو تک پہنچ گئی اور انہیں رومن اُردو میں شائع کر دیا گیا۔ دو سال بعد انہیں اردو تحریر میں بھی شائع کیا گیا۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں بقیہ پچاس کا بھی ترجمہ مکمل ہو گیا اور شائع کر دیئے گئے۔

دریں اثنا، قریباً ۱۸۹۰ء میں عبادت میں چند پنجابی بھجنوں اور چند ایک زبور جو اُس وقت پنجابی میں اور مشرقی دھنوں میں تھے استعمال

کرنے کا تجربہ کیا گیا۔ چنانچہ یہ حقیقت تسلیم کر لی گئی کہ یہ دیہاتی مسیحیوں کے لئے زیادہ کشش رکھتے ہیں۔ لیکن ۱۸۹۵ء کے بعد ہی ایک کمیٹی اِس ہدایت کے ساتھ تشکیل دی گئی کہ پنجابی زبور مشرقی لے پر تیار کئے جائیں۔ کمیٹی مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل تھی۔ پادری ڈی۔ ایس۔ بِنّی، مس میری۔ پی۔ مارٹن پادری کنگس اور پادری آئی۔ ڈی شہباز بطور مترجم۔ ۱۹۰۵ء میں ۲ ہزار کتابوں کا پہلا ایڈیشن شائع کیا گیا۔ اِس میں تمام کے تمام مزامیر شامل نہیں تھے۔ یہ ایڈیشن اُسی سال سیالکوٹ کنونشن کے موقع پر بک گیا اور یوں مزامیر کی یہ کتاب ہندوستان کے کونے کونے میں پہنچ گئی۔ مس ہنری آیتا کوڈن کو مقرر کیا گیا کہ وہ یو۔پی مشن کے تمام گرلز سکولوں میں اِن نئے زبوروں اور انکی راگوں کو سکھائے۔ ۱۹۱۱ء میں کچھ زبوروں کو الگ الگ ٹریکٹ کی صورت میں چھاپ کر تقسیم کیا گیا۔ ۱۹۱۳ء میں بپٹسٹ مشن سوسائٹی کو اجازت دی گئی کہ وہ اپنی گیت کی کتاب میں چند زبور شامل کر سکتے ہیں۔ ۱۹۱۵ء میں سی۔ ایم۔ ایس کو بھی اسی قسم کی اجازت دی گئی۔ ۱۹۱۶ء میں ترجمہ اور پنجابی مزامیر کی کتاب مکمل ہو گئی اور ۱۹۱۸ء میں رومن پنجابی میں بمع راگ ایک ایڈیشن شائع کیا گیا۔

پادری ایف۔ وائی پریسلی مرحوم نے ڈاکٹر شہباز کی بطور مترجم جبکہ وہ آخری عمر میں قوتِ بصارت سے محروم ہو گئے تھے بڑی عمدہ تصویر کھینچی ہے۔

"میں بابو صادق کو ذاتی طور پر جانتا ہوں جو کہ اپنی جوانی کے عالم میں ڈاکٹر شہباز کو زبور پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ بابو صادق نے بتایا کہ وہ زبور کے ایک ہی حصہ کو بار بار ڈاکٹر شہباز کے سامنے پڑھتے تھے اور پھر آیت بہ

آیت اور پیرا بہ پیرا۔ اِس طرح ڈاکٹر شہباز زبوروں کو صحیح پنجابی اشعار میں منتقل کر دیا کرتے تھے۔ اکثر اوقات جبکہ بابو صادق انہیں پڑھ کر سنایا کرتے تو وہ بستر پر دراز ہو جاتے اور اپنا منہ مکمل طور پر ڈھانپ لیتے تھے۔ اور جب شعر یا بند مکمل ہو جاتا تو اُسے بابو صادق کو لکھا دیتے تھے۔

"ڈاکٹر شہباز ہمیشہ یہ کوشش کرتے تھے کہ جہاں تک ممکن ہو اصل متن کے قریب تر رہا جائے۔ انہوں نے اپنا ترجمہ زیادہ تر اردو اور انگریزی بائبل سے کیا۔ نیز انہوں نے فارسی ترجمہ کو بھی استعمال کیا ہو گا۔ بابو صادق نے بتایا کہ وہ کتنی باریک بینی سے اپنا کام کرتے تھے۔ وہ ہمیں کسی آیت کو نظر انداز کرنے کی کبھی اجازت نہیں دیتے تھے۔ بلکہ وہ بار بار اسے پڑھواتے رہتے تھے تاوقتیکہ وہ شعری صورت اختیار نہ کر لے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں پنجابی زبوروں میں ہر زبور کی ہر ایک آیت شامل ہے۔

"یہ بھجن اُس وقت تک مکمل نہ سمجھے گئے جب تک کہ کمیٹی نے اِن کا مقابلہ اصلی عبرانی متن کے ساتھ نہ کر لیا۔ . . . ہر بند کو شکل دیتے وقت اِس بات کا خیال رکھا گیا کہ اُس میں کم سے کم تر تبدیلی کی جائے۔ . . . تاہم پنجابی زبور نہایت عمدہ پنجابی شاعری ہے اور بعض نہایت اعلےٰ درجے کے ہیں۔"

مس ہینری آیتا کوڈن نے زبوروں کی دُھنوں کی تیاری کے مرحلہ کو یوں بیان کیا۔

"ایک ہندو پیشہ ور گویا رادھا کشن مل گیا جو کہ ہماری مدد کرنے کیلئے راضی ہو گیا۔ اُس نے دعویٰ کیا کہ وہ ہندوستان کے تمام راگ اچھی طرح جانتا ہے اور میرا خیال ہے یہ حقیقت تھی۔ وہ ڈاکٹر شہباز کے پاس گیا جنہوں نے کچھ نظمیں تیار کر رکھی تھیں۔ وہ دونوں مل کر نظم پڑھتے رہتے

تھے حتیٰ کہ تال گویے کے ذہن میں بیٹھ جاتی اور پھر وہ اُس تال اور اشعار کے مطابق دُھن بنا لیتا اور ڈاکٹر شہباز کے پاس جا کر انہیں گا کر سناتا۔ اگر وہ اُسے منظور کر لیتا تو وہ اُس نظم کو میرے پاس لاتا اور اس وقت تک گاتا رہتا جب تک کہ میرے کان اُس سے شناسا نہ ہو جاتے۔ بعض اوقات اُسے دس بار گانا پڑتا اور بعض دفعہ کم۔ اور بعض اوقات تو اُسے ایک ہی بند کو بار بار گانا پڑتا تھا۔ پھر میں جیسے سنتی، میوزک پیپر پر اُسے ویسے ہی لکھ دیتی اور پھر اُسے گا کر سناتی۔ اگر وہ اُس سے متفق ہوتا تو پھر وہ زبور چھپنے کے لئے مکمل سمجھا جاتا۔ اور اگر تسلی بخش نہ ہوتا تو پھر اُس کی تصحیح کی جاتی تھی۔"

یہاں پر دو اور مختصر بیان درج کئے جاتے ہیں۔

"یہ نہایت ضروری تھا کہ دھنیں تیار کی جائیں یا پھر مقبولِ عام ملکی راگوں کی دھنیں اپنا لی جائیں۔ اِس کام میں ڈاکٹر شہباز نے موسیقاروں کی مدد حاصل کی۔ اِن موسیقاروں میں بعض مراثی تھے (یہ ایک قسم کے پیشہ ور گویئے ہیں) وہ اپنے سازوں کے ساتھ فرش پر بیٹھ جاتے اور دھنیں بجاتے، جنہیں یاد رکھنا اور لکھنا پڑتا تھا۔"

"میری اور جوزفین مارٹن نے میراثیوں کی مدد سے پنجابی زبوروں کی دھنیں تیار کیں۔" مسز میک کیلوی اور دوسروں نے بھی مدد کی اِن بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ زبور کو پہلے شعری صورت میں ڈھالا گیا اور پھر دُھن تیار کی گئی۔ لیکن بعض اوقات ترجمے کی بحر کو راگ کے مطابق بھی تھوڑا بہت بدلا گیا۔ آج کل کچھ زبور مغربی راگوں میں گائے جاتے ہیں۔ مثلاً ۱۱۹ "Auld Lang Syne" اور زبور ۱۵۰ "Clementine" کی طرز

پر گائے جاتے ہیں۔ یہ دونوں غیر مذہبی مغربی راگیں ہیں۔ زبور ۱۳۹ اکثر ایک مغربی گیت کی راگ Nettleton کی طرز پر گایا جاتا ہے۔ آج کل زبور ۴ بھی اکثر ایک مغربی راگ کی طرز پر گایا جاتا ہے جو کہ گیت the judgement day کی تبدیل شدہ جدید راگ ہے۔ یہ راگ مکتی فوج کی گیت کی کتاب میں گیت "there is a Fountain Filled With Blood" کے لئے دی گئی ہے۔ اِسے ۱۹۶۲ء میں مس فلسی گائی نے سیالکوٹ کنونشن میں مقبول عام بنایا۔ زبور ۱۴۵ (۲) کی راگ ایک بشارتی گیت کے کورس "Follow Me, Follow Me" کی ترمیم شدہ راگ ہے۔ چند اور راگیں جو آج کل مستعمل ہیں وہ نیم مغربی ہیں۔ مثلاً زبور ۸۵ کی راگ ان کے علاوہ باقی تمام پنجابی زبوروں کی راگیں مشرقی ہیں اور چند ایک کی راگیں مشرقی سینماؤں کی راگوں کے طرز پر ہیں۔ مثلاً زبور ۲۲ (۲)۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ پنجابی زبوروں کے ۱۹۰۸ء کے موزک ایڈیشن میں زبور ۹۹ (۱) ۱۳۹ (۱) اور ۱۵۰ کی دھنیں مشرقی ہیں، لیکن آج کل وہ عام طور پر استعمال نہیں کی جاتی ہیں۔

جن حصّوں میں زبور تقسیم کئے گئے ہیں وہ امریکن مزامیر کی گیت کی کتاب کے وزن کی تقسیم کے مطابق ہیں۔ بعض حصّوں کے ایک سے زیادہ وزن ہیں لیکن بعض اوقات یکے بعد دیگر حصّے ایک ہی وزن استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ عنوان اس طرح دیئے گئے ہیں "زبور ۱ دوجا وزن۔ زبور ۱۲۲ دوجا حصّہ پہلا وزن"۔

پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ جب ۱۸۸۲ء میں ڈاکٹر شہباز نے ترجمہ شروع کیا تو چند زبور پہلے ہی پنجابی میں تھے۔ مجھے مسٹر ارنسٹ ٹھاکر داس نے بتایا کہ زبور ۲۴ (۲) "رب خداوند بادشاہ ہے" کے الفاظ اور راگ

پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس (۱۸۵۴ء - ۱۹۱۰ء) نے تحریر کی تھی۔ میں اس کی تصدیق دوسرے ذرائع سے نہ کر سکا۔

۲۔ گیتوں کے مُصنّفین و مُترجمین

جس گیت کے مصنف یا مترجم کا نام یقینی طور پر معلوم ہے وہ گیت مصنف اور مترجم دونوں کے ناموں کے تحت فہرست میں ملے گا۔ اور اگر وہ صرف اس کا مترجم ہے تو اُس گیت سے پہلے ستارے (*) کا نشان لگا دیا گیا ہے۔ اکثر مترجمین کے نام معلوم نہیں ہیں۔

ترجمہ شدہ کورسوں کے میں نے عموماً اصلی مصنفین کے نام نہیں دیئے ہیں۔ کورس نمبر ۲۵۶، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۳، ۲۶۴ اور ۲۸۳ سی۔ ایس۔ ایم کے کورسوں کا ترجمہ ہیں۔ کورس نمبر ۲۶۵ "سالویشن سونگز" (چائلڈ اوبیڈینس فیلوشپ) کا ترجمہ ہے۔ کورس نمبر ۲۶۸ "My Heart was Black with sin" کا ترجمہ ہے۔ کچھ کورس ایسے بھی ہیں جن کے مصنفین کے بارے میں مجھے مطلق علم نہیں ہے۔

اِس حصّہ میں جن مصنفین و مترجمین کے نام دیئے گئے ہیں وہ سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب صفحہ ۳۹۱ - ۴۰۴ ایڈیشن ۱۹۶۹ء سے لئے گئے ہیں اور ان کو حروفِ تہجی کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ اور جن گیتوں کے مصنفین کے نام معلوم نہیں، اُن کے بارے میں دیگر معلومات سیکشن ۳ "گم نام مصنفین کے گیتوں کے متعلق معلومات" کے تحت دی گئی ہیں۔

آزبرن : اِنگرٹ آزبرن قریباً ۱۹۳۰ء

وہ غالباً انگریز تھے۔ معلوم نہیں کہ وہ کس کلیسیا سے تعلق رکھتے تھے۔ گیت نمبر ۲۶۶ کے انگریزی گیت کی راگ پادری ٹام جونز نے بنائی اور ۱۹۳۰ء میں اُس کے جملہ حقوق محفوظ کر دیئے گئے۔ یہ ۱۹۳۳ء کی سی۔ ایس۔ ایس ایم کی کورس کی کتاب میں شامل ہے۔ مصنف کے حالاتِ زندگی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

۲۶۶ کا شکر یسوع کی خوبیاں مجھ میں ہوں۔

اٹھارویں صدی

لاطینی گیت اویسلے فدیلیس "اَے سب ایماندارو" کے مسودہ کی نقلیں ۱۷۵۰ء سے پہلے کی نہیں ملتیں، لیکن ممکن ہے کہ یہ گیت تقریباً ۱۷۰۰ء میں فرانس میں تحریر ہُوا ہو۔ اِس کے مصنف کا نام معلوم نہیں۔

۹۹۔ اَے سب ایماندارو۔ خوش و خرم ہو کے۔

آلٹر :۔ مسز جوزف کوپلی آلٹر (بنت وارڈ) ۱۸۹۸ء ۔ ۱۹۶۰ء

امریکن۔ پریسبیٹیرین مشنری کی زوجہ محترمہ۔

مارجری وارڈ، چیوا جھیل کے مقام پر مشیگن میں پیدا ہوئیں۔ ۱۹۲۱ء میں اُن کی شادی پادری جے۔ سی۔ آلٹر سے ہوئی اور اکتوبر ۱۹۲۲ء میں ان کے ساتھ پنجاب آگئیں۔ ۱۹۳۱ء کے موسمِ خزاں میں کنجرور ضلع ظفروال

کے مقام پر ایک بائبل سکول کے موقع پر مسز آلٹر اور دیگر دو تجربہ کار مشنری خواتین سے درخواست کی گئی کہ گاؤں کے بچوں کی عشائے ربانی کے وقت دیکھ بھال کریں۔ مسز آلٹر نے بچوں کو ایسے گیت گانے کے لئے دیئے جن میں انہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں کو حرکت دینی پڑتی تھی۔ انہیں معلوم ہُوا کہ اس طرح وہ بچوں کو اپنی طرف متوجہ رکھ سکتی ہیں۔ گیت کچھ غیر مذہبی سے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ہر بائبل سکول کے موقع پر اشاروں کے ساتھ مسیحی گیت سکھانے شروع کر دیئے۔ یہ گیت شور و غل مچانے والے بچوں پر جادو کا سا اثر رکھتے تھے اور اکثر غیر مسیحی تماشائیوں کی بھی توجہ اپنی جانب مبذول کر لیتے تھے۔ مسز آلٹر نے پاکستانی مسیحی بچوں کی نجات کے لئے جو رویا دیکھی اس کے لئے انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ یہ انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ سیالکوٹ کنونشن میں بچوں کے لئے خاص عبادت کا اہتمام کیا گیا۔ انہوں نے بچوں میں خدمت کے لئے راہنماؤں کو بھی تربیت دی۔ بچوں کے جو کورس انہوں نے استعمال کئے ان میں سے اکثر متحدہ کوششوں کا نتیجہ تھے۔ اِس سلسلے میں کئی بائبل ٹیچروں اور دیگر لوگوں نے ان کی مدد کی تھی۔ کورس نمبر ۲۵۲ اور ۲۶۵ پنجابی نے پنجابی اشعار میں کئے۔ گیت نمبر ۲۶۷ ان کی ذاتی کاوش کا نتیجہ ہے۔ گو گیت نمبر ۲۷۰ اُن سے منسوب کیا جاتا ہے لیکن شاید پادری صادق بی ایل کا بھی اُس میں ہاتھ ہے۔ کورس نمبر ۲۸۴ کی بنیاد مکاشفہ ۳ : ۲۰ ہے۔

* ۲۵۲۔ اپنی چھوٹی آنکھیں میں تجھے دیتا ہوں۔
* ۲۶۵۔ گر جا بنا یسوع گر جا بنا۔
۲۶۷۔ میرے واسطے دنیا میں آیا۔ مسیح میرا مکتی داتا۔
۲۷۰۔ سارا میرا بدن ہے مسیح جی تیرے واسطے۔

۲۸۴ - یسوع اکھیا دیکھ میں کھلوندا تیرے بوہے تے۔

اُلمن :- پادری جولیس ایف اُلمن ۱۸۱۷ء سنہ ۱۸۹۶ء

جرمن - برلن مشن - بعد میں امریکن پریسبٹیرین -

پادری اُلمن ۱۸۳۹ء میں برلن مشن (پہلی جرمن مشنری سوسائٹی جو ۱۸۲۴ء میں قائم ہوئی) کے تحت ہندوستان آئے تھے - لیکن جب ۱۸۴۸ء میں اِس مشن کا کام بند کر دیا گیا کیونکہ اس کے بہت سے مشنری ملیریا سے مر گئے تھے تو اُلمن نے واپس جرمنی جانے سے انکار کر دیا اور امریکن پریسبٹیرین (فرخ آباد) مشن میں شامل ہو گئے - انہوں نے کثیر تعداد میں گیتوں کا اردو میں ترجمہ کیا اور خود بھی چند گیت لکھے - انہوں نے سابقہ ترجموں کی نظر ثانی کی اور انہیں بہتر بنایا - نیز انہوں نے دوسرے مصنفین کی حوصلہ افزائی بھی کی (دیکھئے ہمفری) اُلمن کے گیتوں کی ایک بڑی تعداد اے - پی مشن کی دوسری اور تیسری گیت کی کتاب میں شامل ہے جو کہ بالترتیب ۱۸۵۹ء اور ۱۸۷۲ء میں شائع ہوئی تھیں - اُن کے ترجموں اور نظر ثانی شدہ گیتوں کی کل تعداد ۲۲۲ تھی - ان سب کی دھنیں مغربی طرز پر تھیں - "زبور اور گیت" (۱۹۲۳) میں اُن کے ۱۹۲، اور گیت کی کتاب" (۱۹۲۹) میں ۶۴ گیت تھے - ۱۸۷۵ء میں انہیں بچوں کے گیت کی کتاب بنام "گیتا والی" اور ایک انگریزی گیت "Tell Me the Old Old Story" کے ترجمہ کے سلسلے میں تین سو روپے کا انعام ملا - ایک سی - ایم - ایس کے مشنری نے انہیں یوں خراجِ عقیدت پیش کیا - ان گیتوں میں دلکش سادگی اور برجستگی محاورات کی

صحت اور مشرقی حالات سے خیالات کی ہم آہنگی ملتی ہے - اُن کا آخری کام مغربی راگوں پر زبوروں کا ترجمہ تھا - یہ زبور آج بھی ہندوستان کے کئی علاقوں میں مستعمل ہیں - یہ کام انہوں نے ۱۸۵۷ء کے تھوڑے دنوں بعد شروع کیا کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ بیشتر گیت جو عام استعمال میں ہیں وہ دُعا گو مسیحیوں کے ہولناک حالات کے مطابق نہیں ہیں - کون جانتا ہے کہ اِس ملک میں مسیح کے پیروکاروں کو ابھی کون کون سی آزمائشوں سے گذرنا پڑے گا ؟ صرف خُدا کو علم ہے - وہ ابتدا ہی سے جانتا تھا اور اس نے اُن کے دکھوں کو بیان کرنے کے لئے الٰہی گیت دیئے جو خدا کے اپنے الفاظ میں اُن کی پکار کو تخت کے سامنے لے جاتے ہیں - وہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں دہرہ دون میں دُعا گو ہائیڈ کے بنگلو کے میٹچر تھے - "شاید اِس ابتدائی دور میں ہائیڈ کی خدمت پر جتنا اثر اُلمن نے ڈالا کسی اور نے نہیں ڈالا" گیت نمبر ۱۰۱ جو کہ عشائے ربانی کا اُردو میں غالباً سب سے مقبول گیت ہے ترجمہ نہیں ہے بلکہ ان کا اپنا تحریر کردہ گیت ہے - گیت نمبر ۹۸ ، ۱۰۰ اور ۱۰۱ ، یہ سب "گیتا والی" کے دوسرے ایڈیشن (۱۸۷۶ء) میں شامل ہیں -

* ۹۸ - اے خُدا کمال کے چشمے -
* ۱۰۰ - آسمان کے اَے مُقدس سو -
۱۰۱ - آ راستہ ہو اے میری جان -
۱۲۱ - یسوع پیارے مالک ہمارے -

✕ ✕✕ ✕✕ ✕✕ ✕✕ ✕✕ ✕

امرداس :- پنجابی۔ انیسویں صدی

امرداس کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں، ماسوا یہ کہ گیت نمبر ۵ "زبور اور گیت" (۱۸۹۱ء میں شامل تھا، لہٰذا یہ اِس سے پہلے کی تصنیف ہے۔

۱۷۵ دسیں ادئے مالیا، دسیں ادئے مالیا۔

ایلیٹ :- مِس شارلیٹ ایلیٹ ۱۷۸۹ء۔ ۱۸۷۱ء

انگریز۔ اینگلیکن

۱۸۲۱ء میں مِس ایلیٹ نے میزار آر مالان کے وسیلے سے خداوند کو قبول کیا۔ یہ سوئٹزرلینڈ کے مبشر تھے۔ مِس ایلیٹ نے اُن سے دریافت کیا کہ مسیح کو کیسے تلاش کیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا "آپ جس حالت میں ہیں اور جیسی بھی ہیں اُس کے پاس آئیں"۔ مِس ایلیٹ نے ۱۸۴۱ء میں گیت نمبر ۱۱۷ کو انگریزی زبان میں یوحنا ۶: ۳۷ "جو کوئی میرے پاس آئے گا اُسے میں ہرگز نکال نہ دونگا" کے پسِ منظر میں لکھا۔ وہ پچاس سال تک جسمانی طور پر معذور رہیں۔

۱۱۷ - جیسا میں ہوں بغیر ایک بات۔

بائنڈ :- مِس لوئس بائنڈ - ۱۹۱۸ء - ۱۹۵۳ء

امریکی - یونائیٹڈ پریسبیٹیرین مشنری

مِس بائنڈ ۱۹۱۸ء میں پنجاب تشریف لائیں۔ انہوں نے زیادہ تر حاجی پور

سانگلہ ہل اور پسرور کے لڑکیوں کے سکولوں میں خدمت انجام دی۔ انہوں نے چند ماہ کے لئے شکیل پسرور کے ایک گاؤں میں قیام پذیر ہو کر مقامی سکول چلایا۔ ۱۹۵۳ء میں وہ صحت کی بنا پر خدمت سے سبکدوش ہو گئیں۔ ۱۹۶۰ء میں وہ امریکہ میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گئیں۔

* ۲۵۶ - پاک تو مجھ کو کر دے۔
* ۲۵۸ - دِل میرے میں آ اے یسوع۔
* ۲۶۶ - کاش کہ یسوع کی خوبیاں مجھ میں ہوں۔

براڈہیڈ :- پادری اگسٹس براڈہیڈ ۱۸۳۷ء - ۱۸۸۷ء

امریکی - پریسبیٹیرین مشنری

پادری براڈہیڈ نے فرخ آباد مشن میں ۱۸۵۸ء تا ۱۸۷۸ء تک خدمت انجام دی۔ اُن کے ۲۳ مغربی گیتوں کے ترجمے "زبور اور گیت" کے ایڈیشن ۱۹۲۳ء میں شائع ہو چکے ہیں۔

* ۱۲۸ - میری جان تو کان لگا۔

بُرکس :- عزت مآب بشپ فلپس بُرکس ۱۸۳۵ء - ۱۸۹۳ء

امریکی - پروٹسٹنٹ اپسکوپل (اسقفی)

پادری بُرکس ۱۸۹۱ء میں میساچیسٹس (امریکہ) کے بشپ مقرر ہوئے۔ اُنکا قد چھ فٹ چار انچ تھا اور نہایت پُرجوش واعظ تھے۔ انہوں نے بیت لحم

کی زیارت کے دو سال بعد ۱۸۶۸ء میں فلڈیلفیہ میں اپنے سنڈے سکول کے لئے گیت نمبر ۹۷ انگریزی میں لکھا۔ اُن کی موت پر ایک پانچ سالہ چھوٹی لڑکی نے کہا "فرشتے کتنے خوش ہونگے"!

۹۷ - اَے چھوٹے شہر بیت لحم۔

بلِس :- فلِپ پی - بلِس - ۱۸۳۸ء - ۱۸۷۶ء

امریکن میتھوڈسٹ، بعدازاں کانگریگیشنلسٹ

مسٹر بلِس نے متعدد گیت اور راگیں تحریر اور شائع کیں۔ اُنہوں نے اِنکے معاوضہ میں سے تیس ہزار ڈالر بشارتی کاموں کے لئے دیئے۔ وہ گیت گانے والوں کی جماعت (کوائر) کے رکن اور سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ تھے۔ اُن کی موت اپنی شریکِ حیات کو جلتے ہوئے ریل گاڑی کے ڈبے سے بچاتے وقت واقع ہوئی۔ انہوں نے گیت نمبر ۹۶ ۱۸۷۱ء میں انگریزی میں لکھا۔

۹۶ - اَے جوانو ہو دلاور جنگ تو ہے دشوار

بلینڈلی :- ای۔ ڈبلیو بلینڈلی - انیسویں صدی

مزید معلومات نایاب ہیں۔

"Redemption Songs" اور چند ایک دیگر انگریزی گیتوں کی کتابوں میں گیت نمبر ۱۲۴ کے انگریزی گیت کو اُن سے منسوب کیا گیا ہے۔ (لیکن کالنز میں دیکھئے)۔

۱۲۴ - یسوع کی آواز میں سُنتا (۹)

بوبرگ :- کرل بوبرگ - ۱۸۵۹ء - ۱۹۴۰ء

سویڈش لوتھرن

مسٹر بوبرگ واعظ اور مدیر مذہبی رسالہ جات تھے۔ وہ پندرہ سال تک سویڈش پارلیمنٹ کے رکن رہے۔ اُنہوں نے گیت نمبر ۱۰۶ کو سویڈن کی زبان میں ۱۸۸۵ء یا ۱۸۸۶ء میں تحریر کیا۔ ۱۹۰۷ء میں اِسے جرمن میں ترجمہ کیا گیا اور ۱۹۱۲ء میں جرمنی سے روسی زبان میں ترجمہ ہُوا۔ یہ سویڈن کی نسبت روس میں بہت مقبول ہُوا۔ ۱۹۴۸ء میں اِسے روسی زبان سے انگریزی میں ترجمہ کیا گیا۔ اِسے "بلی گراہم کروسیڈ" میں استعمال کیا گیا لہٰذا ساری دُنیا میں مشہور ہوگیا۔

۱۰۶ - جب سوچتا ہوں مَیں حیرت سے خُدایا۔

بھگت :- پادری پریم بھگت - ۱۹۱۰ء

پنجابی، چرچ آف پاکستان

پادری پریم بھگت موضع گھلوٹیاں خورد ضلع سیالکوٹ (یو۔ پی چرچ کا علاقہ) میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے پہلے گھلوٹیاں خورد اور پھر سی۔ ٹی۔ آئی سیالکوٹ میں مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ اِن کے والد "چرچ آف سکاٹ لینڈ مشن" کے مُناد تھے۔ انہیں ۱۹۳۴ء میں اور پھر ۱۹۳۷ء میں مُناد مقرر کیا گیا اور ۱۹۶۵ء

CHRISTIAN STUDY CENTRE
4968

میں پادری کا عہدہ دیا گیا۔ انہیں نغمہ نگاری کا از بس شوق ہے۔ وہ اکثر گواہی دیتے ہیں کہ "خدا نے مجھے بغیر استاد کے سکھایا ہے۔" اُنہوں نے انیس[19] روپے میں ایک ہارمونیم خریدا اور بغیر کسی استاد کی مدد سے بجانا سیکھ لیا۔ خدا نے انہیں شفا دینے کے لئے بھی استعمال کیا ہے۔ اُن کے گیتوں کا پہلا مجموعہ ۱۹۴۳ء میں وزیر آباد کنونشن کے سلسلے میں شائع ہُوا۔ اُنہوں نے یوحنا کے پہلے خط کا شعری صورت میں پنجابی میں ترجمہ کیا ہے۔ وہ مُقدّس ہفتہ کے دوران ساری رات دُعائیہ اور بشارتی عبادت کے طور پر مسلسل گیت گاتے اور مسیح کے دکھوں کے بارے میں پڑھتے رہتے ہیں۔ آج کل وہ کوٹ جعفر ضلع وزیر آباد میں پاسبان ہیں۔

گیت نمبر ۱۷۳ اُنہوں نے ۱۹۴۰ء سے پہلے ایسٹر کے موقع پر ٹھٹھہ (حیدر آباد۔ سندھ) میں لکھا۔ یہ گیت اُنہوں نے اس وقت کی مقبولِ عام دھن پر لکھا تھا۔

گیت نمبر ۱۷۹ ۱۹۵۶ء میں سوہدرہ کے مقام پر لکھا گیا۔ چند پنٹی کاسٹل بھائیوں نے وہاں پر دس دن کے لئے عبادتیں منعقد کی تھیں۔ انہی عبادتوں کے دوران ایک بھائی رابرٹ نے یوں دُعا کی "اے خداوند ہم سب تیری کلوری کا سہارا لیتے ہیں۔" فوراً ہی بھگت کے دل میں گیت لکھنے کی تحریک پیدا ہُوئی اور جلد ہی گیت مکمل ہو گیا۔ انہوں نے اس کی دھن بھی خود ہی تیار کی۔ اسی سال انہوں نے سیالکوٹ کنونشن میں اِس گیت کو اپنی بیوی کے ساتھ مل کر خنجری کے ساتھ گایا۔ مس ایڈتھ مچل نے جو کہ چرچ آف سکاٹ لینڈ کی مشنری تھیں، اِس گیت کو لکھ لیا اور بعد میں یہ گیت شائع کر دیا۔

گیت نمبر ۲۵۷ "صیون کے گیت" (۱۹۵۱) کا ہے لیکن پادری پریم بھگت نے اِس کے کافی الفاظ بدل دیئے ہیں۔

گیت نمبر ۲۸۷ اردو گیت نمبر ۱۱۵ کا پنجابی ترجمہ ہے جسے انہوں نے ۱۹۵۵ء کے "سیالکوٹ چرچ کونسل بائبل کورس" کے لئے تحریر کیا۔

۱۷۳ - ہیلیلویاہ بولو یسوع زندہ ہو گیا۔

۱۷۹ - کلوری دے سہارے پاپی بچدے نیں سارے۔

* ۲۵۷ - دِل لے لے میرا پیارے یسوع (نظر ثانی)

* ۲۸۷ - جد ویکھدا ہاں میں سولی جہدے اُتے یسوع مویا۔

بیرنگ گولڈ:- پادری سیبائن بیرنگ گولڈ ۱۸۳۴ء ۱۹۲۴ء

انگریز۔ اینگلیکن

بیرنگ گولڈ، ۱۸۶۱ء میں قیس (پریسٹ) مقرر ہُوئے اور ۱۸۸۱ء میں اپنے حلقہ کے پادری (ریکٹر) بن گئے۔ ۱۸۶۴ء میں جبکہ وہ سکول کے طلباء طالبات میں تبلیغ کر رہے تھے تو انہوں نے انگریزی زبان میں گیت نمبر ۱۲۷ لکھا۔ بچے جھنڈے لہراتے اور قطار در قطار چلتے ہُوئے ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں اِس گیت کو گاتے ہُوئے گئے۔

۱۲۷ - یسوع کے سپاہی جنگ میں قدم مار۔

بیکسٹر:- مسز لدیہ بیکسٹر ۱۸۰۹ء ۱۸۷۴ء

امریکی۔ بپٹسٹ

مسز بیکسٹر نے سنڈے سکول کی گیت کی کتابوں کے لئے متعدد گیت لکھے۔

اُنھوں نے گیت نمبر ۱۲۲ کو انگریزی میں ۱۸۷۰ء یا ۱۸۷۱ء میں لکھا۔

۱۲۲- یسوع نام کی دے دو ہائی۔

بنیرڈ :- جارج بنیرڈ- ۱۸۱۰ء- ۱۹۵۸ء

امریکی - مکتی فوج

مسٹر بنیرڈ نے گیت نمبر ۱۴۹ کو انگریزی میں اور اِس کی راگ دونوں کو ۱۹۲۴ء میں تحریر کیا۔ اِس گیت کے الفاظ سے اُن کی زندگی کی حقیقی رُوحانی کشمکش کا اظہار ہوتا ہے۔

۱۴۹- وہ پیاری صلیب مجھ کو دیکھ پڑتی تھی۔

پیرآنے :- پادری ایڈورڈ پیرآنے ۱۷۲۶ء- ۱۷۹۲ء

انگریز میتھوڈسٹ بعدازاں انڈیپنڈنٹ

پادری پیرآنے ایک مقامی میتھوڈسٹ مبلغ تھے۔ انھوں نے کسی ناراضگی کی بنا پر جان وسلی سے علیحدگی اختیار کرلی اور کنڈبری کے مقام پر وہ ایک چھوٹی سی انڈیپنڈنٹ کلیسیا کے پاسبان بن گئے۔ وہ بڑے تند مزاج تھے۔ پہلے پہل گیت نمبر ۱۰۰ انگریزی میں مُصنف کے نام کے بغیر شائع ہُوا، لیکن بعد میں معلوم ہُوا کہ اُسے پادری پیرآنے نے لکھا تھا۔

۱۰۰- آسمان کے اَے مُقدّسو۔

پوپ :- رچرڈ ہڈسن پوپ- ۱۸۱۹ء- ۱۹۶۷ء

انگریز- بپٹسٹ

پوپ جبکہ طالب علم ہی تھے تو انھوں نے چودہ ۱۴ سال کی عمر میں خُداوند کو قبول کیا اور اپنے سکول میں "انجمن خلافِ نقل و دغا" کی بنیاد رکھی۔ تعلیم ختم کرنے کے بعد انھوں نے سب سے پہلے لندن کے ایک دفتر میں ملازمت اختیار کی اور پھر مرکزِ برائے سماجی بحالی اور تربیتِ طفلاں میں۔ ۱۹۰۶ء سے لے کر اپنی سبکدوشی یعنی ۱۹۶۰ء تک انھوں نے سکرپچر یونین کے ساتھ مبشر کی صورت میں خدمت انجام دی۔ وہ بچّوں کو بہت پیار کرتے تھے اور نہ صرف انہیں مسیح تک لانے میں بڑے مؤثر تھے بلکہ انہیں مسیح کے مضبوط گواہ بنانے میں بھی۔ ایک مرتبہ ایک ماں نے اُن سے کہا کہ اُس کا بیٹا مسیح کو قبول کرنے کے لئے ابھی بہت چھوٹا ہے۔ پوپ نے پوچھا "کیا وہ گناہ کرنے کے لئے بھی چھوٹا ہے۔ ماں نے جواب دیا "نہیں"۔

"تو پھر میرے خیال میں وہ اتنا چھوٹا نہیں کہ اُسے نجات دہندہ کی ضرورت نہ ہو"۔ اُن کے ایک مشہور و معروف کورس کا مضمون بھی یہی ہے "مَیں اتنا چھوٹا نہیں کہ مسیح کے پاس نہ آسکوں"۔

۲۵۶- پاک تو مجھ کو کردے۔

۲۵۸- دل میرے میں آ۔

پینیفادر :- پادری ولیم پینیفادر۔ ۱۸۱۶ء۔ ۱۸۷۳ء

آئرش۔ اینگلیکن۔

پادری پینیفادر نے سب سے زیادہ خدمت ہلڈمے کے مقام پر انجام دی جو کہ لندن کے غریبوں کی ایک بستی ہے۔ انہوں نے انگلستان میں شماسہ (ڈیکنس) کی خدمت کو رواج دیا۔ وہ بڑے پارسا تھے۔ اُنہوں نے ہلڈمے کی کانفرنسوں کے لئے متعدد گیت لکھے۔ اُن میں گیت نمبر ۱۲۲ بھی انگریزی میں شامل تھا مگر یہ اُن کی موت کے بعد شائع ہُوا۔

۱۲۲- یسوع مسیح ہمارے آقا قدرت سے۔

تھیُدلف :- اورلینز کا تھیُدلف۔ ۷۶۰ء۔ ۸۲۱ء

فرانسیسی۔ رومن کاتولیک۔

تھیُدلف اورلینز کے بشپ تھے۔ روایت ہے کہ ۸۲۱ء میں وہ قید کر دیئے گئے کیونکہ فرانس کے بادشاہ کو شک تھا کہ انہوں نے اُس سے دغا بازی کی ہے۔ لیکن جب ایک کھجور کے اتوار جلوس قلعہ کے مینار کے نیچے سے گزرا جہاں وہ قید تھے تو انہوں نے گیت نمبر ۲۰۱ لاطینی میں گایا۔ بادشاہ اس گیت سے اتنا متاثر ہوا کہ اُس نے نہ صرف انہیں قید سے رہائی بخشی بلکہ اُن کو اُن کے عہدہ پر بھی بحال کر دیا۔

۲۰۱- حمد و ثنا اور تعریف ہو اے منجی اے سلطان۔

جادھاو :- سی۔ جادھاو۔ تقریباً ۱۹۰۰ء میں زندہ تھے۔

ہندوستانی۔ کلیسیا نامعلوم

رومن اُردو گیت کی کتاب" (۱۹۲۹) میں گیت "جے جے یسوع" کے مصنف کا نام سی۔ جادھاو درج ہے۔ یہ گیت "گیت کی کتاب" کے ۱۹۱۱ء کے ایڈیشن میں ملتا ہے لیکن ۱۹۲۹ء کے ایڈیشن میں اس کا نمبر تبدیل کر دیا گیا۔ اسے "پنجاب کی بیداری کا گیت" کہا جاتا ہے۔ اِس کا تعلق خاص طور پر ۱۹۰۵-۰۶ء کی بیداری کے اجتماعات اور ابتدائی سیالکوٹ کنونشن سے تھا۔ مجھے کسی نے بتایا ہے کہ جادھاو مدھیا پردیش (ہندوستان) سے تعلق رکھتے تھے لیکن میں اس کی تصدیق نہ کر سکا۔

۲۰۷- جے جے یسوع جے جے یسوع

جانوئیے :- پادری سیزر اگسٹس راڈنی جانوئیے۔ ڈی۔ ڈی

۱۸۶۱ء۔ ۱۹۲۸ء

امریکی (پیدائش ہندوستان) پریسبیٹرین مشنری

یہ پادری لیوائی جانوئیے کے فرزند تھے جو کہ خود بھی پریسبیٹرین مشنری اور متعدد گیتوں کے مترجم تھے۔ انہیں ۱۸۶۴ء میں لدھیانہ میں شہید کیا گیا۔ جانوئیے ۱۸۷۱ء میں امریکہ بھیج دیئے گئے لیکن اُن کی والدہ کی دُعا یہ تھی کہ وہ ہندوستان میں مشنری کی حیثیت سے واپس آئیں۔ امریکہ میں اُنہوں نے ۱-پطرس ۲: ۲۴ کی بدولت خُداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا اور بعد ازاں وہ اپنے

وقتوں میں ہمیشہ صلیب کو پیش کرتے رہے۔ ۱۸۸۷ء میں وہ مشنری کی حیثیت سے واپس ہندوستان آئے لیکن ۱۹۰۱ء میں خاندانی وجوہات کی بنا پر استعفیٰ دے کر واپس امریکہ چلے گئے۔ وہ فلاڈلفیہ میں پاسبان مقرر ہوئے لیکن ہندوستان میں بشارتی کاموں کے لئے مالی امداد بھیجتے رہے۔ انہوں نے الہ آباد میں یونگ کرسچن کالج کھولنے کے لئے بھی روپیہ پیسہ مہیا کیا۔ جب ۱۹۱۳ء میں ڈاکٹر یونگ مستعفی ہو گئے تو وہ ہندوستان واپس آئے اور یونگ کرسچن کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ وہ اردو زبان کو نہیں بھولے تھے اور اپنی آمد کے ایک ہفتہ بعد انہوں نے جمنا چرچ میں اُردو میں وعظ کیا۔ وہ پندرہ[15] سال تک کالج کے پرنسپل رہے۔ انہوں نے اس عرصہ میں کالج کو مالی اور روحانی طور پر مضبوط کر دیا۔ ۱۹۲۸ء میں انہوں نے پہلی اور آخری بار سیالکوٹ کنونشن میں عبرانیوں ۷: ۲۵ "جو اُس کے وسیلہ سے خُدا کے پاس آتے ہیں وہ اُنہیں پوری پوری نجات دے سکتا ہے" پر وعظ کیا۔ اُسی سال وہ ایک حادثہ کی نظر ہو گئے۔ کالج کے دروازہ کے سامنے فرش کی ایک سِل اُن کے پاؤں کے نیچے بیٹھ گئی اور وہ بارہ[12] فٹ گڑھے میں نیچے گر گئے۔ اُن کا لڑکا ارنسٹ بھی مشنری بنا۔ جانوئیے اُس ایڈیٹوریل کمیٹی میں بھی خدمت انجام دیتے رہے، جس نے ۱۸۹۱ء میں "زبُور اور گیت" کا پہلا ایڈیشن شائع کیا۔ ۱۸۹۸ء میں "زبُور اور گیت" کے راگوں کے ایڈیشن کے ضمیمہ میں اُن کے چھ گیت اور ترجمے شائع ہوئے۔ اسی کتاب کے ۱۹۲۳ء کے ایڈیشن میں اُن کے گیارہ گیت شامل ہیں۔

گیت نمبر ۱۱۴ جو کہ پاکستانی کلیسیاؤں میں بے حد مقبول ہے ترجمہ نہیں بلکہ یہ انہوں نے خود اُردو میں تحریر کیا تھا۔ اِس میں انہوں نے اپنی خوشخبری کا نچوڑ پیش کیا ہے۔ غالباً یہ گیت انہوں نے اس وقت لکھا جبکہ وہ ابھی جوان ہی تھے۔

یہ گیت انہوں نے غالباً "زبُور اور گیت" کی کتاب کے پہلے (۱۸۹۱ء) اور دوسرے (۱۸۹۸ء) ایڈیشن کے درمیانی عرصہ میں لکھا ہے۔ اِس گیت کا کورس ایک انگریزی گیت "There's The life in The risen lord" کے کورس کا آزاد ترجمہ ہے۔

۱۱۴۔ جائیں کِس کے پاس گنہگار۔

جرمن

گیت نمبر ۱۲۱ سب سے پہلے جرمن زبان میں ۱۶۷۷ء میں شائع ہُوا۔ اِس گیت کا مُصنّف گمنام ہے۔ اِس گیت کی راگ کو جو کہ جرمن عوامی دھن ہے سب سے پہلے ۱۸۴۲ء میں اِستعمال کیا گیا۔

۱۲۱۔ یسوع پیارے مالک ہمارے۔

چمن لعل :- چمن لعل - غالباً انیسویں صدی

ہندوستانی - کلیسیا نامعلوم

اِس میں شک نہیں کہ گیت "بھیس بدلا کیا ہُوا؟" ایک قدیم گیت ہے۔ یہ "گیت کی کتاب" کے ۱۹۱۱ء کے ایڈیشن اور "دلربا" جلد I (۱۹۰۷ء) میں بھی شامل ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ "راحت دل" کے ایک قدیم ایڈیشن (شائد ۱۹۰۰ء سے بھی پہلے) شائع ہُوا ہو۔ ہمیں چمن لعل کے اسم گرامی کے علاوہ اور کچھ معلوم نہیں۔ اُن کا نام "گیت کی کتاب" کے ۱۹۲۹ء کے رومن اُردو

ایڈیشن میں ملتا ہے۔

۲۲۰۔ بھیس بدلا کیا ہُوا؟ دل کا بدلنا چاہیئے۔

چیٹمبر:۔ عزّت مآب بشپ جسونت راؤ چیٹمبر۔ ڈی۔ ڈی

۱۸۷۹ء ۔ ۱۹۴۰ء

ہندوستانی۔ میتھوڈسٹ

بشپ چیٹمبر ناگپور کے ایک مراٹھہ برہمن خاندان کے دوسرے فرزند تھے۔ اُن کے والد اُن کی پیدائش سے تین سال پہلے حلقہ مسیحیت میں داخل ہوئے اور الہ آباد میں بپتسمہ لیا اور پریسبیٹرین کے جمنا چرچ میں پاسبان مقرر ہُوئے۔ مسٹر ڈبلیو۔ اے۔ میتل نے ۱۸۹۵ء ۔ ۱۸۹۶ء میں طلبا کے لئے بشارتی میٹنگیں منعقد کیں۔ اِن میٹنگوں کے دوران چیٹمبر کو نئی پیدائش کا تجربہ حاصل ہُوا۔ فروری ۱۸۹۶ء میں اُنہوں نے مسٹر جان آر۔ موٹ کے وسیلہ سے مسیحی خدمت کی بلاہٹ کو سُنا۔ انہوں نے مس ستیاوتی سنگھ سے شادی کی جو کہ اُن کی بہت بڑی رُوحانی مددگار ثابت ہُوئیں۔ دونوں تربیت کے لئے بریلی سیمنری میں داخل ہُوئے (وہ سیمنری کے سب سے پہلے گریجویٹ طالب علم تھے)۔ وہ پہلے مدرّس تھے، پھر پاسبان اور پھر ہیڈ ماسٹر۔ انہوں نے نمائندہ کی صورت میں ۱۹۱۰ء میں ایڈنبرا میں "بین الاقوامی مشنری کانفرنس" اور پھر ۱۹۱۳ء میں ٹوکیو میں "ورلڈ اسٹوڈنٹ کانفرنس" میں شرکت کی۔ ۱۹۱۵ء میں وہ مشنری کماؤں کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ اور ۱۹۲۲ء میں لکھنؤ کرسچن کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ وہ پہلے ہندوستانی تھے جنہیں ۱۹۳۰ء میں میتھوڈسٹ کا بشپ مقرر کیا گیا۔ اُنکی

سکونت جبلپور میں تھی۔ اُن کا گھر بہشت تھا جہاں مسیحی تجربہ کا اطمینان چھایا رہتا تھا۔" "اُن کے وعظ پُرجوش اور مدلل تھے۔ وہ ہمیشہ مسیح کو جلال دیتے تھے اور اپنے سامعین کی مدد کرتے تھے۔" وہ ۱۹۴۰ء میں جبلپور میں انتقال فرما گئے۔

* ۱۱۲۔ تیرے پاس ہم آتے ہیں۔

حلیم:۔ انیسویں صدی

ہندوستانی

"غذائے رُوح" کے اردو ایڈیشن میں یہ بیان نہیں کیا گیا کہ یہ کس شخص کا تخلص ہے۔ اُن کا صرف ایک گیت یعنی نمبر ۲۳۰ "سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب میں شامل ہے۔" "یہ غذائے رُوح" (۱۸۹۲ء) اور "زبُور اور گیت" (۱۸۹۱ء) میں بھی شائع ہُوا۔ "دل ربا" (۱۹۰۷ء) میں اُنہیں ایس۔ حلیم کے نام سے پکارا گیا ہے۔

۲۳۰۔ مُبارک مُبارک مسیح جی اُٹھا ہے۔

حمد اللہ (حمدِ خُدا)

گیت نمبر ۱۱۷ (ا اور ب) لاطینی گیت "طے دیوم لاؤدامس" کی پنجابی صورت ہے۔ یہ لاطینی گیت ۵۰۰ء سے پہلے تحریر ہُوا تھا۔ اکثر علماء اب اِسے نقیطہ سے منسوب کرتے ہیں جو کہ ۳۹۲ء تا ۴۱۴ء رمیسیانہ (موجودہ بلغاریہ) کے اُسقف تھے۔ یہ ایک قسم کا غنایہ عقیدہ ہے۔ پہلا حصّہ تثلیث اقدس کی حمد و ثنا

ہے۔ دُوسرا حصّہ مسیح کی حمد سے شروع ہوتا ہے اور حمد و دُعا کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

۱۷۷(ا) کرنے ہاں تیری ثنا و حمد رَبّ العالمین۔

۱۷۷(ب) اَے خداوند مسیح تُوں ہیں جلالی بادشاہ۔

خادم مسیح :- بابو الوئیس خادم مسیح بیسویں صدی

پاکستانی۔ رومن کاتولیک مناد

بابو خادم مسیح سیالکوٹ میں سہووالہ کے مقام پر مناد ہیں۔

۱۵۲۔ آیا مسیحا پیارا سارے جہان بدلے۔

خلیل :- ماسٹر اے۔ ڈی خلیل ۱۹۱۷ء

پاکستانی۔ چرچ آف پاکستان

ماسٹر خلیل متیراں والی تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ وہ ۱۹۲۷ء میں ڈسکہ سکول کے ہوسٹل میں داخل ہوئے اور ۱۹۳۳ء میں میٹرک پاس کیا۔ ۱۹۲۹ء جبکہ وہ ابھی ساتویں جماعت میں تھے تو اُنہوں نے دسویں جماعت کے لئے الوداعی نظم لکھی اور ہیڈ ماسٹر این۔ کے سرکار سے انعام حاصل کیا۔ انہوں نے ۱۹۳۷ء میں مرے کالج سیالکوٹ سے بی۔ اے پاس کیا۔ کالج میں طالب علمی کے دوران وہ کالج کے میگزین کے اُردو سیکشن کے مدیر تھے۔ اِس دوران اُنہوں نے کئی نظمیں اور مضامین لکھے۔ ڈاکٹر اے نکلسن نے انہیں بی۔ اے

کرنے کے بعد سیرامپور سیمنری میں داخلہ کے لئے کہا۔ مگر چونکہ انہوں نے اِس قسم کی بلاہٹ محسوس نہیں کی تھی اِس لئے سیمنری جانے کی بجائے لاہور میں بی۔ ٹی کی کلاس میں داخلہ لے لیا۔ ۱۹۴۰ء میں اُنہیں ویسٹ پاکستان ایجوکیشن کلاس II کا درجہ ملا۔ وہ اب ڈسکہ میں سکونت پذیر ہیں۔

۱۹۴۳ء میں ماسٹر خلیل نے ڈسکہ میں پولس رسول کی زندگی اور اسکی خدمت پر ڈرامہ لکھا اور اُسے سٹیج بھی کیا۔ بعدازاں اُسے شائع بھی کر دیا گیا اُن کے اُردو گیت اور نظمیں متعدد مسیحی رسالوں میں چھپ چکی ہیں۔ ۱۹۴۴ء میں انہوں نے ایک گیتوں کی کتاب بعنوان "کلیسیائی گیت" شائع کی۔ انہوں نے بطور مترجم بہت کام کیا ہے اور اب تک قریباً پندرہ ۱۵ کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن کا ترجمہ انہوں نے اردو زبان میں کیا ہے۔

گیت نمبر ۲۸۸ ایک مسیحی قومی نغمہ ہے جو کہ پاکستانی قومی ترانہ کی راگ پر گایا جاتا ہے۔ یہ انہوں نے ۱۰ جنوری ۱۹۶۰ء کو تحریر کیا۔ اور رسالہ "اخوت" میں شائع ہُوا۔ مدیر "اخوت" نے اس کی بڑی تعریف کی اور مسیحی مصنفین نے اِسے بہت سراہا ہے۔

۲۸۸۔ مرکزِ ایمان کلوری۔

داس :- پادری پریم داس

۱۸۹۰ء تا ۱۹۳۰ء کے زمانہ میں زندہ تھے۔

ہندوستانی۔ میتھوڈسٹ

میں بہت کوشش کے باوجود بھی پادری پریم داس کے بارے میں بہت

کم معلومات حاصل کر سکا ہوں اور وہ بھی بغیر تاریخوں کے۔

وہ ضلع میرٹھ میں پیدا ہوئے اور اپنی خدمت کا آغاز اُسی ضلع کے ایک مقام لوہارا سرائے سے کیا۔ انہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ میرٹھ اور اس کے گردونواح میں ہی گذارا۔ وہ تھوڑے عرصہ تک دہلی میں بھی خدمت کرتے رہے۔ وہ میرٹھ میں فوت ہوئے اور وہاں ہی کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

گیت نمبر ۲۳۸ "گیت کی کتاب" کے ۱۹۱۱ء کے ایڈیشن میں موجود ہے، لہٰذا وہ ۱۸۹۰ء سے پہلے پیدا ہوئے ہوں گے۔ "گیت کی کتاب" کے رومن اردو ایڈیشن (۱۹۲۹ء) کے دیباچہ میں اُن کا ذکر ہے کہ وہ کمیٹی برائے نظر ثانی کے رکن تھے۔ اِس کمیٹی نے ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۸ء تک کام کیا، لہٰذا وہ ۱۹۲۸ء تک زندہ تھے۔ گیت نمبر ۱۱۰ "گیت کی کتاب" کے ۱۹۲۹ء کے ایڈیشن میں ہے۔

۱۱۰- پیارو ہمت باندھو آگے بڑھو کروس کا نونشان

۲۲۹- بنے ہم یسوع مسیح کے داس۔

۲۲۸- ہم سے برائی نہ جائے یسوع تمہاری مہما۔

ڈسکوی :- پروفیسر ایم۔ اے قیوم ڈسکوی۔ ڈی۔ ڈی ۱۹۰۳ء

پاکستانی۔ یونائیٹڈ پریسبیٹیرین

ڈاکٹر ڈسکوی سیالکوٹ میں ایک مشہور قریشی خاندان میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے چرچ آف سکاٹ لینڈ مشن ہائی سکول سے میٹرک پاس کیا اور مرے

کالج میں داخلہ لیا۔ لیکن ایف۔ اے کرنے سے پہلے تعلیم ترک کر دی اور تحریکِ خلافت میں شامل ہو گئے۔ وہ اُن حوالجات کو پڑھ کر جو اُن کے تایا مولوی فیروزدین نے ایک کتاب میں دیئے تھے مسیحیت میں دلچسپی لینے لگے۔ انہوں نے پادری آر۔ میکچین پیٹرسن سے تعلیم حاصل کی جو کہ ایک مشہور مشنری تھے اور کافی عرصہ تک سیالکوٹ کنونشن سے وابستہ رہے۔ اُنہیں ۱۹۲۱ء میں لینڈور (مسوری) کے مقام پر بپتسمہ دیا گیا۔ ۱۹۲۴ء میں انہوں نے گارڈن کالج سے بی۔ اے پاس کیا اور ۱۹۲۸ء میں سیرام پور سے بی۔ ڈی کیا۔ بعدازاں وہ چار سال تک امریکہ میں رہے اور ایم۔ اے اور ایس۔ ٹی۔ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ انہیں مسکنگم ہم کالج اوہائیو (امریکہ) نے ڈی۔ ڈی کی اعزازی ڈگری عطا کی۔ اُنہوں نے گارڈن کالج میں انگریزی ادب پڑھایا اور ۱۹۵۳ء سے ۱۹۶۳ء تک اِس کالج کے پرنسپل بھی رہے۔ حال ہی میں وہ کرسچن اسٹیڈی سنٹر راولپنڈی کے ڈائریکٹر ہیں۔ وہ اکتوبر ۱۹۷۲ء تک گارڈن کالج کے ایڈمنسٹریٹر بھی رہے۔ انہوں نے سماجی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مثلاً وہ ڈویژنل کونسل کے ممبر رہے اور مسیحی پیغامات نشر کئے۔ انہوں نے پاکستان اور سمندر پار کے کنونشنوں اور مذہبی اجتماعات میں وعظ پیش کئے۔ ماضی قریب میں اُنہوں نے انگریزی میں بڑی خیال افروز نظمیں لکھی ہیں۔

ڈاکٹر ڈسکوی نے اپنی پہلی اردو نظمیں ۱۹۲۲ء اور ۱۹۲۵ء کے درمیان لکھیں، لیکن گیت ۱۹۵۳ء کے بعد لکھنے شروع کئے۔ ۱۹۵۵ء میں بارہ گیتوں کا ایک مجموعہ شائع ہوا جس میں گیت نمبر ۲۱۲ بھی شامل تھا۔ یہ گیت ایسٹر کے ایک انگریزی گیت کا شرقی بحر میں ترجمہ ہے۔ اس وقت سے اب تک انہوں نے دو سو سے اُوپر گیت لکھے ہیں۔ وہ ہمیشہ مغربی

گیتوں کو مشرقی بحر میں ترجمہ کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے کلام اور زبوروں کی منظوم تشریح بھی کی ہے اور گیت بھی لکھے ہیں۔ اُن کی نظمیں مختلف مسلم اور مسیحی میگزینوں میں چھپ چکی ہیں۔ جہاں تک اُن کے اسلوبِ بیان کا تعلق ہے اس میں پروفیسر صافی حیدر دانش نے مدد و راہنمائی کی ہے جو کہ ایک مشہور و معروف اردو کے استاد اور شاعر ہیں۔

۲۱۲۔ آوازیں باہم ہوں بلند

ڈینس :- مس مے اَنیٹ ڈینس۔ ۱۸۸۷ء

امریکی - پریسبٹیرین مشنری

مس ڈینس ۱۹۱۷ء سے ۱۹۵۴ء تک مین پوری (اُتر پردیش) میں مشنری تھیں۔ جب وہ ہندی سیکھ رہی تھیں تو ایک دفعہ امتحان میں اُن سے پُوچھا گیا کہ "کیا آپ تیرتھ کے لئے گنگا گئی ہیں؟" "نہیں" انہوں نے جواب دیا "کیوں؟" "نہانے کے لئے میرا اپنا غسل خانہ ہے"۔ وہ نہایت روانی سے ہندی بولتی تھیں۔ وہ خود ہی ڈرامے اور منظر لکھتیں اور ساتھ ہی اُنہیں پیش کرنے اور اُن میں اداکاری کرنے میں بھی بڑی دلچسپی لیتی تھیں۔ اُن کے ایک امریکن ہم خدمت نے بتایا کہ "وہ ایسے منصوبے اور پروگرام بنانے میں بڑی قابل تھیں۔ جس میں زیادہ تعداد میں لوگ حصّہ لے سکیں"۔ اُن کے ایک ہندوستانی ہمخدمت نے مجھے اُن کے بارے میں بتایا کہ "وہ ایک طرف سے تو بڑی قابل منتظم تھیں لیکن دوسری طرف سے وہ اپنے ساتھیوں کو اپنے خیالات میں مشکل سے شریک کرتی تھیں، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب وہ چلی گئیں تو تمام کام درہم برہم ہو گیا"۔

اپنی سبکدوشی کے بعد وہ متھرا میں میتھوڈسٹ کلیسیا کے ساتھ مل کر خدمت کرتی رہیں اور بعد ازاں آگرہ میں ہولمن انسٹی ٹیوٹ کی منتظم مقرر ہوئیں۔ ۱۹۵۸ء میں وہ اپنے وطن امریکہ چلی گئیں۔

مس ڈینس نے متعدد گیت لکھے مگر اُن میں سے صرف ایک ہی مقبول ہُوا۔ اُنہوں نے گیت نمبر ۱۳۱ لکھا بلکہ اُنکے ایک ہم خدمت کا خیال ہے کہ انہوں نے اس کی دھن بھی بنائی تھی۔ اس کی طرز قدرے مغربی ہے لیکن یہ بہت مقبول ہے۔

۱۳۱۔ مَیں یسوع کے نُور میں ساتھ چلوں گا۔

ڈے اُوبل :- پادری کرل گستاف ڈے اُوبل۔ تقریباً ۱۸۲۵ء - ۱۸۹۳ء

جرمن - اینگلیکن مشنری (سی۔ ایم۔ ایس)

پادری ڈے اوبل "جرمن مشنریوں کے ان شریف گروہ سے تعلق رکھتے تھے جو کرسی۔ ایم۔ ایس کے تحت خدمت انجام دے رہے تھے"۔ "باسل انسٹی ٹیوٹ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے سی۔ ایم۔ ایس کالج اِز لنگ ٹن میں تعلیم مکمل کی اور ۱۸۵۷ء میں پریسٹ کے عہدہ پر مقرر ہُوئے۔ وہ اُسی سال جنگِ آزادی کے زمانہ میں ہندوستان پہنچے۔ جب امن ہو گیا تو انہیں بنارس میں متعین کیا گیا۔ ۱۸۶۱ء میں انہیں سکندرہ (آگرہ) تبدیل کر دیا گیا، جہاں انہوں نے نئے سرے سے یتیم خانہ، سکول اور چھاپہ خانہ تعمیر کئے جو کہ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں تباہ ہو گئے تھے۔ وہ وہاں ۱۸۶۹ء تک

اور اس کے بعد کانگڑہ میں کام کرتے رہے۔ انہوں نے ۱۸۹۳ء میں کانگڑہ میں وفات پائی۔ اُنہوں نے ہندی میں ٹریکٹ لکھے اور شمالی ہند کیلئے گیتوں کی کتاب تالیف کی۔ اِس کتاب میں اُن کے اردو اور ہندی کے متعدد گیت اور ترجمے شامل ہیں۔ زبور اور گیت" کے ۱۹۲۳ء کے ایڈیشن میں اُن کے ۵۴ گیت شامل تھے۔

گیت نمبر ۱۰۸ جو کہ بڑے دن کا بڑا مقبول گیت ہے۔ ترجمہ نہیں ہے بلکہ پادری ڈے اوبل نے خود تحریر کیا تھا۔ اِس گیت کی راگ اُن کے آبائی ملک جرمنی کی ایک عوامی دھن ہے۔

۱۰۸ خوش ہو! خوش ہو! مسیح اب پیدا ہُوا۔
* ۱۲۳ یسوع نام کی دے دوہائی۔
* ۱۳۲ مُبارک ساعت دُعا کی۔
* ۱۳۳ رہ میرے ساتھ اب ہوا چاہتی شام۔
* ۱۳۸ حمد تیری اے باپ تُو نے بخشا ہم کو۔
* ۱۴۱ خُدا نے ایسی شدت سے جہان کو کیا پیار۔
* ۲۵۹ رب فرماتا وہ دِن آتا جب میرے لوگ ہوں گے۔

رابنسن :- پادری رابرٹ رابنسن۔ ۱۷۳۵ء ۔ ۱۷۹۰ء

انگریز۔ کیلونی میتھوڈسٹ۔ بعد ازاں بپٹسٹ

پادری ہونے کے علاوہ مسٹر رابنسن زمیندار اور اجناس و کوئلے کے سوداگر بھی تھے۔ تاہم وہ ہفتہ کے دوران متواتر بشارتی خدمت انجام دیتے

رہے۔ ان کی بچپن اور جوانی کی زندگی گندی تھی۔ شاید گیت نمبر ۹۸ کا انگریزی گیت جو انہوں نے قریباً ۱۷۵۸ء میں لکھا ان کی اپنی آپ بیتی ہے۔

۹۸ - اَے خُدا کمال کے چشمے مجھ کو حمد کی طاقت دے۔

رابنسن :- عزت مآب بشپ جان ویزلی رابنسن ۱۸۴۶ء ۔ ۱۹۲۷ء

امریکی۔ میتھوڈسٹ مشنری

پادری رابنسن ۱۸۹۲ء میں ہندوستان تشریف لائے اور لکھنو چرچ کے پاسبان مقرر ہوئے۔ وہ "لکھنو پبلشنگ ہاؤس" کے ایجنٹ اور "کواکب ہند" کے مُدیر بھی تھے۔ نیز وہ لکھنو ڈسٹرکٹ کے سپرنٹنڈنٹ بھی رہے۔ ۱۹۱۲ء میں وہ بشپ مقرر ہوئے۔ "انہیں تفصیلات اور اصولات پر پُورا عبور حاصل تھا۔ اور وہ ایک قابلِ منتظم تھے۔ وہ لوگوں کے ساتھ بڑے صبر کے ساتھ پیش آتے اور اُن کے مسائل بڑے تحمل سے سنتے تھے۔" ۱۹۲۶ء میں سبکدوشی کے بعد بھی وہ ہندوستان میں ہی اقامت پذیر رہے اور وہ ہمیشہ لوگوں کی مدد کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ انہوں نے نینی تال میں وفات پائی۔ وہ بہت سے گیتوں کے مصنف تھے۔

* ۱۲۴ - یسوع کی آواز میں سُنتا۔

رافائیل :- بی۔ پران دتہ رافائیل۔ ۱۹۰۲ء

پاکستانی۔ میتھوڈسٹ۔ بعد ازاں رومن کاتولیک

پران دتہ میتھوڈسٹ گھرانے میں پیدا ہوئے اور بعد ازاں رومن کاتولیک ہوگئے اور اپنا نام رافائیل رکھا۔ اب وہ روورس ضلع سیالکوٹ میں مناد ہیں۔ ۱۹۲۷ء میں اُنہوں نے گیتوں کی کتاب شائع کی جس میں ۲۷ گیت تھے۔ اس کے بعد انہوں نے اور بھی گیت لکھے جو اُن کی گیت کی کتاب میں شامل کئے جا چکے ہیں۔ اُن کے گیت جو کہ خاص طور پر مسیح کے جسمانی دکھ اور اُس کی محبت کے بارے میں ہیں دیہاتی مسیحیوں میں بڑے مقبول ہیں۔

۱۵۴- اگے اکھیاں صلیب دا نشان رکھے۔
۱۵۹- بول شمعون والا لنگھیائے کولدی۔
۱۶۱- میرے من وچ آ وس توں۔
۱۷۶- دل یسوع والے پریم نال کیوں نہیں رنگدا۔
۱۸۲- دیکھو صلیب یسوع موہڈے تے چائی جا ہندا۔
۱۸۵- سُراں نوں ملا کے۔ ہیلیلویاہ گا کے۔ عید نوں منانا۔
۱۸۷- سُن لے پکار اساڈی عالی دربار والے۔

راکی :- پادری نوبل لی راکی۔ ڈی۔ ڈی ۱۸۵۷ء۔ ۱۹۲۴ء

امریکی۔ میتھوڈسٹ مشنری

پادری راکی کلمبس، اوہایو (امریکہ) میں پیدا ہوئے۔ وہ ۱۸۸۴ء میں

شادی کے چند دن بعد ہندوستان تشریف لائے۔ انہوں نے سب سے پہلے بجنور (یو۔پی) میں خدمت انجام دی۔ پھر صحت کی خرابی کی بنا پر وہ دو تین سال کے لئے پہاڑی علاقہ میں خدمت کرتے رہے۔ ۱۸۸۹ء میں انہیں کانپور تبدیل کر دیا گیا۔ انہوں نے اُتر پردیش کے پانچ مختلف مقامات اور مظفر پور (بہار) میں بھی خدمت انجام دی۔ اُن کی آخری تقرری ۱۹۲۲ء میں نینی تال کے مقام پر ہوئی۔ لیکن بلندی نے اُن کے دل پر اثر کیا اور وہ بریلی کے مقام پر ۱۹ جون ۱۹۲۴ء کو وفات پا گئے اور وہیں دفن ہوئے۔ وہ گیت گانے میں بڑی اچھی طرح راہنمائی کرتے تھے۔ انہوں نے ترقی پذیر کلیسیا کے لئے رُوحانی گیتوں کی ضرورت کو محسوس کیا۔ انہوں نے کل ۱۶ گیتوں کا ترجمہ کیا جن میں سے ۵ "گیت کی کتاب" (۱۹۳۳ء) میں شامل ہیں۔ وہ بشپ سی۔ ڈی راکی کے والد ماجد تھے۔

* ۱۱۵- جب کرتا ہوں میں کروس پر دھیان۔
* ۱۱۹- یسوع کے پیچھے کون ہو لیتا؟
* ۱۴۲- عمدہ ہیں وہ چھوٹے ہاتھ۔

رسا :- برگیڈیر ایلیاس داس رسا۔ ۱۸۸۴ء

ہندوستانی۔ مکتی فوج

برگیڈیر رسا ایک اُدیچے برہمن خاندان میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد ایشور داس مکتی فوج کے کمشنر بوتھ ٹکر کی تبلیغ سے مسیحی ہوئے۔ رسا اور اُن کے بھائی اور بہن بھی مسیحی ہو گئے۔ اُن کے بھائی بالآخر پادری بنے اور

بہن نرس۔ لیکن وہ خود مکتی فوج کے ٹریننگ سنٹر میں داخل ہوئے۔ شروع میں انہیں اُمید تھی کہ انہیں ترقی مل جائے گی اور انگلستان بھیجا جائے گا، اِس لئے وہ کمشنر سُکھ سنگھ بلودرز کے ضبط و نظم کو ماننے سے انکار کر دیتے تھے۔ وہ انہیں کہا کرتا تھا۔ "اَے اعلےٰ ذات لڑکے! جھاڑو لو اور فرش صاف کرو"۔ لیکن اُن کا دل تبدیل ہو گیا اور وہ اِن پست کاموں میں بھی خوشی محسوس کرنے لگے۔ ان کی شادی اُن کی ایک ہم وطن یتیم لڑکی مریم کے ساتھ ہوئی جو مکتی فوج کے وسیلہ سے یتیم ہی تھی اور جسے مکتی فوج ہی نے پالا تھا۔ وہ بریگیڈیر کے عہدہ تک پہنچے اور اب وہ امرتسر میں سبکدوشی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

بریگیڈیر رسا نے متعدد گیت لکھے۔ ۱۹۳۵ء میں انہوں نے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے لاہور میں آل انڈیا مسیحی مشاعرہ میں پہلا انعام حاصل کیا اور ۱۹۶۴ء میں گورنمنٹ پنجاب (چندی گڑھ) نے انہیں ۳۰۵ روپے کا انعام دیا۔ گو وہ اب نابینا ہیں لیکن پھر بھی اپنے شاگردوں کو گیت لکھواتے رہتے ہیں۔ گیت نمبر ۱۹۶، انہوں نے ۱۹۴۰ء میں لکھا جبکہ امرتسر میں روحانی بیداری کے اجتماعات منعقد ہو رہے تھے۔ اُن کے بہت سے گیت ہندوستان میں بڑے مشہور ہیں۔

۱۹۶۔ دِل جس نے مسیح کو دیا ہی نہیں۔

ریڈمن:۔ مس کرسس ریڈمن ۱۹۶۲ء میں وفات پائی۔
ایک انیگلیکن مشنری کی دختر

مس ریڈمن اور اُن کی ہمشیرہ روتھ نے ہندوستان کے ضلع پالم پور میں کوہستانی لوگوں میں اور لاہور کے نزدیک قصور کے مقام پر اسپتالیں بنانے والوں میں خدمت کی۔ کہا جاتا ہے کہ "اُن کے لئے ہندو پاک کی سرحد نہیں تھی"۔ مس ریڈمن کافی سالوں تک سیالکوٹ کنونشن سے وابستہ رہیں اور اُس کی "دُعائیہ کمرہ کی کمیٹی" کی کنوینر تھیں۔ گیت نمبر ۲۶۴، سی۔ ایس۔ ایس۔ ایم کے ایک کورس کے مطابق ہے اور ۱۹۵۴ء کے سیلاب کے دوران لکھا تھا۔

* ۲۶۴۔ گھر نادان نے ریت تے بنایا۔

رینکن:۔ پادری جبر مایہ ایمز رینکن۔ ۱۸۲۴ء۔ ۱۸۹۴ء
امریکی۔ کانگریگیشنلسٹ

پادری رینکن کئی سالوں تک ہورڈ یونیورسٹی، واشنگٹن کے صدر رہے۔

۱۴۲۔ عمدہ ہیں وہ چھوٹے ہاتھ۔

سٹاکٹن :- مسز مارتھا مٹلڈ سٹاکٹن - ۱۸۲۱ء - ۱۸۸۵ء

امریکی - کلیسیا نامعلوم

مسز سٹاکٹن ایک پادری کی بیوی تھیں - جب وہ نوجوان تھیں تو انہیں ایک غرب الہندی عورت نے مشنریوں کے بارے میں کہانی سنائی - اُس کہانی کو سُن کر اُن کے دل میں بھی تحریک پیدا ہوئی کہ وہ بھی دوسروں کو انجیل کی خوشخبری سنائیں گی - گیت نمبر ۱۴۱ انگریزی زبان میں ۱۸۷۱ء میں تحریر ہُوا -

۱۴۱ - خُدا نے ایسی شدت سے جہاں کو کیا پیار -

سٹوکس :- ایلوڈ - ایچ سٹوکس - ڈی - ڈی - ۱۸۱۵ء - ۱۸۹۵ء

امریکی - کلیسیا نامعلوم

اُن کے متعلق مزید اطلاعات نایاب ہیں -

۱۳۵ - رُوح الٰہی رُوح مُقدّس، اب چمکا تو اپنا نُور

سفیر :- منشی حسن علی سفیر

تقریباً ۱۸۶۴ء تا ۱۸۹۲ء کے زمانہ میں زندہ تھے -

ہندوستانی - پریسبیٹرین

منشی حسن علی، ریاست اُلور - راجستھان میں پیدا ہُوئے - وہ بغیر کسی

استاد کی مدد کے کتابوں کا مطالعہ کرنے سے ہی مسیحی ہوئے - چھ ماہ کی آزمائشی مدت کے بعد انہیں ۱۸۶۴ء میں نصیر آباد کے مقام پر بپتسمہ دیا گیا - سکاٹ لینڈ کے یو - پی چرچ نے راجستھان میں ۱۸۶۱ء میں تبلیغ کا کام شروع کیا تھا اور حسن علی ان کا دوسرا پھل تھا - پہلا ایک ہندو تھا - ۱۸۶۷ء میں انہوں نے ایک لڑکی سے جو پہلے مسلمان تھی اُن کے وسیلہ سے مسیحی ہوئی تھی - شادی کی اور اُس کے بعد ہی اُن کی گواہی میں زور پیدا ہُوا، اور پھلدار ثابت ہوئی - ۱۸۶۷ء میں مشن نے انہیں جے پور کا "مقامی ایجنٹ" اور ۱۸۷۳ء میں نصیر آباد کے علاقہ کا مناد مقرر کیا - وہ ایک قابل اور مؤثر واعظ تھے - ۱۸۷۹ء میں انہوں نے مشن کی خدمت سے استعفیٰ دے دیا اور اُن کی اپنی درخواست پر انہیں الور واپس جانے کی اجازت دی گئی تاکہ وہ اپنے لوگوں میں گواہی دیں - اب مخالفت مر چکی تھی اور الور کے لوگوں نے مشن کو وہاں پر کام کرنے کی دعوت دی - مشن نے حسن علی کو وہاں کا مناد مقرر کیا - شروع میں اُن کے گھر میں ہی عبادتیں شروع کی گئیں - ۱۸۸۶ء میں انہیں تبلیغ کا لائسنس دیا گیا مگر اس بات کا کوئی ریکارڈ نہیں ملتا کہ کبھی اُن کو پادری بھی مقرر کیا گیا تھا -

۱۸۸۸ء میں انہوں نے بائبل کلاس شروع کی جس میں تقریباً ۲۵ لڑکے تھے - اِسی سال انہوں نے ایک کتاب "Christian Evidence" کا اُردو میں ترجمہ شروع کیا - "منشی اب بوڑھے ہو رہے ہیں اور اس قسم کا کام ملنے سے جو عین ان کے مزاج کے مطابق ہے بڑے خوش ہیں - یہ نہ صرف اُن کے اپنے ایمان بلکہ دوسروں کے ایمان کو بھی مضبوط بنانے میں بڑا مددگار ثابت ہوا ہے" - یہ آخری حوالہ ہے جو مشن کے ریکارڈ میں حسن علی

کے بارے میں ملتا ہے۔ لیکن صفدر علی صفدرؔ "غذائے رُوح" (۱۸۹۲) کے گیتوں کے مصنفین پر دیباچہ لکھتے وقت انہیں مرحوم نہیں لکھتے۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس وقت زندہ تھے۔

منشی حسن علی نے سفیرؔ کا تخلص ۱۸۸۲ء سے پہلے اختیار کیا تھا۔ انہوں نے ایک گیت کی کتاب "گلدستۂ سفیر" شائع کی۔ وہ کچھ عرصہ تک "نورافشاں" (لدھیانہ) کے مدیر بھی رہے۔ اُن کے ۱۵ گیت "غذائے رُوح" میں شائع ہوئے۔ اُن کے گیتوں میں الٰہی معافی کی عجیب حقیقت اور زندگی کی بے ثباتی پر گہرے احساس کا اظہار ہوتا ہے۔ اُن کی اردو شاعری کا مقام بہت بلند ہے۔

۲۱۶۔ درِ پاک سے تیرے میں جاؤں کہاں؟

۲۲۸۔ میرے دِل میں یاد اُسی کی ہے۔

۲۴۰۔ شفا دستِ کرم سے اس کے پائے جس کا جی چاہے۔

سکروؔن :- جوزف سکروؔن - ۱۸۲۰ء - ۱۸۸۶ء

آئرش کینیڈین - بپٹسٹ

مسٹر سکروؔن نے آئرلینڈ سے ہجرت کر کے کینیڈا میں سکونت اختیار کی اور وہاں پر تھوڑا بہت درس و تدریس کا کام کیا۔ جب اُن کی شادی کی بات چلی تو اُنہوں نے اصرار کیا کہ ان کی منگیتر غوطہ کا بپتسمہ لے، لیکن اُسے نمونیہ ہوگیا اور وہ مر گئی۔ گیت نمبر ۱۲۵ کا انگریزی گیت انہوں نے اپنی منگیتر کی ماں کو تسلی دینے کے لئے لکھا۔ یہ ۱۸۸۵ء میں شائع ہُوا لیکن بہت عرصہ تک معلوم نہ تھا کہ اس کا مصنف کون ہے تاوقتیکہ سکروؔن نے خود اعتراف

نہ کیا کہ "خداوند نے اور مَیں نے مل کر لکھا ہے"۔ وہ عجیب و غریب کریکٹر کے مالک تھے، لیکن لوگوں کی مدد کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ وہ غریب اور بیمار لوگوں کے لئے لکڑیاں کاٹا کرتے اور انہیں اپنے کپڑے تک دے دیتے تھے۔

۱۲۵۔ یسوع کیا ہی دوست پیارا۔

شاکرؔ :- پیارا لال شاکرؔ - ۱۸۹۰ء - ۱۹۵۶ء

ہندوستانی - شاید انیگلیکن

شاکرؔ کے والد آسرا پور اٹاری میں مبشر تھے۔ شاکرؔ مصنف، شاعر، عالم، ناول نگار، مترجم اور اردو فارسی کے جیّد عالم تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اُنکی شاعری اقبال کی شاعری کے ہم پلّہ ہے۔ وہ متعدد رسالوں کے مدیر تھے۔ مثلاً تحفۂ سرحد" (بنوں) "صدائے بشیر" (گجرات) "ادیب" اور "العصر" (الہ آباد) انہوں نے مسیح کی پیدائش پر ایک بڑی طویل نظم لکھی جس کا عنوان ہے "شہزادہ" انہوں نے اپنی آخری عمر فیض بازار (دہلی) کے نزدیک "بڑی عیسائی بستی" میں بڑی غربت میں بسر کی۔ اُن کی موت سے کچھ عرصہ پیشتر حکومت ہند نے مولانا ابوالکلام آزاد کی وساطت سے اُن کی ادبی خدمت کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے لئے پینشن مقرر کر دی تھی۔

۱۹۳۔ آج روشن اِس جہاں میں اِک ستارہ ہوگیا۔

شیپرڈ :- مس این شیپرڈ - ۱۸۰۹ء - ۱۸۵۷ء

انگریز - اینگلیکن

مس شیپرڈ ایک حلقہ کے پادری کی بیٹی تھیں - انہوں نے بچّوں کیلئے ۶۴ گیت لکھے - گیت نمبر ۱۵۰ کا انگریزی گیت ۱۸۳۶ء میں لکھا گیا اور دو سال بعد ۱۸۳۸ء میں رابرٹ مفٹ، جو کہ مشنری ڈیوڈ لونگسٹون کے سسر تھے، انہوں نے اِس کا بچوانہ زبان میں اپنی جنوبی افریقہ کی کلیسیا کیلئے ترجمہ کیا۔

۱۵۰- ہزارہا لڑکے کھڑے ہیں خُدا کے تخت کے پاس۔

صَرف :- ماسٹر ایچ - ایم صَرف سہوترہ - ۱۹۱۲ء

پاکستانی - چرچ آف پاکستان

ماسٹر صَرف کلارک آباد میں پیدا ہوئے - ورنیکلر فائنل پاس کرنے کے بعد اُنہوں نے جے - وی کی ٹریننگ لی - ۱۹۳۱ء میں ادیب عالم، ۱۹۳۴ء میں منشی فاضل اور ۱۹۴۰ء میں میٹرک پاس کیا - وہ سنسکرت، عربی، یونانی اور انگریزی جانتے ہیں - وہ سینٹ پیٹر ہائی سکول کلارک آباد میں مدرس ہیں - جب وہ دوسری جماعت میں تھے تو انہوں نے شعر کہنے شروع کئے - لیکن جب وہ آٹھویں جماعت میں تھے تو قاضی خیر اللہ سے فن شعر گوئی سیکھا (دیکھئے قاضی) اور "نور افشاں" میں اُن کا کچھ کلام شائع ہوا - ۱۹۴۵ء میں جناب عابد مسیح میرٹھی نے انہیں چھوٹے "علامہ" کا خطاب دیا - انہوں

نے مختلف مسیحی رسائل میں مدیر کی حیثیت سے بھی خدمت انجام دی ہے - انہوں نے گیتوں کا ایک مجموعہ ۱۹۲۹ء، ۱۹۳۷ء، ۱۹۴۹ء اور ۱۹۷۲ء میں شائع کیا اور دو مسیحی ڈرامے بھی لکھے - وہ اِس بات میں بڑے محتاط ہیں کہ اُن کے گیت علمِ الٰہی کے عین مطابق ہوں - اِس سلسلے میں وہ اپنے گیت پادری جلال الدین (حال جگادھری) اور پادری برکت اللہ کے پاس تصحیح کے لئے بھیجتے رہے -

انہوں نے گیت نمبر ۲۷۶ قاضی خیر اللہ کی درخواست پر ۱۹۳۲ء میں ترن تارن (امرتسر) میں لکھا - یہ گیت "ہم بھارت ماتا کی سیوا میں تن من دھن کو لٹا دینگے" کی بھونڈی مسیحی نقل کے بدلے میں لکھا گیا اور جب بشپ ہیبر جی ترن تارن آئے تو اُس وقت بچّوں نے یہ گیت گایا - جب انہوں نے یہ گیت لکھا تو بالکل تنہا تھے -

۲۷۶- ہم نورِ خُدا کے ہیں بندے دُنیا کو نُور بنا دیں گے -

۲۷۷- بندۂ منجی جہاں غیر سے کیوں دعا کرے -

ضیا :- ماسٹر کے - آر ضیا ۱۹۲۰ء

پاکستانی - یونائیٹڈ پریسبیٹرین

ماسٹر ضیا داؤدھار، ضلع فیروز پور میں پیدا ہوئے اور ڈسٹرکٹ بورڈ سکول موگا اور موگا ٹریننگ سکول میں تعلیم حاصل کی - انہوں نے موگا سے جے - وی کیا اور وہاں تعلیم دینے لگے - پھر ایس - وی کیا اور ۱۹۴۶ء میں سی - ٹی - آئی سیالکوٹ آ گئے - ۱۹۶۸ء میں وہ یو - پی چرچ

کے اُن لوگوں میں شامل ہو گئے جو کہ پادری کے۔ ایل ناصر کے حامی ہیں۔ اُنہوں نے ۱۹۴۸ء میں مس نذیر اُلفت سے شادی کی اور اُن کے چار بچے ہیں۔ انہوں نے شاعری اپنے والد سے سیکھی جو کہ پنجابی کے شاعر ہیں اور قصور میں اقامت پذیر ہیں۔ انہوں نے موگا میں شاعری شروع کی اور جب وہ چھٹی جماعت میں تھے تو بچے اُن کے لکھے ہوئے گیت گاتے تھے۔ ۱۹۴۶ء میں انہوں نے ہندوستان کے مشہور شاعر پنڈت بھوورام جوش کو اپنی شاعری دکھائی۔ جوش نے ان کی حوصلہ افزائی کی اور کہا "اگر مشق جاری رکھو گے تو ایک دِن اچھے شعر کہنے لگو گے"۔ انہوں نے موسیقی بھی سیکھی۔ اس سلسلے میں ایس۔ ایس ہارجے جو کہ ایک مشہور ریڈیو سنگر ہیں اُن کے استاد رہے ہیں۔ وہ ایک قابل باجہ نواز ہیں اور دھنیں خود تیار کر سکتے ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں انہوں نے پاکستان میں پہلا مسیحی مشاعرہ منعقد کیا۔ انہوں نے سیالکوٹ میں "بزم ادب" کا اجرا بھی کیا جس کے وہ آٹھ سال تک صدر رہے۔ اس تنظیم نے ہر سال بڑے دن اور ایسٹر کے موقع پر مشاعرے منعقد کئے اور مسیحی سکولوں میں بچوں کو گیت سکھائے۔ انہوں نے تین کتابیں بھی شائع کیں۔ "نغمۂ زندگی" اور "ترانۂ زندگی"۔ یہ دونوں گیت کی کتابیں ہیں اور "کرنیں" نوآموز کے لئے کہانیوں کی کتاب ہے۔ انہوں نے قریباً ایک درجن ڈرامے لکھے ہیں۔ کئی سالوں تک وہ سیالکوٹ کنونشن میں کوائر (گیت گانے والوں کی جماعت) کی رہبری کرتے رہے۔ ۱۹۵۴ء میں جب پادری رابرٹ کنگز نے گیت نمبر ۲۱۸ کنونشن کے موقع پر گایا تو انہوں نے گیت کا آخری بند لکھا۔ اُنہوں نے ۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۴ء کی کنونشنوں کے موقع پر گیت نمبر ۲۳۱ اور ۲۳۵ اُن کنونشنوں کے مضامین کے مطابق لکھے۔

گیت نمبر ۲۰۴ پہلی بار گھٹیالیاں کے مقام پر جو کہ بدوملہی کے نزدیک ہے ایک یوتھ کیمپ میں گایا گیا۔ اِس کیمپ کے مضمون کا تعلق یسعیاہ باب ۶۱ سے تھا۔ گیت نمبر ۲۲۴، حاجی پور میں ۱۹۵۴ کی یوتھ ریلی کے موقع پر لکھا گیا۔ نوجوان ایک نالا کے کنارے جمع تھے اور ماسٹر ضیا نے اُن کے ساتھ بیٹھے ہوئے یہ گیت لکھا اور اُسی وقت اُن کو سکھایا۔ گیت نمبر ۲۳۴ ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ مقبول ہوا اور غالباً یہ اسی سال لکھا گیا تھا۔ گیت نمبر ۱۹۷، ۲۰۴، ۲۰۶، ۲۱۳، ۲۳۳ اور ۲۳۴ فلمی راگوں پر ہیں۔ اور گیت نمبر ۲۳۵ اور ۲۴۰ فوجی دھنوں پر ہیں۔ گیت نمبر ۱۹۷، ۲۱۳ اور ۲۳۳ کی راگیں جن فلمی گیتوں پر ہیں، وہ حسب ذیل ہیں:-

"جانے بھی دو دلربا"۔ گیت ۱۹۷

"محبت ہی نہ جو سمجھے" گیت ۲۱۳

"نہ یہ چاند ہوگا نہ تارے رہیں گے" گیت ۲۳۳

ماسٹر ضیا کے اکثر گیت بڑے پُرجوش ہیں اور نوجوانوں کے لئے بڑی کشش رکھتے ہیں، خاص طور پر لڑکوں کے لئے۔

۱۸۸- پنچن کلیاں پھلاں دے وَجن ساج جی

۱۹۷- بندوں کی سن لے دُعا اے خُدا جلد آ۔

۲۰۴- مسیحا میری دنیا کو جگا دے۔

۲۰۶- تم یسوع کے ایلچی ہو۔ دنیا کو خوشخبری دو۔

۲۱۰- زندہ ہے اب اور زندہ رہے گا میرا منجی پیارا۔

۲۱۳- جوانی کے دنوں میں جو خدا کو یاد کرتے ہیں۔

۲۲۴- گھر گھر میں انجیل سنائیں گے۔

۲۳۴- مسیح کے واسطے مسیحی نوجوان شہید ہو۔
۲۳۵- آؤ ساتھ مسیح کے مل کر دُکھ اُٹھائیں۔
۲۴۷- یسوع کے پیارے قدم تو بڑھائے جا۔
۲۷۴- رُوح ہے پاک خُدا کی مجھ پر۔
۲۱۸ (آخری بند) کیا کچھ تارن ہار کیا ہے۔

طالب :- پادری طالب الدین۔ ۱۸۶۱ء۔ ۱۹۱۷ء

پنجابی۔ پریسبیٹرین

پادری طالب کا اصلی نام محمد بخش تھا۔ وہ جگراؤں، ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ پادری اے ٹھاکر داس نے اپنی کتاب "خداوند مسیح کے نورتن" صفحات ۸۹-۱۰۰ پر اُن کی تبدیلی کی داستان تفصیل سے بیان کی ہے۔ یہ باتیں قابلِ غور ہیں (۱) وہ کسی بدیشی مشنری کے وسیلے سے نہیں بلکہ ایک ہندوستانی پادری احمد شاہ کے وسیلے سے حلقۂ مسیحیت میں داخل ہوئے۔ (۲) مسز احمد شاہ جو کہ خود ایک زبردست مغنیہ تھیں اُن کا بھی اس تبدیلی میں ہاتھ تھا۔ جب مسز احمد شاہ نے ایک پُرانا گیت "میرا نہیں کوئی مددگار یا مسیح" (از عاصی) گایا تو بہت متاثر ہوئے (۳) مذکورہ کتاب یہ بیان کرتی ہے کہ انہیں قریباً ۱۸۸۱ء میں بپتسمہ دیا گیا اور فوراً لدھیانہ بھیج دیا گیا، لیکن اُن کی دختر مسز ایچ۔ ڈی۔ وارث کا کہنا ہے کہ انہوں نے قریباً ۱۸۷۶ء میں بپتسمہ لیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پادری احمد شاہ نے انہیں اپنے بیٹے کی طرح پالا تھا۔ وہ لدھیانہ کے سکول میں داخل ہوئے اور ۱۸۸۸ء میں میٹرک پاس کیا اور

پھر ۱۸۹۲ء میں ایف۔ سی کالج لاہور سے بی۔ اے کیا۔ اُسی سال بٹالہ ضلع گورداسپور میں اُن کی شادی ہوئی۔ اُنہوں نے سہارنپور سیمنری میں علم الٰہی کی تعلیم حاصل کی۔ بعد میں وہ سیمنری میں تین سال تک تعلیم دیتے رہے۔ پھر انبالہ میں پاسبان مقرر ہوئے۔ بعد میں تھنیبر اور آخر میں نولکھا چرچ لاہور کے ۱۸۹۹ء سے ۱۹۱۷ء تک پاسبان رہے۔ آج بھی نولکھا چرچ کی ویسٹری میں اُن کی تصویر ایک نمایاں جگہ پر آویزاں ہے۔ وہ ۱۹۱۷ء میں شمالی ہند کے پریسبیٹرین چرچ کی جنرل اسمبلی کے ماڈریٹر مقرر ہوئے مگر اُن کی موت نے انہیں یہ ذمہ داری سنبھالنے کی مہلت نہ دی۔

پادری طالب الدین ایک زبردست واعظ اور مُصنّف تھے۔ وہ کچھ عرصہ تک رسالہ "ترقی و تجلی" کے مدیر بھی رہے۔ اُن کے سب سے بڑے فرزند پادری آر۔ این طالب الدین ۱۹۳۶ء سے ۱۹۶۳ء تک سہارنپور سیمنری کے پرنسپل تھے۔ انہوں نے صرف تین گیت لکھے، دو اردو میں اور ایک پنجابی میں۔ گیت نمبر ۱۵۷، جو کہ پنجابی میں بڑے دن کا سب سے مقبول گیت ہے، غالباً ۱۸۸۸ء میں اپنے کالج کے زمانہ میں لکھا تھا۔ یہ "پنجابی بھجن" (۱۸۹۰) میں شامل ہے۔

۱۵۷- آیا یسوع یار اساڈے پاس

عاصی :- میر شجاعت علی عاصی۔ ۱۷۹۱ء / ۱۸۶۵ء

ہندوستانی۔ بپٹسٹ

شجاعت علی اودھ میں پیدا ہوئے۔ وہ نواب اودھ کے ایک دولتمند

حکیم کے بڑے بیٹے تھے۔ ۱۸۲۲ء میں باپ کی موت پر انہیں بہت بڑی جائداد ملی اور اُنہوں نے سیاحت کا فیصلہ کیا۔ وہ کلکتہ آئے اور اتفاق سے بواسٹریٹ کے پاس بپٹسٹ گرجے کے نزدیک سے گذرے جب کہ مسٹر ایوسٹس کیری پیغام دے رہے تھے۔ لیکن جب واعظ نے یسوع کو ابن اللہ کہا تو وہ غصہ میں بھر گئے۔ وہاں سے چلتے وقت ایک منادنے اُنکے ہاتھ میں ہندوستانی کا نیا عہدنامہ پکڑادیا۔ چند ہفتے بعد وہ واپس اُسی جگہ آئے اور جب گرجے میں کسی کو نہ پایا تو گرجے کے زینہ پر کوئلہ سے یہ عبارت لکھی۔

"مَیں شجاعت علی آپ سے ملاقات کے لئے آیا، لیکن آپ یہاں موجود نہیں تھے۔ جب آپ آئیں تو میرا انتظار کریں۔" مسٹر ایوسٹس کیری نے اُن کا انتظار کیا لیکن جب ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہ بہت کم بنگالی بول سکتے ہیں۔ انہوں نے ان کا تعارف ڈاکٹر ییٹس سے ہاوڑہ کے مقام پر کرایا۔ وہ ہندوستانی بولتے اور سمجھتے تھے۔ ڈاکٹر ییٹس نے ۸ مئی ۱۸۲۴ء میں انہیں دریائے ہگلی میں بپتسمہ دیا۔ سینکڑوں ہندوستانی دریا کے کنارے بپتسمہ کی رسم کو دیکھنے کے لئے جمع ہوگئے۔

بپتسمہ کے بعد انہیں بپٹسٹ مشن کے پریس سیرام پور میں بطور کمپوزیٹر شعبۂ فارسی میں تعینات کیا گیا۔ وہاں ان کی ملاقات یقیناً مشہور زمانہ ڈاکٹر ولیم کیری سے ہوتی رہی ہوگی۔ لیکن اُن کی صحت گر گئی اِس لئے انہوں نے پریس کے منیجر مسٹر پیرس سے واپس گھر جانے کی اجازت چاہی۔ بالآخر مسٹر پیرس رضامند ہوگئے اور وہ چند منادوں کے ساتھ پیدل چل پڑے۔ وہ راستے میں گاؤں گاؤں منادی کرتے اور انجیل کے حصے تقسیم کرتے جاتے تھے۔ جب وہ اپنے گاؤں کے نزدیک پہنچے تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے

انتظار کرنے کے لئے کہا اور خود اکیلے آگے بڑھ گئے۔ اُن کو دیکھتے ہی اُنکے رشتہ دار چلائے "بڑا مرزا آگیا ہے۔ حقہ لاؤ اور سازندوں کو بلاؤ تاکہ ہم خوشی منائیں۔"

"حقہ نہیں" شجاعت علی نے جواب دیا اور گواہی دی کہ وہ مسیحی بن چکے ہیں۔ اس پر اُن کے رشتہ داروں نے انہیں قتل کرنے کی دھمکی دی لہٰذا وہ واپس کلکتہ گئے۔ وہاں اُن کا آرڈینیشن ہوا وہ کئی سالوں تک بپٹسٹ مشن کے مبشر کے طور پر خدمت انجام دیتے رہے۔ ۱۸۳۲ء میں وہ اپنی صحت کی خرابی کی بنا پر کچھ عرصہ کے لئے مونگھیر گئے، لیکن زندگی کا باقی حصہ وہ کلکتہ اور اس کے گردونواح ہی میں خدمت انجام دیتے رہے تھے۔ مسٹر پیرس نے بیان کیا کہ "وہ بڑے مؤثر واعظ ہیں اور اتنی پاکیزہ زندگی بسر کرتے ہیں کہ سب انکی تعریف کرتے اور انہیں پیار کرتے ہیں۔" وہ ۷۶ سال کی عمر میں ہیضہ کا شکار ہوکر فوت ہوئے۔ وہ اپنی بیوی بانو کے پہلو میں کلکتہ کے سرکلر روڈ والے قبرستان میں دفن ہوئے۔ ان کی قبر آج بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

چونکہ میر شجاعت علی ایک امیر مسلم خاندان سے تھے اس لئے اُنہیں عربی و فارسی میں بڑی اچھی تربیت ملی تھی۔ انہوں نے اپنا تخلص عاصی رکھا تھا۔ اُن کے دس گیت "غذائے رُوح" (۱۸۹۲) میں اور اٹھارہ "زبور اور گیت" (۱۹۲۳) میں شامل ہیں۔ اِن میں سے چند بنگالی اُردو میں ہیں۔ اُنکے ایک گیت کا جو کہ سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب میں تو نہیں ہے، پادری طالب الدین کی تبدیلی میں بڑا ہاتھ تھا (دیکھئے طالب) گیت نمبر ۲۶۹ ایک طویل گیت کی پہلی اور ساتویں آیات پر مشتمل ہے، لیکن اس میں معمولی سی تبدیلی کی گئی ہے۔ آج کل جتنے شعراء کے گیت اردو میں گائے جاتے ہیں عاصی

اُن سب سے کہیں قدیم ہیں۔

۲۲۲ - گناہوں کو اپنے جو ہم دیکھتے ہیں۔

۲۴۲ - یارب تیری جناب میں ہرگز کمی نہیں۔

۲۴۴ - مَیں یسوع کی مصیبت جس دم تمہیں سناؤں۔

۲۶۹ - سجدہ ہے میرا اس کو جو فرزندِ خدا ہے۔

عطارد :- ڈاکٹر میراں بخش عطارد۔ ۱۸۶۰ء۔ ۱۹۳۹ء

پنجابی - اینگلیکن، بعدازاں رومن کاتولیک

ڈاکٹر عطارد نارووال کے ایک قاضی خاندان کے فرد تھے۔ انہیں ۱۸۹۰ء سے پیشتر پادری رابرٹ کلارک نے یا پھر پادری رولینڈ ہیٹمن نے بپتسمہ دیا۔ وہ نارووال میں سول سرجن تھے۔ سی۔ ایم۔ ایس کی ۱۸۹۹ء اور ۱۹۰۳ء کی سالانہ رپورٹوں میں اُن کا ذکر ملتا ہے۔ ۱۹۰۵ء میں وہ کرنال میں تھے اور سی۔ ایم۔ ایس سنٹرل کونسل میں ایک عام آدمی کی حیثیت سے شریک ہوئے تھے۔ ۱۹۱۴ء-۱۹۱۸ء وہ لاہور کے سنٹرل جیل کے سپرنٹنڈنٹ رہے۔ وہ ۱۹۲۰ء میں سبکدوش ہوگئے۔ اس وقت وہ رومن کاتولیک بنے۔ اُنکی بہو مسز خوشحال خان نے جب کہ اُن کا لڑکا سخت بیمار تھا۔ ملتان سے سی۔ ایم۔ ایس کے پادری کو بلوایا۔ لیکن انہیں کوئی جواب نہ ملا۔ چنانچہ وہ رومن کاتولیک ہوگئیں اور اُن کے سسر نے بھی اُن کی پیروی کی۔ کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر عطارد بڑے کٹر رومن کاتولیک تھے۔ اُن کا خاص ادبی کام یہ تھا کہ انہوں نے بائبل مُقدس کا رومن کاتولیک ترجمہ عربی کی بائبل سے کیا۔ انہوں

نے کچھ گیت بھی لکھے جن میں سے چار "غذائے رُوح" ۱۸۹۲ء میں شائع ہوئے۔ انہوں نے لاہور میں وفات پائی اور جیل روڈ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ گیت نمبر ۱۶۴ "دِل رُبا" حصّہ دوم (۱۹۰۹ء) میں شامل ہے۔

۱۶۴ - جاگو مسیح دے پیاریو خوشیاں مناونے نوں۔

فرانسس :- سموئیل ٹریور فرانسس۔ ۱۸۳۵ء۔ ۱۹۲۵ء

انگریز - برادرن

مسٹر فرانسس سوداگر تھے۔ وہ ملک کے مختلف حصّوں میں سفر کرتے رہتے تھے اور سرِعام منادی بھی کرتے تھے۔

۱۳۹ - دیکھ محبت کا سمندر۔

فرحت :- منشی شنکر دیال فرحت - انیسویں صدی

ہندوستانی

منشی شنکر دیال خداوند مسیح کو بہت پیار کرتے تھے۔ لیکن انہیں بپتسمہ اِس لئے نہیں دیا گیا کیونکہ وہ اپنی دونوں بیویوں کو رکھنے پر مُصر تھے۔ وہ بھوگاؤں میاں پوری (یو۔پی) میں پیدا ہوئے اور ۲۷ سال تک امریکن مشن پریس لکھنؤ میں کام کرتے رہے۔ انہیں اردو، ہندی اور فارسی پر عبور حاصل تھا اور وہ ایک قابل مصنّف تھے۔ اُن کے ۳۲ گیت، جن میں گیت نمبر ۲۱۵ بھی شامل ہے۔ "غذائے رُوح" (۱۸۹۲ء) میں شائع ہوئے۔ لیکن گیت نمبر ۲۱۵ اِس سے پہلے کا ہے۔ کیونکہ مسیحی گیت کی کتاب کے ۱۸۷۹ کے ایڈیشن میں وہ شامل ہے۔

۲۱۵ - نہ پوچھو عزیزو کہ عیسیٰ ہے کب سے ؟

فیبر :- فریڈرک ولیم فیبر - ۱۸۱۴ء - ۱۸۶۳ء

انگریز - اینگلیکن، بعدازاں رومن کاتولیک

مسٹر فیبر نے قریباً ۱۵۰ گیت لکھے - اس نے رومن کاتولیک کلیسیا کو انگریزی گیتوں کی ایک ایسی کتاب مہیا کرنے کی کوشش کی جو کوپر اور ویزلی کی پروٹسٹنٹ گیت کی کتاب کا مقابلہ کر سکے - گیت نمبر ۱۴۸ پروٹسٹنٹ گیت گا سکتے ہیں کیونکہ اُس میں سے چند آیات نکال دی گئی ہیں اور چند کو تبدیل کر دیا گیا ہے -

۱۴۸ - زندہ ایمان بزرگوں کا -

فیلڈ بریو :- پادری آرنک فیلڈ بریو - ۱۸۴۸ء تا بعد از ۱۸۹۱ء

ہندوستانی میتھوڈسٹ، بعدازاں پریسبیٹرین

پادری آرنک میتھوڈسٹ کے ایک ابتدائی کارکن مسٹر جوزف فیلڈ بریو کے فرزند تھے جنہوں نے خود بھی مشرقی راگوں کے مطابق گیت لکھے تھے - اُنکی تعلیم ایک میتھوڈسٹ مشنری ولیم ہٹلر کی مرہونِ منت ہے جنہوں نے انہیں بڑے اصرار سے سکول بھیجا تھا - وہ شمالی ہند کانفرنس میں آزمائشی پاسبان کی حیثیت سے شامل ہوئے - وہ لکھنؤ، مراد آباد اور کانپور کی بڑی بڑی کلیسیاؤں کے پاسبان رہے - وہ پہلے ہندوستانی پاسبان تھے جنہیں ۱۸۸۷ء میں سنٹرل

کانفرنس کا رکن چُنا گیا - اُسی سال اُن کے کام کے متعلق ایک رپورٹ میں یوں لکھا ہے کہ "چار مختلف علاقوں کے مسیحیوں کے لئے کلاس میٹنگ اور منادی کا کام متواتر ہو رہا ہے - مسز فیلڈ بریو کا مستورات میں اثر و رسوخ خاص طور پر مدد کا باعث بنا ہے - بازاری منادی بھی متواتر کی جا رہی ہے" ۱۸۸۸ء میں اُنہوں نے الہ آباد کے لئے خدا کی بلاہٹ کو محسوس کیا، اِس لئے وہاں چلے گئے - وہ رسالہ "مخزنِ مسیحی" کے مدیر مقرر ہوئے اور شہر میں امریکن پریسبیٹرین مشن کی تبلیغی ذمہ داریاں بھی سنبھال لیں - سی - اے - آر جانوئیے کے ساتھ وہ اُس کمیٹی کے ممبر تھے جس کے صدر پادری ای - پی نیوٹن تھے اور جس نے "زبور اور گیت" ۱۸۹۱ء کا پہلا ایڈیشن شائع کیا تھا - مَیں ان کی اس کے بعد کی زندگی کے بارے میں مزید معلومات حاصل نہ کر سکا - اُن کے خاندان کی ایک رکن مسز آئی - ڈی کیلب نے جو کہ الہ آباد میں مقیم ہیں صرف یہ بتایا کہ اُن کی لمبی ریشمی ڈاڑھی تھی - جب مَیں بہت چھوٹی لڑکی تھی تو ایک مرتبہ ان کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگایا تھا - اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے الہ آباد میں کتڑا چرچ کے بھی پاسبان رہے تھے -

پادری فیلڈ بریو ایک بڑے قابل نغمہ نگار اور مترجم تھے - گیت کی کتاب" (۱۹۲۳) میں اُن کے ۹، گیت ہیں اور "زبور اور گیت" (۱۹۲۳) میں اُن کے ۲۲ گیت ہیں -

۱۰۳ - اُے گنہگار اے گنہگار کیوں غافل ہوتا ہے ؟

* ۱۰۴ - آتا ہوں صلیب کے پاس -

* ۱۰۹ - بھُول نہ مجھے پیارے یسوع -

* ۱۱۳ - تیری شیریں آواز میں سُنتا ہوں خُدا -

* ۱۱۶- جان میں نے اپنی دی۔
* ۱۲۱- یسوع پیارے مالک ہمارے۔
* ۱۲۵- یسوع کیا ہی دوست پیارا۔
۱۳۰- مسیح تُو میرا پیارا ہے۔
* ۱۳۵- رُوحِ الٰہی رُوحِ مُقدّس۔
* ۱۴۰- دِل کے داغ کو دھوئے کون؟
* ۱۴۵- میری زندگی تُوہے۔
* ۲۲۳- کیا مَیں خالی ہاتھ سے جاؤں؟
۲۲۵- مسیحا تو قدرت اب اپنی دکھا دے۔

قاضی :- پادری قاضی خیر اللہ - ۱۸۷۶ء - ۱۹۴۷ء

پاکستانی - انیگلیکن

پادری قاضی خیر اللہ چارسدہ ضلع پشاور میں ۱۸۷۰ء کے قریب پیدا ہوئے۔ وہ اپنے سکول کے زمانہ ہی سے پشاور کے قصہ خوانی بازار کے مسیحی کتب خانہ میں دلچسپی لیتے تھے۔ یہ کتب خانہ ایک سی۔ ایم۔ ایس مشنری ہگز نے قائم کیا تھا۔ مخالفت کے باوجود بھی جب وہ تین چار بار آئے تو انجیل فروش نے انہیں دعوت دیتے ہوئے کہا "شاہ جی شام کے کھانے پر تشریف لائیں اور دل بھر کر پڑھیں"۔ اس طرح وہ مسیح خداوند کے پاس آئے اور ۱۸۸۵ء اور ۱۸۹۰ء کے درمیان آل سینٹ چرچ پشاور میں بپتسمہ لیا۔ ایک اور مشنری ڈاکٹر ڈبلیو۔ جوکس نے بھی اُن کی تبدیلی میں حصّہ لیا تھا۔ پادری قاضی

خیر اللہ نے ۱۸۹۱ء میں سی۔ ایم۔ ایس مشن میں شمولیت اختیار کی۔ چونکہ اُنہوں نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا تھا اِس لئے انہیں دو بار گولی کا نشانہ بنانے اور ایک بار زہر دینے کی کوشش کی گئی۔ انہیں سب سے پہلے بٹالہ بھیجا گیا۔ وہاں انہوں نے اُردو سیکھی اور پھر سرحد واپس آ گئے۔ وہ پشاور نوشہرہ اور دوسری جگہوں پر کام کرتے رہے۔ انہیں ۱۹۰۷ء میں ڈگری اور ۱۹۱۱ء میں پریسٹ مقرر کیا گیا۔ وہ ان پہلے افغانوں میں سے ایک تھے جنہیں "پریسٹ مقرر کیا گیا"۔ وہ ۱۹۱۴ء تا ۱۹۲۴ء سینٹ جان ڈیونٹی کالج لاہور میں لیکچرار رہے۔ پھر امرتسر میں پاسبان مقرر ہوئے۔ اِس کے بعد بشپ لیفرائے ٹریننگ سکول کے جو انبالہ میں تھا اور پھر کلارک آباد میں پرنسپل مقرر ہوئے۔ اُس زمانہ میں کلارک آباد کے پاسبان پادری واعظ تھے (دیکھئے واعظ)۔ قاضی خیر اللہ خود بھی ۱۹۳۱ء سے کلارک آباد کے پاسبان تھے اور ۱۹۴۱ء میں وہاں ہی سے سبکدوش ہوئے۔ وہ شملہ سے پچاس میل دُور کوٹ گڑھ کے مقام پر ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء یعنی یومِ آزادی کے موقع پر فوت ہوئے۔ اِس سے پہلے وہ انگلینڈ گئے تھے اور اپنا حقہ بھی ساتھ لے گئے تھے۔

پادری قاضی عربی اور فارسی کے جیّد عالم اور فارسی کے بہترین شاعر تھے۔ انہوں نے اپنی سب سے پہلی اردو نظم فارسی میں لکھی اور پھر اُس کے فعل بدل دیئے۔ پنجابی بھی سیکھی اور اُس میں نظمیں لکھیں۔ انہوں نے ۴۶ کتابیں تحریر کیں۔ اِن میں سے کچھ پشتو اور فارسی میں تھیں۔ اِن میں دو لغات اور پشتو بائبل کا کچھ حصّہ بھی شامل ہے۔ اُنہوں نے ایک گیت کی کتاب "راحت افزا" بھی شائع کی جس کے ۱۹۳۱ء تک چھ ایڈیشن شائع ہو چکے تھے۔

گیت نمبر ۲۱۹ کی تاریخ بڑی دلچسپ ہے۔ اِس گیت کے پہلے مصرعہ کے

تحت ایک مسلم شاعر آغا حشر کاشمیری نے ایک ڈرامہ کے لئے نظم لکھی تھی۔ بہت سے مسیحی شعرا نے اس کی طرز پر مسیحی گیت لکھے۔ مثلاً "گلزارِ بشارت" (۱۸۹۸ء) میں اللہ دتہ مبارک کے ایک گیت کے بول یوں ہیں :-

"شکلِ انسان میں خُدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
دراصل آپ خدا تھا، مجھے معلوم نہ تھا

لہٰذا اصل نظم ۱۸۹۸ء سے پہلے کی ہے اور پادری قاضی کا گیت بھی اُسی زمانہ کا ہوگا۔ ۱۹۵۴ء میں پادری آر۔ ایف وٹن نے گیت نمبر ۲۰۵ کی نظرثانی کی اور اُسے صیغہ واحد کے مطابق تبدیل کیا۔

۲۰۲- تُو میرے دل کا ہے عزیز۔
۲۰۵- تیرے دِل کے در پر یسوع کھٹکھٹاتا۔
۲۱۹- شکل انسان میں خُدا تھا، مجھے معلوم نہ تھا۔

کالنز :- جارج ڈبلیو۔ کالنز۔ انیسویں صدی

مزید معلومات نایاب ہیں

گیت نمبر ۱۲۴ کا انگریزی گیت "Celestial Songs" میں کالنز سے منسوب کیا گیا ہے۔ مَیں نے ایک اور گیتوں کے مجموعہ میں بھی اُن کا نام دیکھا ہے۔ (دیکھئے بلینڈلی)

۱۲۴- یسوع کی آواز میں سُنتا (؟)

کراسبی :- مس فینی۔ جے کراسبی (مسز فرانسس جین وَن آلسٹائن)

۱۸۲۰ء - ۱۹۱۵ء

امریکی۔ میتھوڈسٹ اپسکوپل

مس کراسبی پیدائشی نابینا تھیں۔ نیویارک کے نابیناؤں کے سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد اُسی سکول میں مدرّس مقرر ہوئیں۔ انہوں نے ایک اندھے موسیقار سے شادی کر لی۔ انہوں نے تقریباً آٹھ ہزار گیت لکھے۔ گیت نمبر ۱۰۹ کی بنیاد اندھے برتمائی کی پکار ہے (مرقس ۱۰ : ۴۷-۴۸)۔ مصنّف کے اندھے پن کے پیشِ نظر تو یہ اور بھی مؤثر بن جاتا ہے۔ اُنہوں نے اپنی شادی سے پہلے کے نام کے تحت گیت لکھے۔

۱۰۹- بھُول نہ مجھے پیارے یسوع۔
۱۳۴- رکھ مجھے تو کردس کے پاس۔

کُشنگ :- پادری ولیم آرکٹ کُشنگ۔ ۱۸۲۳ء - ۱۹۰۳ء

امریکی۔ کرسچن چرچ، بعدازاں ویسلیانی میتھوڈسٹ

پادری کشنگ نے تین سو سے زائد بشارتی گیت لکھے۔ گیت نمبر ۲۵۹ جو کہ ملاکی ۳ : ۱۷ کے پیشِ نظر لکھا گیا۔ سب سے پہلے ۱۸۶۶ء میں شکاگو میں انگریزی میں شائع ہوا تھا۔

۲۵۹- رب فرماتا وہ دن آتا۔

کوپر :- ولیم کوپر - ۱۷۳۱ء - ۱۸۰۰ء

انگریز - اینگلیکن

کوپر ایک ایسے شاعر تھے جو دماغی پژمردگی کے اس حد تک شکار تھے کہ یہ وقتاً فوقتاً دیوانگی کی حد کو چھونے لگتی تھی - لیکن گیت نمبر ۱۲۸ کا انگریزی گیت "رُوح کی پُرسکون حالت" میں لکھا گیا - اُس کی سہلی آیت ہے یوحنا ۲۱ : ۱۶ "کیا تُو مجھ سے محبت رکھتا ہے"؟ یہ گیت سب سے پہلے ۱۷۶۸ء میں شائع ہُوا تھا -

۱۲۸ - میری جان تو کان لگا -

کیسن :- ہاج سن کیسن - اٹھارویں صدی

انگریز - میتھوڈسٹ

کیسن قدیم زمانہ کے میتھوڈسٹ واعظ" بیان کئے جاتے ہیں - وہ جب ۲۱ سال کے تھے تو تبدیل ہُوئے اور ۶۱ سال تک زندہ رہے - انہوں نے گیتوں کے لئے غیر مذہبی راگنیں استعمال کیں اور وائلن بجایا کرتے تھے - ایک دفعہ جب وہ ایک سرائے میں ٹھہرے ہوئے تھے تو ایک رات وہ موسیقی اور ناچ کے شور سے سو نہ سکے - وہ اٹھے، ہال کمرہ میں گئے اور موسیقار سے سارنگی لی، اور اُسی راگ پر جو کہ سارنگی نواز ناچ کے لئے بجا رہا تھا - گیت نمبر ۱۴۷ کا انگریزی گیت گانے لگے - اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے ناچنے والوں نے مسیح کو قبول کر لیا -

۱۴۷ - صلیب پر یسوع مُوا ہے -

گوری شنکر :- گوری شنکر - ۱۹۳۵ء - ۱۹۴۰ء میں زندہ تھے -

ہندوستانی - ہندو

گوری شنکر مشعل پریس کھڑر، انبالہ میں کاتب تھے - تقریباً ۱۹۳۵ء - ۱۹۴۰ء میں کھڑر کے مسیحیوں نے ایک ڈرامہ کھیلا - اِس ڈرامہ میں مختلف ممالک کے مسیحیوں کی کہانیاں بیان کی گئی تھیں - پادری بی - ایم دُولال مرحوم جو کہ ریگن آباد میں ۱۹۶۹ء میں فوت ہُوئے، انہوں نے گیت نمبر ۲۳۹ کے مضمون کے الفاظ لکھے اور گوری شنکر نے انہیں ہندی شعر میں منتقل کیا - یہ گیت بہت جلد مشہور و مقبول ہوگیا اور ۱۹۴۰ء میں "رُوحانی بیداری کے گیت میں شائع ہُوا"

۲۳۹ - ہم یسوع مسیح کے چیلے ہیں -

گرنی :- مسز ڈارتھی فرانسس گرنی - ۱۸۵۸ء - ۱۹۳۲ء

انگریز - اینگلیکن، بعد ازاں کاتولیک

مسز گرنی کے دادا بشپ اور والد اینگلیکن مشن میں پادری تھے - اُنہوں نے ۱۸۸۳ء میں اپنی بہن کی شادی کے موقع پر گیت نمبر ۱۵۸ انگریزی میں لکھا - ۱۹۱۹ء میں وہ اور اُن کے خاوند دونوں رومن کاتولیک ہوگئے -

۱۵۸ - اَے کامل پیار

گرنیولڈ :- سی - ایچ - گرنیولڈ - بیسویں صدی

ہندوستانی - میتھوڈسٹ

ڈاکٹر جے - این ہولسٹر کے قول کے مطابق گرنیولڈ گڑھوال کے رہنے والے تھے، لیکن بہت عرصہ تک کماؤں میں مقیم رہے - اِسی جگہ میری اُن سے ملاقات ہوئی - وہ "بے مین" تھے اور ہماری مشن کے لڑکوں کے استاد یا ہیڈ ماسٹر تھے - وہ بڑے اچھے منتظم اور کلیسیا کے وفادار تھے - جب میں نے ہندوستان چھوڑا تو وہ الموڑہ میں سبکدوشی کی زندگی بسر کر رہے تھے" انہوں نے متعدد گیتوں کا ترجمہ کیا ہے -

* ۱۴۸ - زندہ ایمان بزرگوں کا -

"گولڈن چین"

انگریزی گیتوں کا مجموعہ جو کہ ۱۸۸۱ء میں شائع ہُوا -

گیت نمبر ۱۴۳ انگریزی میں مصنف کے نام کے بغیر اِس مجموعہ میں شائع ہوا تھا - اِس گیت کے مصنف کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا -

۱۴۳ - کونسی منزل ہے مسافر؟

لاڑھے والا :- بھائی نظام دین "سائیں لاڑھے والا" ۱۹۴۰ء

پاکستانی - اینگلیکن جو کہ برادرن سادھو بن گئے تھے -

نظام دین منٹگمری والا کے ایک مسیحی خاندان میں پیدا ہوئے اور ڈاکو بن گئے - ایک مرتبہ وہ اپنی بھابی کے پاس جو کہ حقیقی مسیحی تھی، چرائے ہوئے زیورات لے کر آئے، لیکن اس نے اُنہیں لینے سے انکار کر دیا - اُس نے کہا "نظام دین تم ایک نہ ایک دِن مارے جاؤ گے - بہتر ہے کہ بطور مسیحی مرو" اپنی تبدیلی کے بعد انہوں نے ایک گدھا خریدا اور اُس پر چالیس دن تک روزہ رکھا - وہ سادھو بن گئے اور افغانستان اور جاپان تک سفر کیا - انہوں نے صوبہ سرحد میں دو مقامات یعنی پشاور کے نزدیک جمرود اور جمرود اور لنڈی کوتل کے درمیان شنگائی کو اپنا مرکز بنایا اور کافی عرصہ تک وہاں رہے - وہ پہلوان بھی تھے اِس لئے اپنے بہت سے پہلوان ساتھیوں اور ڈاکوؤں کو بھی بچانے کا وسیلہ بنے - وہ ایک اچھے گویا اور مؤثر واعظ تھے - وہ عموماً صبح سویرے صدا لگایا کرتے تھے کہ "بھائیو لاڑھا آئے گا" اِس لئے اُن کا نام "سائیں لاڑھے والا" پڑ گیا - وہ پیسے قبول نہیں کرتے تھے - اُن کے بال لمبے تھے - تقسیم ہند و پاک کے فسادات کے دوران وہ ایک شادی میں شرکت کے لئے جا رہے تھے کہ مسلمانوں نے انہیں غلطی سے سکھ سمجھ کر قتل کر دیا - مسٹر ایس پی سنگھا نے کہا کہ "وہ تقسیم ہند کے بعد پہلے مسیحی شہید تھے" اُن کے جنازے میں ہزاروں مسیحی اور غیر مسیحی شریک ہُوئے -

۱۶۵ - چلو بھینوی اج قبر اُتے چلیئے -

۱۸۰ - پیارے یسوع دا نظارہ بسھا مَر مَر کے۔

۲۲۲ - میرے بعد مل کر دُعا کرتے رہنا۔

لائٹ :- پادری ہنری فرانسس لائٹ۔ ۱۷۹۳ء - ۱۸۴۷ء

سکاچ - اینگلیکن

پادری لائٹ بیس سال سے زیادہ عرصہ تک برکسٹن دیون میں معاون پادری کی حیثیت سے مچھیروں اور ملاحوں کے درمیان خدمت انجام دیتے رہے۔ آخر اُن کی صحت گر گئی اور وہ فرانس میں فوت ہوئے۔ گیت نمبر ۱۲۳ انہوں نے انگریزی زبان میں ۱۸۲۰ء میں ایک مرتے ہوئے دوست کی عبادت کے بعد لکھا جو کہ بار بار اِن الفاظ کو دھرا رہا تھا "میرے ساتھ رہ" (لوقا ۲۴: ۲۹)

۱۲۳ - رہ میرے ساتھ اب ہوا چاہتی شام۔

لُوتھر :- سی۔ سی لُوتھر۔ ۱۸۲۷ء - ۱۹۲۴ء

غالباً امریکی

اِن کے متعلق مزید معلومات حاصل نہیں ہو سکیں سوائے ایک واقعہ کے جسے اَیرا۔ ڈی۔ سینکی نے بیان کیا ہے اور جس نے یقیناً اُن پر بہت اثر کیا تھا۔ "ایک تیئس سالہ جوان قریب المرگ تھا۔ اُسے مسیح کو قبول کئے ایک ماہ ہوا تھا اور اُس نے یہ عرصہ بیماری کے بستر پر گذارا تھا۔ اچانک اُسکے چہرے پر مایوسی چھا گئی۔ اُس کے دوست نے اُس سے اِس کی وجہ دریافت کی

تو اُس نے کہا نہیں، مَیں موت سے نہیں ڈرتا۔ مسیح نے مجھے بچایا ہے، مگر کیا مَیں خالی ہاتھ سے جاؤں"؟

۲۲۳ - کیا مَیں خالی ہاتھ سے جاؤں ؟

لَوری :- پادری رابرٹ لوری۔ ۱۸۲۶ء - ۱۸۹۹ء

امریکی - بپٹسٹ

پادری لوری پاسبان تھے، لیکن کچھ عرصہ کے لئے لوئیس برگ یسمزی، پنسلوینیہ میں پروفیسر بھی رہے۔ انہوں نے متعدد گیتوں کی دھنیں لکھیں جن میں گیت نمبر ۱۱۱ اور ۱۴۰ بھی شامل ہیں۔ وہ کئی مقبولِ عام گیتوں کی کتابوں کے مدیر رہے۔ انہوں نے دوسرے مصنفین کی حوصلہ افزائی بھی کی (دیکھئے ہاکس)۔ گیت نمبر ۱۸۷۷ء میں انگریزی میں شائع ہُوا۔

۱۴۰ - دِل کے داغ کو دھوئے کون ؟

لیتھبری :- مِس میری ارمسبی لیتھبری۔ ۱۸۴۱ء - ۱۹۱۳ء

امریکی - میتھوڈسٹ اپسکوپل

مِس لیتھبری ایک مقامی مبلغ کی دختر۔ پیشہ کے لحاظ سے وہ مصوّر تھیں۔ انہوں نے رسالوں کے لئے متعدد گیت لکھے اور سنڈے سکول کے لئے بہت کام کیا۔ گیت نمبر ۱۳۷ ۱۸۸۲ء میں انگریزی زبان میں لکھا گیا۔

۱۳۷ - جیون کی روٹی دے مجھ کو خُدا۔

"لیرا دودکا"

گیتوں کا مجموعہ جو کہ ۱۸۰۸ء میں شائع ہُوا۔ اِس کا مطلب ہے "داؤد کا بربط" گیت نمبر ۱۰۲ کا انگریزی گیت مصنف کے نام کے بغیر ۱۷۷۹ء میں "The Complete Psalmodist" میں نظر ثانی کے بعد شائع ہُوا۔ لیکن یہ اُن تین آیات کے پیشِ نظر لکھا گیا جو کہ لیرا دودکا میں پہلے ہی شائع ہو چکی تھیں۔ یہ معلوم نہیں ہے کہ اِس گیت کا مصنف کون تھا اور اس کی راگ کِس نے لکھی۔

۱۰۲ - آج مسیح جی اُٹھا ہے ہیلیلویاہ۔

مجوب :- ماسٹر مجوب عالم - ۱۹۱۰ء

پاکستانی - چرچ آف پاکستان

ماسٹر مجوب پسرور کے مقام پر ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے۔ جب لڑکے تھے تو اکثر بھوکے رہا کرتے تھے۔ وہ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ اُن کی والدہ وفات پاگئیں۔ ایک یو پی مشن کے مشنری ڈاکٹر کیمبل کی مدد سے اُنہوں نے ابتدائی تعلیم پسرور میں حاصل کی۔ اُنہوں نے آٹھویں جماعت سی۔ ٹی۔ آئی سکول سیالکوٹ سے پاس کی اور پسرور کے نارمل سکول سے جے۔ وی پاس کی۔ کچھ دیر درس و تدریس کے بعد اُنہوں نے موگا کورس میں داخلہ لیا اور اِس سلسلے میں جو دیہاتی سکول اُن کے سپرد ہوا وہ سارے سیالکوٹ میں اوّل آیا۔ کچھ عرصہ تک وہ موگا کے اسٹاف میں شامل رہے

اور پھر مستعفی ہو گئے۔ بعد میں کرسچن ہائی سکول ڈسکہ اور سیالکوٹ میں مدرس رہے۔ اب وہ سبکدوش ہو چکے ہیں۔

انہوں نے گیت نمبر ۲۶۸ ۱۹۵۴ء میں اُس وقت کے سیالکوٹ سٹی سکول کے ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آر۔ پال کی درخواست پر لکھا۔ یہ مشرقی راگ میں ایک آزاد ترجمہ ہے اور اِس کا کورس ایک رنگین بغیر الفاظ کی کتاب کو بیان کرتا ہے اُسی سال سیالکوٹ کنونشن کے موقع پر بچوں نے اِسے گایا تھا۔

* ۲۶۸ - میرا دِل پاپاں دے نال ہویا سی کالا کالا

مڈلین :- البرٹ مڈلین - ۱۸۲۵ء - ۱۹۰۹ء

انگریز - علیحدگی پسند برادرن

مڈلین برادرن اسمبلی میں خدمت کرتے رہے۔ وہ سنڈے سکول کے کام میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔ انہوں نے ۵۰۰ گیت لکھے جو کہ زیادہ تر بچوں کیلئے ہیں۔ گیت نمبر ۱۱۸ ۱۸۵۹ء میں انگریزی میں لکھا گیا۔

۱۱۸ - چھوٹے بچوں کا ایک دوست ہے۔

مکائی :- پادری ولیم پٹین مکائی - ۱۸۳۹ء - ۱۸۹۵ء

سکاچ - پریسبیٹرین

پادری مکائی پہلے ڈاکٹر تھے مگر بعد میں انگلینڈ کے پریسبیٹری چرچ کے پاسبان بن گئے۔ وہ ایک حادثہ میں فوت ہوئے۔ گیت نمبر ۱۲۸ کا انگریزی

گیت ۱۸۶۳ء میں لکھا گیا اور ۱۸۶۷ء میں اِس کی نظرثانی ہُوئی۔ انہوں نے ایک بڑا مشہور ٹریکٹ "فضل اور سچائی" (Grace and Truth) بھی تحریر کیا۔

۱۳۸۔ حمد تیری اَے باپ تُو نے بخشا ہم کو۔

مَلؔ :۔ پادری صادق بی۔ مَلؔ۔ ۱۹۲۴ء

پاکستانی۔ یونائیٹڈ پریسبیٹرین۔ سی۔ ایس۔ ایس ایم کیساتھ وابستہ

پادری صادق۔ بی۔ مَلؔ چھانگی تحصیل ڈسکہ میں پیدا ہُوئے۔ انہوں نے مشن پرائمری سکول اور ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول میں تعلیم حاصل کی اور ۱۹۳۶ء میں مڈل پاس کیا۔ انہوں نے بوائز انڈسٹریل ہوم گوجرانوالہ میں تربیت حاصل کی لیکن وہ خدمت گذاری کا کام کرنا چاہتے تھے۔ سوال یہ تھا کہ آیا وہ رومن کاتولیک کلیسیا کے مُنادبننے کی پیشکش کو قبول کرلیں یا سیمنری میں داخل ہوں۔ انہوں نے نے اِس سلسلے میں خدا سے راہنمائی کے لئے دُعا کی اور رومن کاتولیک کی کتاب "مسیحی تعلیم" کا مطالعہ اور اُس کا مقابلہ کتابِ مُقدّس کی تعلیم کے ساتھ کیا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ دوسرے حکم کے مطابق نہیں۔

۱۹۴۸ء میں وہ گوجرانوالہ سیمنری میں داخل ہو گئے اور ۱۹۵۱ء تا ۱۹۵۳ء پسرور کے حلقہ میں جوہر خانہ کے پاسبان رہے۔ اپریل ۱۹۵۳ء میں انہیں سی۔ ایس۔ ایس۔ ایم کے کام کے لئے چنا گیا اور اس وقت سے لے کر اب تک وہ مغربی پاکستان میں اِس کام کے انچارج ہیں۔ وہ نہ صرف سیالکوٹ کنونشن اور دیگر کنونشنوں میں ہی باقاعدگی سے بچوں کی میٹنگز کی

ذمہ داری سنبھالتے ہیں بلکہ سکولوں اور کلیسیاؤں میں بھی بچوں کی میٹنگز کا اہتمام کرتے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف کورس نمبر ۲۴۸، ۲۵۵ اور ۲۶۲ ہی لکھے بلکہ شاید مسز الٹر کے ساتھ مل کر گیت نمبر ۲۷۰ بھی لکھا اور اُسے ۱۹۵۵ء میں مقبول بنایا۔

۲۴۸۔ میرے لئے کلوری تک وہ گیا۔
۲۵۵۔ پیارے پاکستان میں لائیں گے ہم نُور۔
۲۶۲۔ خدا نے جہان سے ایسا پیار کیا۔
۲۷۰۔ سارا میرا بدن ہے مسیح جی تیرے واسطے)

مِنّتؔ :۔ پادری کیدار ناتھ مِنّتؔ ۱۹۰۰ء تا ۱۹۳۰ء زندہ تھے

ہندوستانی۔ پریسبیٹرین

مجھے صحیح تاریخوں کا پتہ نہ لگ سکا۔ پادری کیدار ناتھ منت غوراآجیور ضلع بداؤں یو۔ پی میں ایک کائستھ خاندان میں پیدا ہوئے۔ وہ اردو اور فارسی میں اعلےٰ تعلیم یافتہ تھے۔ وہ بیوی حاصل کرنے کے لئے ہندو سے مسلمان ہوئے اور فرخ آباد چلے گئے۔ انہوں نے وہاں اپنے خاندان سمیت مسیح کو قبول کیا۔ سیمنری میں تربیت اور پادری کی تقرری کے بعد وہ فرخ آباد شہر کی کلیسیا کے پاسبان مقرر ہوئے۔ وہاں ہی انہوں نے ایک ہزار سے زیادہ بھجن اور غزلیں لکھیں۔ ۱۹۲۸ء تک وہ وہیں رہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد وہ کانپور میں فوت ہُوئے۔ گیت نمبر ۱۹۰ "زبور اور گیت" (۱۹۲۳ء) میں شامل ہے۔

۱۹۰- آیا یسوع آیا زمین پر خوشی کرتے ہیں سارے آسمان

منوّر:- پروفیسر منوّر ڈین ۱۹۲۹ء

پاکستانی - چرچ آف پاکستان

پروفیسر منوّر ینگس آباد میں وہاں کے پوسٹ ماسٹر ایلڈر نواب ڈین کے گھر پیدا ہوئے۔ انہوں نے بی۔ اے تک مرے کالج میں تعلیم حاصل کی اور ۱۹۵۳ء میں لاہور سے نفسیات میں ایم۔ اے کیا۔ ۱۹۵۳ء سے ۱۹۶۰ء تک وہ کسٹم اینڈ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ میں آفیسر کی حیثیت سے ملازم رہے۔ ۱۹۶۲ء میں انہوں نے گارڈن کالج سے انگریزی ادب میں ایم۔ اے کیا اور اس کے دوسرے سال وہاں پر لیکچرار مقرر ہوئے۔ پھر وہ پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ ریسرچ اینڈ سائیکالوجی میں ریسرچ ایسوسی ایٹ بن گئے۔ وہ "تنظیم" لاہور اور "المشیر" راولپنڈی کے مدیر بھی رہے ہیں۔

انہوں نے ۱۹۷۰-۷۱ء میں گیت لکھنے شروع کئے۔ اُن کے قول کے مطابق "آیات مجھ پر بلند آواز کے ساتھ نازل ہوتی تھیں اور میں اُن کی آواز سنتا تھا" گیت نمبر ۲۲۷ انہوں نے صرف پانچ منٹ میں لکھا اس کی راگ فلمی ہے۔ وہ حال روڈ لاہور پر آنکھیں بند کئے جا رہے تھے اور ان کے دوست نخانی ایل کھیڑا مل نے اُن الفاظ کو لکھا جو کہ وہ بولتے جاتے تھے۔ یہ ۱۹۵۱ء سے پہلے کا واقعہ ہے کیونکہ اسی سال میں یہ "زادِ سفر" میں چھپا تھا۔ اُسی سال انہوں نے اِس گیت کو مقبول بنانے کے لئے مختلف کنونشنوں میں گیت گانے والی پارٹی کے ساتھ دورہ کیا۔

۲۲۷- انجیل کو پھیلانا یہ کام ہمارا ہے۔

مہر:- فادر جوزف مہر- ۱۷۹۲ء- ۱۸۴۸ء

آسٹریئن - رومن کاتولیک

فادر مہر نے ۱۸۱۸ء میں Silent Night جرمن زبان میں لکھا اور اُسی سال یہ سالزبرگ کے نزدیک ایک گرجے میں بڑے دن کے موقع پر گایا گیا۔ ان کے دوست فرینز گروبر نے اِس کی راگ لکھی۔ مہر اور کوائر کی لڑکیوں نے اِسے مدھ سپتک میں گایا جبکہ گروبر نے اِسے مندر سپتک میں گایا۔ مہر گیت کے ساتھ ساتھ اپنی گٹار بھی بجاتے رہے۔ گیت نمبر ۱۰۷ اس گیت کا آزاد ترجمہ ہے۔

۱۰۷- اُلفت عجیب اُلفت عجیب۔

میریئن

ہندوستانی - انیسویں صدی

یہ تخلص "غذائے رُوح" (۱۸۹۲ء) میں تین گیتوں کے لئے "مریایئن" کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔ "زبُور اور گیت" (۱۸۹۸ء) میں یہ "میرین" کی صورت میں آیا ہے جو غالباً صحیح ہے۔ مصنف کوئی عورت تھی۔ لیکن یہ اب بیان نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کون تھی۔

۲۴۱- کوئی دم میں دم جب یہ جاتا رہے گا۔

میسن :- پادری جان میسن - ۱۶۶۰ء - ۱۶۹۴ء زندہ تھے

انگریز - اینگلیکن

پادری میسن کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ "روشن واعظ اور کردار میں نمونہ تھے"۔ موت سے ایک ماہ پیشتر انہوں نے مسیح کو رویا میں اُس کے پُورے جلال میں دیکھا اور دعویٰ کیا کہ مسیح کی دوسری آمد بہت قریب ہے۔ گیت نمبر ۲۷۶ کا انگریزی گیت ۱۶۸۳ء میں شائع ہُوا - غالباً پادری میسن پہلے اینگلیکن تھے جنہوں نے عبادت میں گیت استعمال کئے۔

۲۴۶ - مسیح میں مَیں نے پایا ہے اک موتی بیش بہا۔

میکڈانلڈ :- پادری ولیم میکڈانلڈ - ۱۸۲۰ء - ۱۹۰۱ء

امریکی - میتھوڈسٹ۔

پادری میکڈانلڈ نے گیت نمبر ۱۰۴ کا انگریزی گیت ۱۸۷۰ء میں لکھا۔

۱۰۴ - آتا ہوں صلیب کے پاس۔

نجم الدین :- فرینک مارٹن نجم الدین - ۱۸۸۹ء - ۱۹۷۰ء

پنجابی - اینگلیکن۔

فرینک نجم الدین ڈیرہ غازی خان میں پیدا ہُوئے، جہاں اُن کے والد ڈاکٹر نجم الدین مشن ہسپتال کے انچارج تھے - اُن کے خاندان کا تعلق ناردوال سے

تھا اور وہ رحمت مسیح واعظ کے رشتہ داروں میں سے تھے (دیکھئے واعظ)۔ انہوں نے ۱۹۱۱ء میں بیرنگ ہائی سکول بٹالہ سے میٹرک پاس کیا۔ انہوں نے محکمہ آبپاشی، پنجاب میں ملازمت کی اور بعدازاں ۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء بطور وائی - ایم - سی - اے سیکرٹری مشرقی افریقہ میں فوجیوں کے درمیان خدمت کی - وہ ۱۹۲۱ء میں پی - آر - بی - ایس میں ملازم ہوئے اور پہلے اردو ڈیپارٹمنٹ میں خدمت کی اور بعدازاں مال روڈ برانچ کے منیجر مقرر ہُوئے اور اپنی سبکدوشی یعنی ۱۹۶۵ء تک اُسی عہدہ پر متعین رہے۔ اُنہوں نے ۱۹۲۲ء میں مس عظمت میراں بخش سے شادی کی - اُن کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔

فرینک نجم الدین نے متعدد نظمیں لکھیں - ان میں زیادہ تر مذہبی نظمیں ہیں۔ انہیں اُردو ادب اور موسیقی سے بڑا لگاؤ تھا۔ اس کتاب کی تیاری کے سلسلے میں انہوں نے میری جو مدد کی اُس کا اعتراف کتاب ہذا کے تعارف میں پہلے ہی کر چکا ہوں - وہ رسالہ "نور افشاں" اور "قائد" (نیشنل مشنری سوسائٹی آف انڈیا کا ترجمان رسالہ) کے ایڈیٹوریل بورڈ کے رکن تھے۔ لیکن اُن کا نام زیادہ تر "اخوت" کی نسبت سے مشہور ہے جو کہ "اخوت اندریاسیہ" کا ترجمان ہے۔ "اخوت" ۱۸۲۸ء میں پہلی بار شائع ہوا۔ وہ اُس وقت سے لے کر اپنی موت تک اُس کے مدیر رہے۔ وہ ہولی ٹرینٹی چرچ لاہور میں پچاس سال سے زیادہ عرصہ تک آرگن بجاتے رہے۔ اُن کی آواز بڑی سُریلی تھی اور وہ زبُور اور غزلیں گانے میں راہنمائی کرتے تھے۔ وہ پادری ایس - ایم پال کی صحبت کی وجہ سے بشارتی کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ وہ "اخوت اندریاسیہ" کے بڑے سرگرم رکن تھے۔ اُن کا آخری کام "مسیحی گیت کی کتاب" کی نظر ثانی تھا۔ مَیں نے فرینک نجم الدین کے "سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب کی ۱۹۶۹ء

میں نظر ثانی کا اعتراف اُسی کتاب کے تعارف میں کیا ہے۔ نظر ثانی میں مدد امداد اور گیتوں میں رد و بدل کے لئے نصیحت کے علاوہ انہوں نے خود تین گیت مہیا کئے۔ گیت نمبر ۱۰۶ ترجمہ ہے۔ گیت نمبر ۲۲۱ ایک نیا گیت ہے جو کہ مشرقی وزن پر ہے۔ اس کا مضمون تقریباً وہی ہے جو "کلیسیا تیرے لئے خوشخبری یسوع جلد آتا ہے" کا ہے لیکن یہ اُس کی چوری چھپے نقل نہیں ہے۔ گیت نمبر ۲۸۰ "ہاردوں برکت" (گنتی ۶ : ۲۲-۲۴) کی شعری شکل ہے۔

* ۱۰۶- جب سوچتا ہوں میں حیرت سے خدایا۔
۲۲۱- خوش ہو کلیسیا دُولہا تیرا تجھ کو لینے آتا ہے۔
۲۸۰- خُدا تجھ کو دے برکتیں بے بہا۔

نعمان :- پادری غُلام مسیح نعمان ۔ سنہ ۱۹۲۰ء

پاکستانی ۔ چرچ آف پاکستان

پادری نعمان ریاست جموں میں سنہ ۱۹۲۰ء میں پیدا ہُوئے اور گورنمنٹ سکول ظفروال، سیالکوٹ میں آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے سنہ ۱۹۴۲ء سے سنہ ۱۹۴۷ء تک ایئر فورس میں اور سنہ ۱۹۴۷ء سے سنہ ۱۹۴۹ء تک آزاد کشمیر کی فوج میں ملازمت کی۔ جب انہوں نے مذہب کی بنا پر لڑائی جھگڑے دیکھے تو وہ مذہب سے یہاں تک بیزار ہو گئے کہ نفرت کرنے لگے۔ انہوں نے راہنمائی کے لئے دُعا کی۔ جون سنہ ۱۹۴۹ء میں جب وہ دُعا کر رہے تھے تو انہوں نے ایک آواز سُنی جو کہہ رہی تھی "میرا فضل تیرے لئے کافی ہے" (۲-کرنتھیوں ۱۲: ۹)۔ مسیح کی تلاش میں وہ سنہ ۱۹۴۹ء کی گرمیوں میں پادری آر۔ ڈبلیو۔ ایف۔ وٹن

کے پاس گوجرہ آئے۔ انہیں ۲ اکتوبر سنہ ۱۹۴۹ء کو گوجرہ کی پہلی کنونشن کے موقع پر بپتسمہ دیا گیا۔ وہ اپنی نوجوان بیوی اور اپنے خاندان کے پاس واپس گئے لیکن انہیں مارا پیٹا گیا اور دھمکیاں دی گئیں یہاں تک کہ وہ بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ تھوڑے عرصہ بعد انہوں نے ظفروال کے گرجا گھر میں مسلمانوں کے ایک مجمع سے خطاب کیا۔ انہوں نے کچھ عرصہ تک پادری آکٹر کے ساتھ لائل پور میں خدمت کی اور بستی کے نوجوانوں کے ساتھ بہت کھل مل گئے۔ بعد ازاں وہ سندھ چلے گئے اور سندھی اور گجراتی سیکھی تاکہ سندھیوں اور کوہلیوں میں خدمت کر سکیں۔ شکارپور آنکھوں کے ہسپتال میں اُن کی تبلیغ سے ایک میاں اور بیوی نے مسیح کو قبول کیا۔ انہوں نے گوجرانوالہ سیمنری میں سنہ ۱۹۵۵ء سے سنہ ۱۹۵۸ء تک تربیت حاصل کی۔ سنہ ۱۹۵۸ء میں انہیں ڈیکن اور سنہ ۱۹۵۹ء میں پریسبٹ مقرر کیا گیا۔ انہوں نے بشپ آف لاہور سے دوسری شادی کی اجازت حاصل کی اور مس ڈیزی رحمت مسیح از سیالکوٹ سے شادی کی۔ کچھ عرصہ تک وہ کوئٹہ ہسپتال کے چیپلین اور مبشر بھی رہے۔ لیکن ان کا خاص کام سندھ میں میرپور خاص اور دیگر علاقوں میں کوہلیوں میں ہے۔ انہوں نے کئی مسیحی ناول اور دُعا پر ایک کتاب تحریر کی ہے۔

گیت نمبر ۲۳۶ انہوں نے اُس وقت لکھا جبکہ وہ لائل پور یوتھ کنونشن میں سنہ ۱۹۵۳ء میں آئے تھے۔ اس گیت کی راگ مقبول عام فلمی گیت "آجا دُور تڑپتے ہیں ارمان" کی طرز پر ہے۔ دو سال تک یہ لائل پور کنونشن کے مضمون کا گیت رہا اور اس کے وسیلہ سے ایک جوان آدمی نے خداوند کو قبول کیا۔ یہ سنہ ۱۹۵۳ء کی کنونشن کے مضمون افسیوں ۵ : ۱۵ کے مطابق لکھا گیا۔

۲۳۶- نادان نہ بن اے مسیحی جوان۔

نیوٹن :- پادری جان نیوٹن - ڈی۔ڈی۔ ۱۸۱۰ء تا ۱۸۹۱ء

امریکی - پریسبیٹرین مشنری

پادری نیوٹن گرگز ٹاؤن نیویارک میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے جیفرسن کالج میں تعلیم پائی اور بعد ازاں وہیں سے ڈی۔ڈی کی ڈگری بھی حاصل کی۔ ۱۸۳۴ء میں اُن کا آرڈینیشن ہوا اور اُسی سال وہ ہندوستان آگئے۔ وہ لدھیانہ میں پادری نوری کے ساتھ مل کر کام کرنے لگے جو کہ پنجاب میں پریسبیٹرین مشن کے پہلے مشنری تھے۔ وہ پنجاب میں ۵۶ سال سے زیادہ عرصہ تک بطور مشنری خدمت کرتے رہے۔ ۱۸۴۹ء میں جب پریسبیٹرین مشن نے لاہور میں کام شروع کیا تو وہ اور پادری چارلس فورمین پہلے مشنری تھے۔ ایک یا دو سال بعد اُن کو ہی ایک انگریز افسر نے ایک بہت بڑی رقم بطور چندہ دی تھی جس سے امرتسر میں سی۔ایم۔ایس کا کام شروع کیا گیا۔ انہوں نے پنجابی زبان میں مسیحی ادب کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے پنجابی کی گرامر تصنیف کی اور پہلی پنجابی ڈکشنری شائع کرنے میں حصہ لیا۔ نیز انہوں نے نئے عہدنامہ کا پنجابی میں ترجمہ کیا اور پنجابی میں کئی کتابیں اور ٹریکٹ لکھے۔ انہوں نے اردو میں افسیوں کے خط کی تفسیر بھی لکھی۔ بہت عرصہ تک وہ نو لکھا چرچ لاہور کے پاسبان بھی رہے۔ اُن کی وفات کے بعد انہیں مری میں دفن کیا گیا۔ گیت نمبر ۹۵ ایک قدیم گیت ہے۔ یہ زبور اور گیت ۱۸۵۹ء میں شائع ہوا تھا۔

۹۵ - اب رخصت کر خداوندا

والٹس :- پادری آئزک والٹس - ۱۶۷۴ء تا ۱۷۴۸ء

انگریز - کانگریگیشنلسٹ

پادری آئزک والٹس ۱۷۱۲ء سے لے کر اپنی موت تک اپاہج رہے۔ اُنہوں نے ۶۰۰ سے زیادہ گیت لکھے۔ انیگلیکن اور غیر متقلدین میں مفاہمت کے لئے اُنہوں نے بہت کام کیا۔ گیت نمبر ۱۱۵ اور ۲۸۷ ۱۷۰۷ء میں انگریزی زبان میں شائع ہوئے اور اِن کا موٹو گلتیوں ۶ : ۱۴ ہے۔ اِس گیت کا اردو (۱۱۵) اور پنجابی (۲۸۷) میں ترجمہ ہوا۔

۱۱۵ - جب کرتا ہوں میں کروس پر دھیان۔

۲۸۷ - جد ویکھدا ہاں میں سولی۔

وارنر :- مس سوزن وارنر - ۱۸۱۹ء تا ۱۸۸۵ء

امریکی - کلیسیا نامعلوم

مس وارنر ایک وکیل کی بیٹی تھیں جو کہ مالی مشکلات میں مبتلا تھا۔ انہوں نے اپنے خاندان کی کفالت کے لئے متعدد کہانیاں اور کتابیں لکھیں۔ بعد میں اُنہوں نے بچوں کے لئے مذہبی کتابیں بھی لکھیں۔ اُن کی بہن نے بچوں کا مشہور گیت "Jesus Loves Me" (یسوع مجھ کو کرتا پیار) لکھا۔ گیت نمبر ۲۷۱ کا انگریزی گیت پہلے مصنف کے نام کے بغیر شائع ہوا تھا۔

۲۷۱ - یسوع کا فرمان ہے تم بنو نور۔

واعظ:- پادری رحمت مسیح واعظ۔ ۱۸۵۷ء سنہ ۱۹۳۵ء

پاکستانی۔ اینگلیکن۔ مسلم مسیحی

پادری واعظ، میاں محمد علی عرف سوپا تا کے فرزند تھے۔ وہ مئی سنہ ۱۸۵۷ء میں نارووال میں پیدا ہوئے۔ وہ شیعہ خوجہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے جس نے اٹھارویں صدی میں ملتان میں ہندومت سے اسلام قبول کیا تھا۔ وہ کھالوں کے اڑھتی تھے اور نارووال میں اُن کی جوتوں کی دکان تھی۔ پادری رولنڈ جیٹمن نے ۱۱ مئی ۱۸۷۳ء کو انہیں، ان کے والد، بڑے بھائی احمد مسیح اور اُن کی بہن (بعدازاں مسز وارث الدین) کو بپتسمہ دیا۔ وہ کئی سالوں تک احسان اللہ کے ساتھ مسیحی فقیر بنے رہے۔ سنہ ۱۸۹۰ء سے بہت پہلے ہی انہوں نے واعظ کے تخلص کے تحت گیت لکھنے شروع کر دیئے تھے۔ سنہ ۱۸۹۵ء میں انہیں ایک رُوحانی تجربہ ہُوا، جسے وہ بعد میں اپنی "تبدیلی" کہا کرتے تھے۔ انہیں بڑا خطرناک ناسور ہو گیا جس کے باعث وہ امرتسر میں دو ماہ تک قریب المرگ رہے۔ پھر اچانک وہ صحت یاب ہو گئے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ انہیں بھی لعزر کی طرح قبر سے واپس بلایا گیا ہے۔ اِس واقعہ کا اُن پر بڑا گہرا اثر ہُوا اور انہوں نے ہمہ وقت مسیحی خدمت کرنے کا فیصلہ کیا۔ سنہ ۱۸۹۹ء، سنہ ۱۹۰۳ء اور سنہ ۱۹۰۶ء کے سی۔ ایم۔ ایس کے ریکارڈ میں انہیں بجونیر مناد بیان کیا گیا ہے۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء میں انہیں ڈیکن مقرر کیا گیا اور اُنہوں نے کلارک آباد اور منٹگمری والا میں خدمت کی۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں انہیں پریسبٹ مقرر کیا گیا اور اپنی سبکدوشی تک (سنہ ۱۹۳۱ء) کلارک آباد میں بحیثیت پاسبان خدمت کرتے رہے۔ تھوڑے عرصہ تک وہ اور قاضی خیراللہ

(دیکھئے قاضی) کلارک آباد میں اکٹھے خدمت کرتے رہے۔ واعظ پاسبان اور قاضی خیراللہ ڈیونٹی سکول میں مدرس تھے۔ واعظ نے ۱۰ فروری سنہ ۱۹۳۵ء میں لاہور میں وفات پائی۔

پادری واعظ بڑی گوناگوں شخصیت کے مالک تھے۔ اُن کے ایک شناسا نے بتایا کہ "وہ بہت صاف رنگ اور خوبصورت تھے اور انہیں اِس بات کا احساس بھی تھا۔" بڑھاپے میں اُن کی سفید داڑھی تھی اور وہ کیسری پگڑی باندھتے تھے۔ اُن میں ظرافت کا مادہ بہت تھا۔ ایک دفعہ لاہور ڈایوسیس کی میٹنگ میں جدت پرستی اور تنقیدِ اعلےٰ پر بحث ہو رہی تھی۔ "اچھا" پادری واعظ نے کہا "یہ تو ظاہر ہی ہے کہ اب ہم مزید یہ نہیں کہہ سکتے کہ مَیں خدا باپ پر یا خُدا کے بیٹے یسوع مسیح پر ایمان رکھتا ہوں، لیکن ہم کم از کم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ پنطس پیلاطس پر ایمان رکھتا ہوں"! اِس کے بعد بحث قہقہوں کی نذر ہو گئی۔ واعظ بڑے زبردست وعظ کرنے والے تھے۔ وہ وعظ کے دوران لوگوں میں چل پھر کر سوال پُوچھا کرتے تھے۔ مُبارک جمعہ کو اُن کی تین گھنٹے کی عبادت اکھرتی نہیں تھی۔ اخوتِ اندریاسیہ کی لاہور شاخ کے اجرا کے موقع پر دائی ایم۔ سی۔ اے میں ایک میٹنگ کے دوران پیسہ جمع کرنے کا سوال پیدا ہوا۔ پادری واعظ نے اپنے آپ کو پیش کیا اور کہا اگر کوئی دُوسرا اُن کا ساتھ دے تو وہ کشکول لے کر چندہ اکٹھا کریں گے"۔ چار نوجوانوں نے اپنے آپ کو پیش کیا اور جلد ہی روپیہ جمع ہو گیا۔

مَیں بڑی کوشش کے باوجود بھی "راحتِ دِل" کا ابتدائی ایڈیشن، جسے واعظ نے شائع کیا تھا حاصل نہ کر سکا، اِس لئے اِس کے پہلے ایڈیشن کی تاریخ اشاعت نہیں بتا سکتا۔ "پنجابی بھجن" (سنہ ۱۸۹۰ء) کے دیباچہ

میں حسبِ ذیل بیان ملتا ہے۔ یہ پنجابی بھجن وہی ہیں جو کہ راگوں کے اضافہ کے ساتھ "راحتِ دِل" کے نئے ایڈیشن میں درج ہیں۔ یہ ۱۸۸۸ء کے موسمِ بہار میں جو لیڈیز کانفرنس منعقد ہوئی تھی، اُس کی درخواست پر رومن رسم الخط میں شائع کئے گئے ہیں۔ اِس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ "نیا ایڈیشن" شاید "راحتِ دِل" کا دوسرا ایڈیشن تھا جو کہ ۱۸۸۷ء یا ۱۸۸۸ء کے شروع میں شائع ہُوا۔ اِس کے پنجابی حصّہ میں واعظ کے ۲۵ گیت شامل ہیں۔ "غذائے روح" (۱۸۹۲ء) میں واعظ کے ۱۹ گیت ہیں جن میں سے ۱۷ اردو میں اور دو پنجابی میں ہیں۔ "راحتِ دِل" کے کل بارہ ایڈیشن شائع ہُوئے۔ چھٹا ایڈیشن ۱۹۱۷ء میں گیارھواں ۱۹۲۹ء میں اور بارھواں ان کی موت سے تھوڑا عرصہ پہلے۔ بارھویں ایڈیشن میں واعظ کے اردو اور پنجابی میں ۲۶۹ گیت اور دیگر مصنفین کے ۴۲ گیت ہیں۔ دیگر مصنفین کے گیتوں پر ستارے کا نشان (*) بنا ہوا ہے۔ جو جلد میرے پاس ہے، اس میں ۳۰ ستارے کے نشان ہیں، اِس لئے یہ ممکن ہے کہ چند غلطی سے رہ گئے ہوں۔ مَیں یہاں ایک گیت کو مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ گیت نمبر ۱۶۱ "توبہ گناہ تھوں پاپی کر لے ہنے شتابی" پر ستارے کا نشان نہیں ہے اور "دِل رُبا" (دوسرا حصّہ ۱۹۰۹ء) سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ گیت واعظ کا ہے۔ لیکن پادری اینڈریو ٹھاکر داس نے اپنے والد صاحب کی تبدیلی کے واقعات بیان کرتے وقت اپنی کتاب "خداوند مسیح کے نورتن" میں صفحہ نمبر ۶۶ پر بیان کیا ہے کہ جب اُن کے والد جی۔ ایل ٹھاکر داس گوجرانوالہ میں پڑھتے تھے تو انہوں نے ۱۸۶۸-۹ء میں اِس گیت کو بازار میں گاتے سنا تھا۔ اگر یہ بیان تاریخی ہے تو اِس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ گیت یقیناً واعظ سے پہلے کا ہے، کیونکہ

۱۸۶۳ء میں اُن کا بپتسمہ ہُوا تھا۔

۱۵۲ اسی تے ہاں جی گناہ دے مارے بچا مسیحا بچا مسیحا۔
۱۵۵ اَے رُوح پاک اساڈے دِلاں وِچ آ۔
۱۶۰ تجھ بن کون کرے اسانوں پیار۔
۱۶۱ توبہ گناہ تھوں پاپی کرے ہنے شتابی (؟)
۱۶۲ تیرا راج مسیحا ہن ایس جگت وِچ آوے۔
۱۶۳ جگ وِچ آیا آپ غفار۔
۱۶۶ یسوع گناہیاں دا یار تے ٹکانا۔
۱۶۸ یسوع دے نال پریت جولائی کون اَسانوں روکے۔
۱۶۹ یسوع دے درتے چاہیدا ہے جانا۔
۱۷۰ بلائینوں یسوع میرے خدایا۔
۱۷۲ روٹی توں زندگی دی مسیحا کھوال دے۔
* ۱۷۷(ا) کرنے ہاں تیری ثنا و حمد رَبّ العالمین۔
* ۱۷۷(ب) اَے خداوند مسیح توں ہیں جلالی بادشاہ۔
۱۸۱ صلیب تے یسوع مردا ہے جو میرے دِل دا یار۔
۱۸۳ قیامت ہون والی ہے مسیحا پھر آون گے۔
۱۹۱ آج آمد ہے جہاں میں صاحبِ لولاک کی۔
۱۹۲ ابنِ خدا کی آج ولادت کی عید ہے۔
۱۹۸ آرزو مجھ کو مسیحا ہے تیرے دیدار کی۔
۲۰۳ کیا کروں تعریف تیری مجھ میں دانائی نہیں۔
۲۰۸ آبِ حیات سب کو پلاتا ہے المسیح۔

۲۰۹ آچکا ہوں تیرے در پر اب دُعا کے واسطے۔
۲۱۱ جب تیرے ہم مسیحا پرستار بن گئے۔
۲۱۴ غضب ہے اب تک گناہ کا کانٹا جگر میں میرے کھٹک رہا ہے
۲۳۷ ہم نے مسیح کو رُوح وجان دل سے دیا جو ہو سو ہو۔
۲۴۵ یہ کیسا زلزلہ آیا قیامت کی نشانی ہے۔
۲۵۴ پیارے بچو مسیح مہربان ہے۔
۲۷۵ میرا یسوع رب خداوند چھوٹا بالک بنیا سی۔

وِالفرڈ :- پادری ولیم - ڈبلیو وِالفرڈ ۱۸۴۲ء میں زندہ تھے

انگریز۔ کلیسیا نامعلوم

اِس سے زیادہ اور کچھ معلوم نہیں کہ وہ ایک نابینا انگلش پادری تھے اور انہوں نے ۱۸۴۲ء میں گیت نمبر ۱۳۲ گایا تھا۔ یہ گیت ۱۸۴۹ء میں شائع ہُوا۔

۱۳۲- مُبارک ساعت دُعا کی۔

ورڈسورتھ :- عزت مآب بشپ کرسٹفر ورڈسورتھ

۱۸۰۷ء - ۱۸۸۵ء

انگریز۔ اینگلیکن

بشپ کرسٹفر ورڈسورتھ مشہور شاعر ولیم ورڈسورتھ کے سب سے

چھوٹے بھائی کے فرزند تھے۔ وہ ۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۵ء تک لنگن کے بشپ رہے۔ روایت ہے کہ وہ نہایت پاکباز، حلیم اور خود انکاری کی زندگی بسر کرنے والے شخص تھے۔" انہوں نے مسیحی سال کے ہر تہوار کے لئے گیت لکھے۔ گیت نمبر ۱۰۵ کا انگریزی گیت ۱۸۶۳ء میں بطور نذرانے کا گیت شائع ہُوا۔

۱۰۵- اَے مالک دونوں عالم کے۔

ولیمز :- مس فلورنس ولیمز

(تاریخ ولادت معلوم نہیں۔ ہنوز زندہ ہیں)

پاکستانی۔ یونائیٹڈ پریسبیٹیرین

مس ولیمز گورداسپور میں پیدا ہوئیں۔ وہ ایک پاسبان کی دختر ہیں۔ تقسیم ہند و پاک کے موقع پر وہ پاکستان میں ہی رہیں۔ وہ فارسی کی استانی ہیں۔ کافی عرصہ تک وہ حاجی پُور میں رہی ہیں اور اب سی۔ ٹی۔ آئی سکول سیالکوٹ میں ہیں۔ انہوں نے متعدد کورس اور گیت لکھے ہیں۔

۲۵۱ آتے ہیں بندگی میں یسوع سے ملنے کو

ولیسلی :- پادری چارلس ولیسلی

۱۷۰۷ء - ۱۷۸۸ء

انگریز۔ میتھوڈسٹ

پادری چارلس ولیسلی میتھوڈسٹ کلیسیا کے بانی جان ولیسلی کے بھائی تھے۔

کہا جاتا ہے کہ "شاید وہ دُنیا کے سب سے بڑے نغمہ نگار ہیں"؟ انہوں نے قریباً چھ ہزار پانچ سو گیت لکھے اور اُن میں کئی نہایت اعلےٰ پایہ کے ہیں۔ یہ اُنکی وجہ ہی سے ہے کہ میتھوڈسٹ "گانے والے لوگ" بنے۔ گیت نمبر ۲۰۰ اور ۲۶۱ علی الترتیب ۱۷۳۹ء اور ۱۷۴۲ء میں انگریزی میں شائع ہوئے۔

۲۰۰۔ سُن آسمانی فوج شریف۔

۲۶۱۔ یسوع پیارے پاک حلیم۔

ہاپکنز :- پادری جان ہنری ہاپکنز

۱۸۲۰ء - ۱۸۹۱ء

امریکی۔ پروٹسٹنٹ اپسکوپل

پادری ہاپکنز ورمانٹ کے بشپ کے فرزند تھے اور ان کا نام بھی اپنے باپ کے نام پر تھا۔ وہ ولیمز پورٹ، پینسلوینیہ کے کرائسٹ چرچ کے حلقہ کے پادری تھے۔ ۱۸۵۷ء میں انہوں نے گیت نمبر ۱۵۱ انگریزی میں لکھا اور اُس کی دھن بھی بنائی۔

۱۵۱۔ ہم تین بادشاہ مشرق کے ہیں۔

ہارٹسوف :- پادری ٹوئیس ہارٹسوف۔ ۱۸۲۸ء - ۱۹۱۹ء

امریکی۔ میتھوڈسٹ اپسکوپل

پادری ہارٹسوف نے راکی معاؤنٹنز میں بشارتی کا کام کیا۔ گیت نمبر ۱۱۲

انگریزی میں ایک میگزین میں شائع ہوا۔ آر۔ ڈی۔ سینکی نے ۱۸۷۳ء میں اُسے پڑھا تھا۔ اُس نے اپنی مشہور گیتوں کی کتاب میں اسے بھی شامل کر لیا۔ وہ اِسے اکثر امریکہ اور انگلستان میں بشارتی عبادتوں کے اختتام پر دعوت کے گیت کے طور پر استعمال کرتا تھا۔ ہارٹسوف نے اِس گیت کی راگ بھی بنائی۔

۱۱۲۔ تیری شیریں آواز میں سنتا ہوں خدا۔

ہافمن :- پادری الشا آبرائٹ ہافمن

۱۸۳۹ء - ؟

امریکی۔ میتھوڈسٹ (ایونجیلیکل ایسوسی ایشن)

پادری ہافمن نے دو ہزار سے زائد گیت لکھے۔ گیت نمبر ۱۴۴ انگریزی میں سب سے پہلے ۱۸۸۱ء میں شائع ہوا۔

۱۴۴۔ کیا تم یسوع پاس گئے کر دل ہووے پاک؟

ہاکس :- مس اینی شروڈ ہاکس

۱۸۳۵ء - ۱۹۱۸ء

امریکی۔ بپٹسٹ

مس ہاکس، ڈاکٹر رابرٹ لوری کی کلیسیا کی رکن تھیں (دیکھئے لوری)۔ ڈاکٹر لوری نے گیت لکھنے میں مس ہاکس کی حوصلہ افزائی کی تھی۔ اُنہوں نے

۱۸۷۲ء میں گیت نمبر ۱۱۱ انگریزی میں لکھا اور ڈاکٹر لوری نے اُس میں کورس کا اضافہ کیا اور اُس کی دھن بھی بنائی۔

۱۱۱- مَیں تیرا ہُوں محتاج۔

۱۱۹- یسوع کے پیچھے کون ہو لیتا؟

ہاؤ :- عزت مآب بشپ ولیم والشم ہاؤ

۱۸۲۳ء - ۱۸۹۷ء

انگریز - اینگلیکن

ہاؤ ۱۸۸۸ء میں ویک فیلڈ کے بشپ بن گئے۔ انہیں دنیاوی جاہ و جلال کی قطعاً اُمنگ نہ تھی۔ انہوں نے مانچسٹر اور درہم کے دولتمند حلقہ کو اپنے حلقہ میں شامل کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ "غریب آدمیوں کے بشپ" مشہور تھے۔ وہ بڑے قابل پاسبان تھے۔ اُن کا نصب العین تھا "کلام سے اور زندگی سے سیر کرو"۔ انہوں نے متعدد گیت لکھے۔ گیت نمبر ۲۱۲ ۱۸۷۳ء میں انگریزی میں شائع ہُوا۔

۲۱۲- آوازیں باہم ہوں بلند۔

ہچنگس :- ولیم میڈلین ہچنگس - ۱۸۲۷ء - ۱۸۷۶ء

انگریز - کانگریگیشنلسٹ

ہچنگس کچھ عرصہ تک لندن میں نشر و اشاعت کا کام کرتے رہے۔ اُنہوں

نے ۱۸۵۰ء میں گیت نمبر ۱۵۶ کو سنڈے سکول کی سالگرہ کی عبادت کیلئے انگریزی میں لکھا۔

۱۵۶- جب بچوں کو مائیں خُداوند کے پاس لائیں۔

ہمفری :- مسز ای - جے - ہمفری

۱۸۵۷ء - ۱۸۷۰ء زندہ تھیں۔

امریکی - میتھوڈسٹ مشنری

مسز ہمفری اپنے خاوند کے ساتھ ۱۸۵۷ء میں ہندوستان تشریف لائیں۔ کلکتہ میں زبان سیکھنے کے بعد وہ ۱۸۵۸ء میں نینی تال اور ۱۸۵۹ء میں بریلی گئیں۔ وہ جسمانی طور پر کمزور تھیں لیکن جہاں تک ممکن ہو سکا وہ اپنے خاوند کے کام میں مدد کرتی تھیں۔ "اُنہیں موسیقی سے بڑا لگاؤ تھا۔ وہ بستر میں لیٹے ہوئے گیتوں کے ترجمے کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھیں۔ ایک دِن ایک ہمخدمت مشنری مسز بٹلر نے انہیں اِس طرح ترجمے کرتے دیکھ کر کہا "اوہ! شاید آپ وہ کام کر سکتی ہیں جو ہماری مشن کے دیگر ارکان نہیں کر سکتے۔ آپ ہندوستان کی میتھوڈسٹ کلیسیا کو گیت گانے کے لئے تیار کر سکتی ہیں"۔ انہوں نے ۱۶ گیتوں کے ترجمے اے پی مشن کے پادری جولیس۔ ایف۔ المن کو تنقید کے لئے بھیجے۔ المن نے اُن کی بہت حوصلہ افزائی کی۔ ۱۸۶۲ء میں میتھوڈسٹ مشن نے اُردو میں اپنی گیت کی کتاب شائع کی، جس میں ۳۳ گیتوں کا ترجمہ مسز ہمفری نے کیا تھا اور باقی ۱۷ پریسبیٹرین گیت کی کتاب میں سے با اجازت لئے گئے تھے۔ یہ ہندوستانی گیت کی کتاب"

بہت مقبول ہوئی اور اِس کا استعمال وسیع پیمانہ پر ہونے لگا۔

* ۱۱۷- جیسا مَیں ہُوں بغیر اِک بات
* ۱۴۷- صلیب پر یسوع مُوا ہے۔
* ۱۵۰- ہزارہا لڑکے کھڑے ہیں۔

ہیبر :- عزت مآب بشپ ایجنلڈ ہیبر

سنہ ۱۷۸۳ء - سنہ ۱۸۲۶ء

انگریز۔ اینگلیکن مشنری بشپ

ہیبر سنہ ۱۸۲۳ء سے سنہ ۱۸۲۶ء تک کلکتہ کے بشپ تھے۔ وہ ترچناپلی میں فوت ہُوئے۔ وہ بڑے مستعد، ہوشیار، عقلمند اور پیاری شخصیت تھے۔ وہ عموماً اپنے حلقہ کا دورہ کرتے رہتے تھے جو کہ اس وقت کے برٹش انڈیا کے تمام علاقہ پر مشتمل تھا۔ اِس لئے ان کی جسمانی حالت نہایت خستہ ہوگئی۔ انہوں نے بہت سے مشہور گیت لکھے۔ گیت نمبر ۹۴ جس کی بنیاد مکاشفہ ۴: ۸-۱۱ ہے، انہوں نے انگلستان میں سنہ ۱۸۰۷ء اور سنہ ۱۸۲۳ء کے درمیان انگریزی میں لکھا تھا لیکن یہ اُن کی موت کے بعد شائع ہُوا۔

۹۴- اُقدس اُقدس اُقدس ربّ خدائے قادر

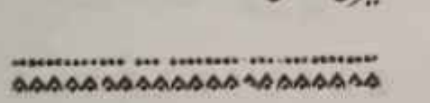

ہیمنڈ :- ولیم ہیمنڈ

سنہ ۱۷۱۹ء - سنہ ۱۷۸۳ء

انگریز۔ اینگلیکن

سنہ ۱۷۴۲ء میں وہ کیلونی میتھوڈسٹ بنے اور پھر سنہ ۱۷۴۵ء میں مورادی بن گئے گیت نمبر ۱۱۲ انگریزی میں سب سے پہلے سنہ ۱۷۴۵ء میں شائع ہُوا۔

۱۱۲- تیرے پاس ہم آتے ہیں۔

ہیورگل :- مس فرانسس رڈلے ہیورگل

سنہ ۱۸۳۶ء - سنہ ۱۸۷۹ء

انگریز۔ اینگلیکن

مس ہیورگل ایک حلقہ کے پادری کی دختر تھیں۔ اُن کی صحت نہایت خستہ تھی لیکن وہ اپنے آپ کو یسوع کی نذر کرنے کے باعث بہت خوش تھیں۔ وہ یسوع کو بڑے شوق سے "آقا" کہا کرتی تھیں۔ گیت نمبر ۱۴۵ کے انگریزی الفاظ انہیں اُس وقت ملے جبکہ وہ ایک رات اپنے بستر میں دراز تھیں اور انہوں نے اپنے آپ کو دوبارہ خداوند کے لئے مخصوص کیا۔

۱۱۶- جان میں نے اپنی دی۔
۱۴۵- میری زندگی تُو لے۔

۳۔ گمنام مصنفین کے گیتوں کے متعلق متفرق معلومات

تمہیدی بیان

اِس حصّہ میں اُن گیتوں کے متعلق بیان کیا گیا ہے جن کے مُصنفین نامعلوم ہیں یا جن کی تصدیق نہ ہو سکی۔ مَیں نے متعدد گیتوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ جب کبھی کوئی گیت پہلی بار کسی کتاب میں شائع ہوتا ہے تو ہم جانتے ہیں کہ وہ اس کتاب کی تاریخِ اشاعت سے کچھ عرصہ پہلے تحریر ہُوا تھا۔

اِس حصّہ میں مَیں نے سب سے پہلے اہم گیتوں کی کتابوں کے بارے میں معلومات فراہم کی ہیں۔ جن میں سے بیشتر اس کتاب کی تصنیف میں مدد کا باعث ہوئیں۔ یہ زیادہ تر قدیم کتابیں ہیں۔ اِن میں سے جن پر ستارے (*) کا نشان ہے وہ گوجرانوالہ سیمنری کی ہے وہ لائبریری میں موجود ہیں۔ جن کتابوں پر صلیب (†) کا نشان ہے وہ لائبریری میں تو موجود نہیں لیکن مَیں نے اپنی تحقیق کے دوران دوسروں سے مستعار لی تھیں۔ پھر ایسی کتابوں کی فہرست دی گئی ہے جن سے ایسے گیتوں کی تاریخ کا پتہ چلانے میں مدد ملتی ہے جن کی تاریخ معلوم کرنے کا ہمارے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ آخر میں مَیں نے دوسرے گیتوں کے بارے میں مختلف غیر مصدقہ معلومات درج کی ہیں۔

****

چند اہم اُردو اور پنجابی گیت کی کتابیں

(ا) "زبور اور گیت" (پریسبیٹیرین)

پہلا ایڈیشن ۱۸۴۲ء

* دوسرا ایڈیشن رومن اردو ۱۸۵۹ء

* دوسرا ایڈیشن فارسی رسم الخط ۱۸۶۴ء

تیسرا ایڈیشن ۱۸۷۲ء

نیا ایڈیشن ۱۸۹۱ء

* نیا ایڈیشن ضمیمہ اور راگوں کے ساتھ۔ رومن اردو ۱۸۹۸ء نئے ایڈیشن کا دُوسرا ایڈیشن؟

* نئے ایڈیشن کا تیسرا ایڈیشن۔ رومن اردو ۱۹۲۳ء۔

† نئے ایڈیشن کا چوتھا ایڈیشن فارسی رسم الخط ۱۹۳۲ء

(ب) مسیحی گیت کی کتاب انیگلیکن

پہلا ایڈیشن ۱۸۴۳ء

دوسرا ایڈیشن ۱۸۷۹ء (رومن اردو ۱۸۹۹ء میں دوبارہ چھپا)

تیسرا ایڈیشن ۱۹۱۴ء

* چوتھا ایڈیشن - رومن اُردو قریباً ۱۹۲۷ء -
† پانچواں ایڈیشن فارسی رسم الخط ۱۹۶۴ء

(ج) "ہندوستانی گیت کی کتاب"

(میتھوڈسٹ) عام طور پر اِسے گیت کی کتاب ہی کہا جاتا ہے۔

پہلا ایڈیشن ۱۸۶۲ء
دیگر ایڈیشن گیتوں کے ضمیمہ کے ساتھ۔
دوسرا ایڈیشن ۱۹۱۱ء
* تیسرا ایڈیشن رومن اردو ۱۹۲۹ء
* چوتھا ایڈیشن فارسی رسم الخط ۱۹۵۱ء
* عبادت کی کتاب میں مشمولہ فارسی رسم الخط ۱۹۶۹ء

(د) "سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب"

† پہلا ایڈیشن ۱۹۳۴ء
† دُوسرا (جوبلی) ایڈیشن ۱۹۵۴ء
† تیسرا ایڈیشن ۱۹۶۹ء

(ھ) "غذائے رُوح" - از صفدر علی صفدر

اِس کا فارسی رسم الخط ایڈیشن بمعہ مصنفین پر مختصر نوٹ سونے میں تولنے کے قابل ہے، لیکن میں نے اِس کی صرف سیلاب زدہ جلد ہی دیکھی ہے۔ "رومن اُردو" کے ایڈیشن میں مصنفین پر نوٹ نہیں ہیں۔ یہ دونوں ۱۸۹۲ء میں شائع ہوئیں۔

(و) "راحتِ دِل" - از رحمت مسیح واعظ

دوسرا ایڈیشن ۱۸۸۸ء سے پہلے
* چھٹا ایڈیشن ۱۹۱۷ء
† گیارہواں ایڈیشن ۱۹۲۹ء
† بارہواں ایڈیشن ۱۹۳۴ء

(ز) متعلقہ بھائی بخت سنگھ

† "روحانی بیداری کے گیت" ۱۹۴۰ء
"صیون کے گیت"
† پہلا ایڈیشن ۱۹۵۱ء
† دوسرا ایڈیشن ۱۹۶۶ء
† تیسرا ایڈیشن ۱۹۷۱ء

(ح) "لڑکوں کی گیتا والی"۔ از جولیس ایف المن۔ رومن اردو بمعہ راگ

پہلا ایڈیشن ۱۸۷۶ء

* دوسرا ایڈیشن ۱۸۷۸ء

یہ ایڈیشن چھپائی کا ایک شاہکار ہے۔ یہ لندن میں چھپا تھا اور اس کا سرنامہ سرخ اور سیاہ رنگ کا ہے اور بڑا دلکش ہے۔

(ط) "ہندوستانی راگوں کی کتاب"۔ از ائیمہ مور سکاٹ

پہلا ایڈیشن رومن اردو بمعہ راگ ۱۸۸۸ء

* دوسرا ایڈیشن رومن اردو بمعہ راگ ۱۸۹۴ء

یہ ایک راہنما کتاب تھی جس میں "زبور اور گیت" اور "گیت کی کتاب" کے بھجنوں اور غزلوں کے راگ دیئے گئے تھے۔ اِس میں گیت گانے کے صحیح طریقے کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

(ی)+ "پنجابی بھجن" ۱۸۹۰ء

* "دِل رُبا" پہلا حصہ ۱۹۰۷ء اُردو
* "دل رُبا" دوسرا حصہ پنجابی اور ہندی ۱۹۰۹ء

} از مس میری۔ اے رائٹر

ان میں "راحتِ دِل" کے گیتوں کے الفاظ کو رومن اُردو یا رومن پنجابی یا رومن ہندی میں لکھا ہے اور ساتھ ہی مغربی موسیقی کی علامتیں بھی دی گئی ہیں۔

پنجابی بھجن ۱۸۹۰ء

اِس میں "راحتِ دِل" کے نئے ایڈیشن کا جو کہ ۱۸۸۸ء کی لیڈیز کانفرنس کی درخواست پر رومن پنجابی میں چھپا تھا، پنجابی حصہ دیا گیا ہے۔ گیتوں کی وہ راگنیں جو مس ایم۔ اے۔ رائٹر نے تیار کیں اور چار سکول کے گیت بھی دیئے گئے ہیں۔ اس میں گیت نمبر ۱۶۷ بھی دیا گیا ہے لیکن اس پر مصنف کا نام درج نہیں ہے۔

۱۶۷۔ یسوع نال پریت جنہاں دی سو پاپی تر جاون گے۔

"زبُور اَور گیت"

تیسرا ایڈیشن ۱۹۲۳ء۔ گیت نمبر ۱۳۶ اِس گیت کی کتاب میں ہے۔ گو کچھ لوگ بتاتے ہیں کہ یہ گیت بہت پُرانا ہے لیکن یہ مجھے اِس سے پہلے کی کسی اور گیت کی کتاب میں نہیں ملا۔ پادری جی۔ ایم نعمان نے مجھے بتایا کہ اس گیت کی طرز پر گجراتی میں بھی گیت گایا جاتا ہے لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ گجراتی یا ہندی گیت اصلی ہے کہ نہیں۔

۱۳۶۔ راجا یسوع آیا، راجا یسوع آیا۔

"سیالکوٹ کنونشن کی گیت کی کتاب"

پہلا ایڈیشن ۱۹۳۴ء۔ اِس گیت کی کتاب سے پہلے کی کسی گیت کی کتاب میں مجھے گیت نمبر ۱۸۹ اور ۲۴۳ نہیں ملے۔

۱۸۹۔ اَے مالک سارے عالم کے۔

۲۴۳- میرے دل دے باغیچے وچ آجا۔

"رُوحانی بیداری کے گیت" ۱۹۴۰ء

"کُل ہندوستان کی رُوحانی بیداری کے گیت"۔ بخت سنگھ ۱۹۴۰ء۔ اِس میں ۴۵ گیت اور دس کورس ہیں۔ اِس میں کچھ ترجمے اور دیگر مصنفین کے گیت (مثلاً گیت نمبر ۱۷۳) بھی شامل ہیں لیکن زیادہ تر گیت بخت سنگھ کی بشارتی ٹیم کے ہیں۔ مجھے کسی نے بتایا کہ گیت نمبر ۱۲۶ اتر پردیش کا ہے اور گیت نمبر ۱۷۸ ۱۹۳۰ء میں تحریر ہُوا لیکن میں اسکی تصدیق نہ کر سکا۔ گیت نمبر ۲۸۲ انگریزی گیت کا ترجمہ نظر آتا ہے لیکن میں اسکے انگریزی گیت کا پتہ نہ چلا سکا۔ یہ سات آیات کے گیت کی پہلی آیت اور کورس پر مشتمل ہے۔

۱۲۶- گناہ کی سزا جہنم جہنم۔

۱۷۸- کیے پچھیاں نہ جگ دیاں ساراں او تیرے باہجوں سُولی والیا

۱۸۶- سارے رسولاں دے سردار یسوع سولی والے۔

۲۸۲- جلال کے بادشاہ کے سامنے تاج پہنے ہوئے۔

"مسیحی کورس" ۱۹۴۹ء سے قبل

اِسے مسیحی اشاعت خانہ نے رومن اُردو میں شائع کیا۔

۲۷۳- یسوع کا نام ہے ایک ہی زمین پر۔

صیہون کے گیت ۱۹۵۱ء

پہلا ایڈیشن مسیحی اشاعت خانہ لاہور۔

اِس کتاب کے اکثر گیت بھائی بخت سنگھ کی بیداری اور بشارتی میٹنگوں کے

مرہونِ منت ہیں جو کہ اُنہوں نے ۱۹۳۳ء سے ۱۹۵۱ء تک منعقد کی تھیں۔ مَیں کسی بھی گیت کے مصنف کے بارے میں پتہ نہ چلا سکا۔ یہ تو ظاہر ہی ہے کہ بھائی بخت سنگھ نے خود ان گیتوں کو نہیں لکھا اور نہ ہی یہ تمام گیت ایک ہی مصنف کے ہو سکتے ہیں کیونکہ اِن کی طرزِ تحریر ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ گیتوں کے بارے میں جو معلومات مجھ تک پہنچیں، وہ میں درج ذیل کرتا ہوں لیکن اُن کے درست ہونے کی گارنٹی نہیں دے سکتا۔

۱۲۰- اِس کی دھن شاید تامل ہے۔

۱۴۶- یہ مَیں نے سب سے پہلے ۱۹۴۷ء میں سُنا تھا، اِس لیے یہ اس سے پہلے کا ہے۔ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ یہ ۱۹۳۵ء میں کراچی میں لکھا گیا، مگر ایک دوسرے شخص نے بتایا کہ یہ الٰہ آباد میں لکھا گیا تھا۔ اِس کی راگ کچھ کچھ مغربی ہے۔

۱۹۴- مَیں نے اِسے ۱۹۴۸ء میں پہلی مرتبہ سُنا تھا، اِس لیے یہ اس سے پہلے کا ہے۔ بھائی فرینکلن ططس نے بتایا کہ یہ ۱۹۴۱ء میں نیل گریوتی (یوپی) میں نوئل بارڈ کی تبدیلی کے موقع پر لکھا گیا تھا۔

۱۹۵- یہ پاکستان میں پہلی بار صیون کے گیت" کی اشاعت کے بعد گایا گیا اور اِسے بھائی بخت سنگھ نے ۱۹۵۲ء۔ ۱۹۵۳ء میں مقبول بنایا۔

۲۱۷- یہ گیت مَیں نے پہلی مرتبہ ۱۹۴۸ء میں سنا تھا اس لیے یہ اِس سے پہلے کا ہے۔ بھائی فرینکلن ططس نے مجھے بتایا کہ یہ ۱۹۳۶ء میں بھائی لوقا کی تبدیلی کے موقع پر دہرہ دون میں لکھا گیا۔ اِس کی راگ غالباً تامل ہے۔

۲۲۱- یہ گیت "کلیسیا تیرے لئے خوشخبری یسوع جلد آتا ہے" کی نئی صورت

ہے جسے مسٹر فرینک نجم الدین مرحوم نے ترتیب دیا ہے (دیکھئے نجم الدین)۔ پہلا گیت "صیون کے گیت" کی کتاب میں ہے اور مغربی طرز پر گایا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ کسی مغربی گیت کا ترجمہ ہو لیکن میں اس کو یا اس کی راگ کو تلاش نہ کر سکا۔

۲۷۹۔ بھائی طفس نے بتایا کہ اسے بھائی نوئل بارو نے لکھا تھا۔ یہ پاکستان میں اُس وقت مقبول ہوا جبکہ یہاں ڈاکٹر جو چرچ ازرونڈا نے میٹنگیں منعقد کیں۔ یہ میٹنگوں کے مضمون کا گیت تھا۔

۲۸۶۔ شاید اس کی راگ تامل ہے۔

۲۵۷۔ پادری پریم بھگت، جنہوں نے اِس گیت کی نظر ثانی کی، (دیکھئے بھگت) اُن کے خیال میں یہ کسی پنٹی کاسٹل مصنف کا لکھا ہوا ہے۔ ایک اور بیان کے مطابق اس کا ماخذ ڈاکٹر اسٹینلے جونز کا آشرم، الہ آباد ہے۔ یہ ۱۹۵۵ء میں سیالکوٹ کنونشن کے موقع پر نوجوانوں کی میٹنگ میں مقبول ہوا۔

۱۲۰۔ یسوع مسیح دلاور ہے۔

۱۴۶۔ کلیسیا کرتی انتظار۔

۱۹۴۔ آؤ جگ کے لوگ سب ہی یسوع راجہ بُلاتا ہے۔

۱۹۵۔ آؤ آؤ یسوع پاس آؤ وہی بلاتا ابھی۔

۲۱۷۔ رب کی ہووے ثنا ہمیشہ۔

۲۲۱۔ خوش ہو کلیسیا دولہا تیرا تجھ کو لینے آتا ہے۔

۲۵۷۔ دل لے لے میرا پیارے یسوع۔

۲۷۹۔ سونگ سے انڈیل یسوع اگنی ساجیون۔

۲۸۶۔ مہما سے تو جو بھرا ہوا۔

مسیحی گیت کی کتاب، ۱۹۶۴ء

مسیحی گیت کی کتاب، پانچواں ایڈیشن دہلی ایس۔ پی۔ سی۔ کے ۱۹۶۴ء گیت نمبر ۲۲۶ اِس کتاب سے لیا گیا ہے، لیکن یہ اس کے چوتھے ایڈیشن (قریباً ۱۹۲۷ء) میں نہیں ہے۔

۲۲۶۔ دیکھو یروشلیم میں یہ کون آرہا ہے۔

دیگر گیت

۱۲۹۔ بشپ سی۔ ڈی۔ راگی کے خیال میں یہ گیت اتر پردیش کا ہے اور کسی مشنری کی تصنیف ہے، کیونکہ اگر یہ کسی ہندوستانی کی تصنیف ہوتا تو وہ اُسے یوں لکھتا "معاف کر تو دے"

۱۷۴۔ کہا جاتا ہے کہ یہ قریباً ۱۹۵۰ء میں لکھا گیا۔

۱۸۴۔ بھائی فرینکلن طفس نے بتایا کہ یہ گیت مسٹر پھوپ سنگھ کراچی پولیس کے ہیڈ کانسٹیبل نے لکھا جو کہ مسیحی ہو گئے تھے۔ لیکن یہ "صیون کے گیت" یا "روحانی بیداری کے گیت" ۱۹۳۰ء میں شامل نہیں ہے۔

۱۹۹۔ مسٹر ای۔ ٹھاکر داس نے بتایا کہ یہ گیت پادری بالا سنگھ از کھنہ نزد لدھیانہ نے لکھا جو کہ ۱۹۲۹ء میں فوت ہوئے تھے۔

۲۱۸۔ پادری باب کنگز نے ۱۹۵۴ء کی سیالکوٹ کنونشن کے موقع پر لوگوں کو اس گیت سے روشناس کرایا تھا جبکہ انہوں نے خود اس گیت کو وائمن پر گایا تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ گیت انہوں نے ۱۹۵۰ء کے قریب مسٹر ارنسٹ جانوئے مرحوم سے سیکھا تھا (یہ پادری سی۔ اے۔ آر جانوئے

کے فرزند تھے۔ دیکھئے جانویئے) ۔ مسڑای۔ ٹھاکرداس کے قول کے مطابق اِسے بھی پادری بالا سنگھ مرحوم نے لکھا تھا۔

۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۳، ۲۷۲ - اِن گیتوں کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے۔

۲۸۱ - کہا جاتا ہے کہ یہ ایک قدیم گیت ہے جس کی مسٹر تیواری ایک براہمن نومرید نے ۱۹۲۹ء کے قریب نظر ثانی کی تھی اور جس کے الفاظ یوں تھے۔

"سُن لو پیارو بھائیو . . . "

۲۸۵ - اس کے متعلق بھی کچھ معلوم نہیں ہے۔

۱۲۹ - میرے پاپوں کو معاف تو کر دے۔

۱۷۴ - ہتھاں پیراں وچ کل - نیزے وہنیاں ایں دِل یسوع پیارے

۱۸۴ - اساڈے گناہاں بدلے یسوع نثار ہویا۔

۱۹۹ - پریمی مسیح کے پریم برابر پریمی ہے کوئی نہیں۔

۲۱۸ - سنا دو مجھ کو وہ پریم کہانی۔

۲۴۹ - آؤ دُعا کو ہاتھ اُٹھائیں۔

۲۵۰ - ایسا گہرا یسوع تیرے پیار میں جانا چاہتا ہوں۔

۲۵۲ - بچو تارے کی مانند تم چمکو۔

۲۷۲ - یسوع نے نجات بخشی دی۔

۲۸۱ - سُن لو پیارے بچو مسیح جی میرا دنیا میں آیا۔

۲۸۵ - چھوٹی چھوٹی جیون گاڑی ہاتھ سے نہیں بنتی ہے۔

۴- فہرستِ مضامین

۱- عبادت کے سلسلہ کے مطابق (عام استعمال)

گیت نمبر	زبور	گیت
پہلا گیت	۱۵، ۱۸، ۲۲، ۲۴، ۳۹،	۹۴، ۹۸، ۹۹، ۱۰۵،
	۴۶، ۴۷، ۶۳، ۶۵، ۸۱،	۱۱۲، ۱۲۲، ۱۳۸، ۱۷۷(ا)
	(۱)، ۸۴، ۹۱ (۲)، ۹۵ (۱)	۱۸۱، ۱۸۹، ۲۰۹، ۲۱۷،
	۹۶ (۱)، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۸،	۲۴۲، ۲۴۹، ۲۵۱
	۱۱۱، ۱۲۱، ۱۲۲ (۱)، ۱۳۳،	
	۱۳۸، ۱۴۵ (۱)، ۱۴۵ (۲)،	
	۱۴۸	
دوسرا گیت	۲، ۵، ۱۶ (۱) ۴۲ (۲)،	۹۸، ۱۰۰، ۱۰۶، ۱۰۷،
	۴۵ (۱)	۱۱۱، ۱۱۴، ۱۱۶، ۱۱۸،
		۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۷،
		۱۳۰، ۱۳۴، ۱۳۹، ۱۴۰،
		۱۴۱، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۴۷،
		۱۴۹، ۱۵۳، ۱۵۶، ۱۶۶،
		۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۷ (ب)،

	زبُور	گیت
		۱۷۸، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۹۴، ۲۰۳، ۲۱۱، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۸، ۲۳۱، ۲۳۸، ۲۴۶،
وعظ سے پہلے	۱، ۱۹ (۲)، ۲۷، ۳۱ (۱)، ۳۲ (۲)، ۵۱ (۱)، ۵۱ (۲)، ۶۲، ۷۸، ۸۱ (۲)، ۸۶، ۹۲ (۳)، ۹۵ (۲)، ۱۱۹ (۱)، ۱۱۹ (۲)، ۱۱۹ (۱۰)، ۱۱۹ (۱۱)، ۱۳۰، ۱۳۹ (۲)۔	۱۰۶، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۲۸، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۴۳، ۱۵۲، ۱۵۵، ۱۶۰، ۱۷۲، ۱۷۹، ۱۸۷، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۳۲، ۲۴۲۔
آخری گیت	۲۲ (۴)، ۳۱ (۴)، ۶۷، ۷۲، ۱۰۱، ۱۰۳ (۱)، ۱۰۳ (۲)، ۱۱۸، ۱۲۲ (۲)، ۱۴۵ (۲)، ۱۵۰۔	۹۵، ۱۰۳، ۱۱۳، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۳۱، ۱۴۲، ۱۴۵، ۱۴۸، ۱۵۷، ۱۶۱، ۱۷۹، ۱۹۵، ۱۹۹، ۲۰۲، ۲۲۰، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۵۷، ۲۸۰، ۲۸۸۔

۲۔ مسیحی سال اور دیگر خاص اوقات کے مُطابق

اتوار۔ دِن۔ موسم	زبُور	گیت
آمد۔	۲۴، ۴۵ (۱)، ۴۷، ۷۲، ۸۵، ۹۶ (۲)، ۱۳۰۔	۱۰۶، ۱۲۶، ۱۴۶، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۸۳، ۱۸۹، ۱۹۵، ۲۲۱، ۲۳۱، ۲۳۶، ۲۵۹،
بائبل سنڈے (آمد کا دوسرا اتوار)	۱۶ (۲)، ۱۹ (۲)، ۷۸، ۸۵، ۹۵ (۲)، ۱۱۹ (۱)، ۱۱۹ (۲)، ۱۱۹ (۱۰)، ۱۱۹ (۱۱)۔	۱۳۷، ۱۸۰، ۲۲۰، ۲۳۲۔
بڑا دِن (عید ولادت)	۲، ۱۹ (۱)، ۴۵ (۱)، ۸۵، ۹۷، ۹۹، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۳۶، ۱۵۱، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۲۰۰، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۴۸۔	
نیا سال (یا سال کا پہلا اتوار)	۱، ۵، ۲۳، ۳۷، ۴۸، ۸۱ (۱)، ۱۱۹ (۱)، ۱۱۹ (۲)، ۱۲۱۔	۱۴۸، ۲۲۰، ۲۸۰۔
عیدِ ظہور (۶ جنوری)	۱۹ (۱)، ۲۲ (۴)، ۶۷، ۷۲، ۹۶، ۱۴۵	۹۹، ۱۵۱، ۱۶۴، ۲۱۵
لینٹ (روزہ)	۱، ۱۵، ۳۲ (۱)، ۳۸، ۵۱، ۱۰۲، ۱۱۹ (۱۱)، ۱۲۰)، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۳۰، ۱۴۱، ۱۴۳	۱۱۱، ۱۱۲، ۱۲۵، ۱۲۸، ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۴۴، ۱۵۲، ۱۵۵، ۱۶۸، ۱۸۷، ۲۰۹، ۲۱۶، ۲۲۲، ۲۳۵، ۲۳۷،

اتوار - دن - موسم	زبور	گیت
		۲۴۰، ۲۵۶-
مسیح کی اذیت کا اتوار	۲۲ (۱)، ۳۱ (۱)، ۴۲، ۵۵،	۱۰۶، ۱۳۴، ۱۳۹، ۱۴۱،
(روزوں کا پانچواں اتوار)	۶۹ (۱)، ۶۹ (۴)	۱۴۷، ۱۴۹، ۱۵۴، ۱۷۴،
		۱۷۹، ۱۸۱، ۱۸۴، ۱۸۶،
		۱۹۴، ۲۱۸، ۲۳۵، ۲۴۸،
		۲۸۷-
کھجور کا اتوار	۲۴، ۴۵-	۱۰۰، ۱۷۷ (ب)، ۲۰۱،
		۲۱۷، ۲۲۶-
مقدس ہفتہ:-		
سوموار	۱۵، ۵۱ (۳)، ۸۱ (۲)،	۹۴، ۱۲۶، ۱۴۴، ۱۴۸،
	۹۵ (۲)-	۱۵۲، ۱۵۵، ۱۷۱، ۱۷۲،
		۲۰۹، ۲۱۶، ۲۲۰، ۲۴۳-
منگل دار	۲، ۸۱ (۲)، ۹۵ (۲)، ۹۶	۱۲۶، ۱۴۶، ۱۶۱، ۱۶۲،
	(۲)-	۱۸۳، ۱۸۹، ۱۹۵، ۲۲۱،
		۲۳۱، ۲۳۶، ۲۳۹-
بدھوار	۴، ۱۶ (۱)، ۳۱ (۱)، ۴۵،	۱۱۵، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۳۶،
	۶۲، ۹۱ (۱)، ۱۳۳-	۱۴۰، ۱۴۷، ۱۶۰، ۱۶۸،
		۱۷۰، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۹،
		۲۱۱-
جمعرات	۱۷، ۲۰، ۲۲ (۱)، ۲۳،	۱۱۱، ۱۱۸، ۱۲۴، ۱۳۲،

اتوار - دن - موسم	زبور	گیت
	۳۱، ۳۸، ۴۲ (۲)، ۶۹	۱۳۸، ۱۴۳، ۱۶۹، ۱۷۲،
	(۲)-	۱۹۱، ۲۲۸، ۲۳۲، ۲۶۱،
		۲۷۳، ۲۷۷-
مبارک جمعہ	۲۲ (۱)، ۳۱ (۱)، ۳۸،	۱۱۵، ۱۲۹، ۱۴۷، ۱۴۹،
	۴۲، ۵۵، ۶۹ (۱)، ۶۹	۱۵۴، ۱۵۹، ۱۷۴، ۱۷۹،
	(۴)	۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۴، ۱۸۶،
		۲۱۸، ۲۱۹، ۲۳۵، ۲۴۴،
		۲۴۸، ۲۸۷،
سنیچر	۱۶ (۲)، ۸۶-	۱۱۴، ۱۳۳، ۱۵۹، ۲۶۷،
ایسٹر	۲، ۱۶ (۲)، ۲۲ (۳)،	۱۰۲، ۱۶۵، ۱۷۳، ۱۷۵،
(عید قیامت)	۶۳، ۶۶، ۱۱۱، ۱۲۱، ۱۲۲،	۱۸۵، ۱۸۸، ۲۱۰۰، ۲۱۲،
	۱۲۵، ۱۲۶، ۱۳۰-	۲۳۰، ۲۴۵، ۲۶۷-
عید صعود	۱۵، ۲۲ (۲)، ۲۴، ۴۷،	۱۰۰، ۱۷۳، ۱۷۷ (ب)،
(یا بعد کا اتوار)	۹۶، ۹۹-	۱۸۰، ۲۳۰۰، ۲۶۷-
عید پنتکست	۴۸، ۱۰۴، ۱۳۹ (۲)،	۱۱۱، ۱۳۵، ۱۵۵، ۱۷۲،
(عید نزول)	۱۴۵-	۱۷۷ (ر)، ۲۰۹، ۲۲۰،
		۲۵۷، ۲۶۰، ۲۶۶، ۲۷۴،
		۲۷۹-
عید تثلیث-	۹۹-	۹۴، ۱۳۸، ۱۷۷ (ر)، ۲۴۰،
		۲۴۲، ۲۷۸، ۲۸۰، ۲۸۸-

اِتوار۔ دن۔ موسم	زبُور	گیت
سب مُقدسّوں کا دن (انومبر)	۲۸، ۴۶، ۴۸، ۱۲۲، ۱۲۶۔	۱۲۷، ۱۴۸، ۱۵۰، ۱۷۷ (و)، ۱۷۷ (ب)، ۱۸۳، ۲۱۳، ۲۳۲، ۲۳۷، ۲۴۵، ۲۵۹، ۲۸۲۔
شِفاخانوں کا اِتوار	۴، ۲۰، ۳۲ (۱) ۹۱ (۱)، ۱۰۳۔	۱۰۹، ۱۲۵، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۳۸، ۲۴۰، ۲۷۴۔
سیمنری کا اِتوار	۱۹ (۲)، ۳۲ (۲) ۷۸، ۱۱۹، (۱۰) ۱۲۲ (۲)، ۱۴۵ (۱)۔	۱۲۷، ۱۴۸، ۲۳۲۔
مسیحی گھروں کا اِتوار	۱۲۷۔	۱۵۶، ۲۵۴، ۲۵۹، ۲۸۰۔
فصل کیلئے شکر گزاری	۶۵، ۶۷، ۱۴۵ (۲)	۱۰۵، ۱۸۰۔
قومی تہوار	۴۶، ۸۱ (۱) ۸۵۔	۲۱۳، ۲۵۵، ۲۸۸۔

۳۔ دیگر ضروری مضامین کے مُطابق

مضمون	زبُور	گیت
خُدا باپ :۔		
قادرِ مُطلق۔ خالق۔	۱۹ (۱)، ۹۲ (۱) ۱۰۴، ۱۲۱، ۱۳۶، ۱۳۹ (۱)	۱۰۲، ۱۰۵۔
پروردگار۔ محافظ۔ رہنما	۵، ۱۶ (۲)، ۲۳، ۲۷، ۳۲، ۳۴ (۲)، ۷۸، ۸۶، ۱۰۴، ۱۱۹، (۷) ۱۲۱، ۱۲۵	

مضمون	زبُور	گیت
رہائی اور نجات دہندہ	۴، ۱۸، ۲۲ (۱) ۲۸، ۳۴ (۲)، ۴۶، ۶۶ (۲) ۸۴، ۹۱ (۱) ۹۱ (۲)، ۱۰۷، ۱۲۶،	۱۰۲، ۱۴۱۔
گناہوں کا بخشنے والا	۳۲ (۱) ۵۱ (۲)، ۶۹ (۱)، ۱۰۳ (۲)، ۱۳۰۔	
دُعا سننے والا۔ اُسکی حمد و ثنا	۲۰، ۲۷، ۶۶، ۶۹ (۵) ۱۴۲، ۳۳ (۱)، ۳۴ (۱)، ۶۵، ۶۶، ۸۱ (۱) ۸۴، ۹۲ (۱)، ۹۵، (۱) ۹۶ (۱)، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۳، (۱)، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۸، ۱۳۶، ۱۳۸، ۱۴۵ (۱)، ۱۴۵ (۲)، ۱۴۸ (۱) ۱۴۸ (۲)، ۱۵۰۔	۲۰۹۔ ۹۸، ۱۰۵، ۱۷۷ (۲)، ۲۱۷، ۲۴۲۔
خُداوند یسوع مسیح :۔ اُسکی تعلیم اور نمونہ۔	۴۰ (۲)	۱۵۳، ۱۵۶، ۱۵۸، ۱۶۶، ۱۷۵، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۳۲، ۲۳۸، ۲۷۴، ۲۸۱۔
اُس کی محبت اور ہمدردی۔		۱۱۵، ۱۱۸، ۱۲۵، ۱۳۶، ۱۳۹، ۱۵۶، ۱۵۸، ۱۶۰، ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۷۰، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۲، ۲۳۵، ۲۷۷۔

مضمون	زبُور	گیت
اُس کی حمد وثنا	۴۵ (۱)، ۷۲ (۴)	۹۸، ۱۰۰، ۱۱۴، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۳۰، ۱۳۶، ۱۳۹، ۱۴۷، ۱۶۰، ۱۷۰، ۱۷۷ (۲)، ۱۷۸، ۱۸۱، ۱۸۷، ۲۰۰، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۳۸، ۲۴۲، ۲۴۶، ۲۶۷، ۲۷۳، ۲۷۷، ۲۸۳،
کلیسیا:-		
صبح کے گیت	۵، ۶۳، ۹۲ (۱)، ۱۰۸	۹۴-
شام کے گیت	۴-	۱۳۳-
ساکرامنٹ:-		
بچوں کا بپتسمہ	۸۰-	۱۱۸، ۱۵۰، ۱۵۶، ۱۷۵، ۲۵۴، ۲۵۹، ۲۸۰-
ایمانداروں کا بپتسمہ	۱۵، ۵۱ (۳)، ۱۰۱، ۱۴۱-	۱۰۴، ۱۱۰، ۱۱۴، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۴، ۱۳۱، ۱۴۵، ۱۷۶، ۲۱۱، ۲۳۱، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۴۶، ۲۸۰-
عشائے ربانی	۱۵، ۲۳، ۲۴ (۲)، ۱۳۴ (۲) ۱۰۳ (۱)، ۱۰۳ (۲)، ۱۳۳-	۱۰۱، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۳۰، ۱۳۴، ۱۳۷، ۱۶۹، ۱۷۲، ۱۸۰، ۲۰۸، ۲۴۰، ۲۸۷-

مضمون	زبُور	گیت
پاک نکاح	۳۳، ۴۵ (۲)-	۱۵۸-
مُردوں کا دفن	۱۶ (۲) ۲۳، ۱۰۳ (۲)، ۱۳۰-	۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۸، ۱۵۰، ۲۴۵، ۲۵۹-
تقرّری، خدمت، مختاری-	۱۵، ۵۱ (۳)، ۱۰۱، ۱۴۱،	۱۰۵، ۱۱۶، ۱۴۲، ۱۴۵، ۲۳۵، ۲۴۹، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۷۰-
تبلیغ	۲۲ (۳)، ۲۲ (۴)، ۶۷، ۹۶ (۲)، ۱۲۶-	۱۱۰، ۱۶۲، ۱۷۸، ۱۷۹، ۲۰۴، ۲۰۶، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۷، ۲۲۹، ۲۳۱، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۹، ۲۴۷، ۲۶۵، ۲۷۱، ۲۷۶-
مسیحی زندگی:-		
دعوت اور ہدایت انجیل	۳۴، ۸۱ (۲)، ۹۵ (۲)-	۱۰۳، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۴۴، ۱۶۱، ۱۶۷، ۱۷۹، ۱۹۴، ۱۹۵، ۲۰۵، ۲۲۰، ۲۲۲، ۲۳۵، ۲۴۰، ۲۶۲، ۲۸۴-
توبہ اور ایمان	۳۲ (۱)، ۵۱ (۱)، ۵۱ (۲)، ۶۵، ۶۹ (۱)، ۹۰-	۱۱۷، ۱۴۱، ۱۴۸، ۱۵۲، ۱۶۴، ۱۷۱، ۱۸۷، ۲۰۹، ۲۱۶، ۲۲۰-

مضمون	زبور	گیت
شکرگزاری اور گواہی	۲۲ (۳) ۳۴، ۴۰ (۲)، ۶۶ (۳)، ۷۸، ۱۱۹ (۲۰)	۱۰۲، ۱۱۵، ۱۳۶، ۱۴۰، ۱۴۷، ۱۶۰، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۹۹، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۱۱، ۲۲۸، ۲۳۱، ۲۳۷، ۲۴۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۲، ۲۸۱، ۲۸۷-
اطمینان اور خوشی	۱۶ (۲)، ۲۳، ۸۴، ۹۱ (۱)، ۱۰۳ (۱)، ۱۰۸، ۱۲۲ (۱)، ۱۲۵، ۱۳۸، ۱۴۵ (۲)-	۱۲۳، ۱۳۰، ۱۳۹، ۱۹۶، ۲۰۷، ۲۲۱، ۲۴۶-
دعا اور پاکیزگی کی جستجو	۱، ۵، ۱۵، ۱۷، ۴۰ (۲)، ۴۲، ۵۱ (۳)، ۵۵، ۶۳، ۶۵، ۶۹ (۵)، ۸۴، ۹۲ (۳)، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۱۹ (۱)، ۱۱۹ (۱۱)، ۱۱۹ (۲۰)، ۱۳۱، ۱۴۳-	۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۲۱، ۱۲۵، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۵۵، ۱۷۲، ۱۸۷، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۰۹، ۲۱۲، ۲۳۵، ۲۵۰، ۲۵۶، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۶، ۲۸۷-
رفاقت اور برادرانہ محبت	۱۱۸، ۱۳۳-	۱۶۸، ۲۱۱، ۲۳۲، ۲۵۱-
مخصوصیت	۴۰ (۲)، ۴۷، ۱۰۱، ۱۱۹ (۱)، ۱۴۱-	۹۷، ۱۰۴، ۱۱۴، ۱۱۹، ۱۳۱، ۱۴۲، ۱۴۵، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۶، ۲۱۱، ۲۱۳،

مضمون	زبور	گیت
		۲۲۰، ۲۲۹، ۲۳۵، ۲۴۳، ۲۴۸، ۲۵۲، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۶۵، ۲۶۹، ۲۷۸-
جنگ	۲، ۱۸، ۳۱ (۱)، ۴۶، ۹۱ (۲)	۹۶، ۱۱۰، ۱۲۰، ۱۲۷، ۱۴۳، ۱۵۷، ۲۳۴، ۲۳۶، ۲۴۷، ۲۵۵، ۲۶۳-
مسافرت	۲۷، ۳۲ (۲)، ۶۲، ۸۱، (۲)، ۸۶-	۱۱۲، ۱۴۳، ۲۲۵، ۲۳۵، ۲۴۰، ۲۵۶، ۲۶۱-
موت، قیامت آبدی زندگی	۱۶ (۲)-	۱۱۴، ۱۱۸، ۱۳۳، ۱۴۳، ۱۵۰، ۱۶۷، ۱۷۷ (۱)، ۱۷۷ (۲)، ۱۸۳، ۲۴۱، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۵۹، ۲۸۲-

۴- بچّوں کے لئے موزوں گیت

زبور	گیت
۱۵، ۲۳، ۲۴، ۳۲ (۲)، ۳۴ (۲)، ۳۴ (۳)، ۴۶، ۴۷، ۷۲ (۴)، ۹۱ (۲)، ۹۶ (۱)، ۱۰۰، ۱۰۳ (۱)، ۱۱۹ (۲)، ۱۲۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۵، ۱۴۷، ۱۵۰،	۹۷، ۹۸، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۲، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۶،

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
زبور	۸۵	۱۰	۱۳۹
	۹۰	۹	۱۲۶
		۱۷	۲۶۶
	۹۲	۱	۱۸۱
	۱۰۰	۱	۱۲۷
	۱۰۳	۸	۱۳۸، ۲۳۷
		۱۵-۱۶	۱۳۳
	۱۰۴	۷	۱۰۶
	۱۱۰	۱	۱۷۳
	۱۱۹	۱۷۲	۹۸
	۱۳۶	۹	۱۰۶
	۱۳۹	۷	۲۱۶
	۱۵۰		۲۱۷
واعظ	۱۲	۱	۲۱۳
غزل الغزلات	۲	۱	۱۲۱، ۲۴۶
		۱۲	۱۰۶
	۴	۱۶	۲۴۳
	۵	۱۰	۲۴۶
یسعیاہ	۱	۱۸	۱۱۳، ۲۲۸
			۲۶۸، ۲۸۸
یسعیاہ	۲	۴	۱۸۹
	۶	۱-۳	۹۴، ۱۷۷ (د)
	۶	۱-۷	۲۰۹
	۷	۱۳	۲۰۰
	۹	۲	۱۰۷
		۶	۱۹۲، ۲۰۰۰
		۷	۱۲۶، ۲۱۵
	۳۲	۲	۱۳۴
	۴۰	۳۱	۱۳۱
	۴۲	۶	۱۳۳، ۲۶۱
	۴۴	۲۲	۱۴۷
	۴۵	۲۲	۱۷۷ (د)، ۲۱۶
	۴۹	۱۵	۱۲۸
	۵۳	۳	۱۰۰، ۱۶۰۰،
			۱۸۱، ۲۱۸-
		۴	۱۴۰، ۱۸۴
		۵	۲۱۶، ۲۴۴،
			۲۶۷-
		۶	۱۰۶
	۵۵	۱	۱۹۳، ۲۳۰

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
یسعیاہ		۲	۱۰۱، ۱۱۴
			۱۲۱
		۱۰-۱۱	۲۲۵
	۶۰	۱	۱۳۸
	۶۳	۹	۲۳۵
	۶۴	۶	۱۶۶
یرمیاہ	۲۳	۲۵	۱۹۱
دانی ایل	۹		۲۸۶
	۱۲		۱۳۲، ۲۵۳
			۲۵۹-
عاموس	۴	۱۲	۱۳۶
میکاہ	۷	۸	۲۳۴
		۱۶-۱۷	۲۳۴
		۱۸	۲۴۲
زکریاہ	۳	۴-۵	۱۱۸
	۹	۹	۲۲۶
	۱۳	۱	۱۱۳، ۱۲۱،
			۱۳۹، ۱۴۰،
			۱۴۴، ۱۷۳،
			۱۸۱، ۲۵۷،

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
ملاکی	۳	۱۶-۱۷	۲۵۹
متی	۴	۲	۲۰۰، ۲۴۲
	۱	۲۱	۱۲۳، ۱۶۰،
			۱۶۴، ۱۹۵
		۲۲-۲۳	۱۰۸
		۲۳	۲۰۰
	۲	۱-۱۱	۱۵۱، ۱۶۴،
			۱۹۳، ۲۱۵
	۳	۱-۱۲	۱۶۱
		۱۷	۱۶۱، ۱۷۸
	۴	۱۸-۲۲	۱۱۹، ۱۲۴،
			۱۴۳، ۱۶۶،
			۱۷۹، ۱۹۹،
			۲۳۹، ۲۴۶
	۵	۵	۱۵۳
		۱۱	۲۳۷، ۲۳۹
		۱۱-۱۲	۲۳۵
		۱۴-۱۶	۲۰۶، ۲۳۳
			۲۷۱
		۴۴	۲۳۲، ۲۳۷

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
متی	۶	۱۰	۱۶۲
		۲۰	۲۴۰
	۷	۲۴-۲۸	۲۶۴
	۸	۱-۴	۱۶۶
		۲۳-۲۷	۲۳۸
	۹	۲-۸	۱۶۶، ۱۷۵
		۱۸-۲۶	۱۸۲، ۱۹۸
	۱۰	۳۲	۲۰۵
		۳۳	۲۰۵
		۳۴-۳۶	۲۱۱
	۱۱	۲۸	۱۲۵، ۱۹۰
			۱۶۲، ۱۸۲
			۱۸۵، ۱۹۴
			۱۹۵، ۲۰۸
			۲۳۱، ۲۶۱
	۱۲	۹-۱۴	۱۶۶، ۱۷۵
		۲۹	۱۸۹
		۳۰	۲۴۳
	۱۳	۳۳	۲۳۹
		۴۵-۴۶	۲۳۹، ۲۴۶
	۱۴	۱۳-۲۱	۲۱۶، ۲۳۸
		۲۲-۳۳	۲۸۱
		۳۰-۳۱	۲۳۸
	۱۶	۱۸	۱۶۰
	۱۸	۱۰	۱۲۷
		۱۲-۱۴	۱۴۳، ۲۲۳
			۱۱۹، ۱۲۴
			۱۶۸، ۱۷۶
		۲۰	۲۰۳، ۲۱۱
		۵-۶	۲۲۷، ۲۴۷
	۱۹	۱۳-۱۵	۲۷۸
			۱۱۸، ۱۵۶
			۲۵۴، ۲۷۵
		۲۱	۲۷۸
	۲۰	۲۱	۱۵۷
			۱۶۹، ۲۵۴
		۲۰	۲۳۲، ۲۵۱
		۵-۶	۱۵۸

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
متی	۲۰	۲۸	۱۰۶، ۱۱۶
			۱۳۸، ۱۳۹
			۱۴۷، ۱۵۱
			۱۵۴، ۱۶۰
			۱۶۶، ۱۷۰
			۱۹۵، ۲۰۳
			۲۲۱، ۲۳۲
			۲۳۵، ۲۷۳
		۲۹-۳۴	۱۰۹، ۱۶۶
			۱۷۵، ۱۸۲
			۲۳۸، ۲۸۱
	۲۱	۱-۱۱	۲۰۱، ۲۲۶
	۲۴	۷	۱۹۵
		۳۶-۴۴	۲۲۱
		۴۵-۵۱	۲۱۱
	۲۵	۱-۱۳	۲۲۱، ۲۳۱
			۲۶۰-
		۱۳	۲۲۱
		۳۳	۱۵۷، ۱۵۹
	۲۶	۱۴-۱۶	۲۴۶
		۲۰-۲۵	۲۴۶
		۲۸	۲۱۸، ۲۲۱
		۳۶-۴۶	۱۲۴
		۴۱	۱۳۲
		۴۷-۵۰	۲۴۶
		۵۵	۲۴۴
		۵۹-۶۰	۱۷۴
		۶۷-۶۸	۱۶۴، ۱۸۴
			۲۴۴
	۲۷	۲	۱۶۴، ۲۴۴
		۱۵-۲۶	۱۷۴
		۲۶	۱۶۱، ۱۷۳
			۱۶۴، ۱۷۸
			۱۸۱، ۱۸۲
			۱۸۶
		۲۶-۵۰	۲۱۹
		۲۸	۲۴۴
		۲۸-۲۹	۱۱۵، ۱۷۱
			۱۶۴، ۱۸۲
			۱۸۴، ۱۹۴

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت	کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
متی			۲۱۹،۲۰۵	مرقس			۱۷۹، ۱۹۹،
			۲۸۷،۲۴۴				۲۳۹، ۲۴۶-
		۲۸-۳۰	۱۸۱			۴۰-۴۵	۱۶۶، ۱۸۲،
		۳۸	۲۱۹				۲۳۸، ۲۸۱-
		۴۴	۱۸۶		۲	۱-۱۲	۱۶۶، ۱۷۵
		۴۶	۲۱۹		۳	۱-۵	۱۶۶، ۱۷۵
		۴۸	۲۱۹			۲۷	۱۸۹
		۵۱	۲۱۹		۴	۳۵-۴۱	۲۳۸
		۵۲-۵۳	۲۲۵		۵	۲۲-۲۳	۱۸۲، ۱۹۸،
		۶۲-۶۶	۱۸۵، ۲۱۰				۲۱۶، ۲۳۸،
	۲۸	۱-۶	۱۶۵، ۱۸۵				۲۸۱ -
			۲۱۲، ۲۴۵		۶	۳۳-۴۵	۱۹۷
		۶	۱۰۲، ۱۷۳،			۴۵-۵۳	۲۳۸
			۲۳۰، ۲۶۷		۷	۳۱-۳۷	۲۸۱
		۱۹-۲۰	۲۰۶، ۲۳۲		۸	۳۴-۳۷	۱۱۹، ۱۲۴،
			۲۲۵، ۲۳۹				۱۶۸، ۱۷۶،
			۲۴۷ -				۲۰۳، ۲۱۱،
مرقس	۱	۱۱	۱۶۱، ۱۷۸				۲۲۷، ۲۴۷،
		۱۶-۲۰	۱۱۹، ۱۲۴،				۲۷۸ -
			۱۴۳، ۱۶۶			۳۸	۲۰۵

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت	کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
مرقس		۷-۹	۱۵۸	مرقس		۲۰-۲۱	۲۴۶
	۱۰	۱۳-۱۶	۱۱۸، ۱۵۶			۲۴	۲۲۱
			۲۵۴، ۲۷۵			۳۲-۴۲	۱۲۴
		۴۵	۱۰۶، ۱۱۶،			۳۸	۱۳۲
			۱۳۸، ۱۳۹،			۴۳-۴۶	۲۴۶
			۱۴۷، ۱۵۱،			۴۸	۲۴۴
			۱۵۴، ۱۶۰			۵۶	۱۷۴
			۱۶۶، ۱۷۰،			۶۵	۱۷۴، ۱۸۴،
			۱۹۵، ۲۰۳،				۲۴۴
			۲۲۱، ۲۳۲،		۱۵	۱	۱۷۴، ۲۴۴
			۲۳۵، ۲۴۶،			۱-۱۵	۱۷۴
			۲۷۳ -			۱۵	۱۶۱، ۱۷۳،
		۴۶-۵۲	۱۰۹، ۱۶۶،				۱۷۴، ۱۷۸
			۱۷۵، ۱۸۲،				۱۸۱، ۱۸۲،
			۲۳۸، ۲۸۱،				۱۸۶ -
	۱۱	۱-۱۰	۲۰۱، ۲۲۶			۱۵-۳۸	۲۱۹
	۱۳	۸	۱۹۵			۱۷	۱۱۵، ۱۷۱،
		۲۶-۲۷	۲۲۱				۱۷۴، ۱۸۲،
		۲۳-۳۷	۲۲۱				۱۸۴، ۱۸۹،
	۱۴	۱۰-۱۱	۲۴۶				۱۹۳، ۲۰۵،

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
مرقس			۲۴۴، ۲۱۹
		- ۲۸۷	۲۱۴، ۲۰۸،
		۱۹	۲۲۴
		۲۰	۲۲۴
		۲۵، ۲۳،	
		۳۴	۲۲۴
		۲۷	۲۱۹
		۲۹-۲۲	۱۸۱-۱۸۴
		۳۴	۲۱۹
		۳۶	۲۱۹
		۳۸	۲۱۹
	۱۶	۷-۱	۱۶۵
		۶	۱۰۲، ۱۷۳،
		۲۳۰، ۲۶۷	
لوقا		۳۶-۲۶	۱۶۳
		۳۵	۹۹، ۱۵۷
			۱۷۷، ۱۹۸،
		- ۲۱۵	
		۶۹-۷۰	۱۶۳، ۱۹۲
		۷۸-۷۹	۱۰۷، ۱۴۵

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
لوقا			۱۵۱، ۱۶۲
			۲۰۸، ۲۱۴،
			۲۴۸، ۲۷۶،
	۲	۱-۲۰	۹۷، ۱۰۷،
		۷	۱۸۴، ۲۰۶،
			۲۷۵، ۲۸۶، -
		۸-۱۶	۲۰۰
		۱۱	۲۱۵
		۱۴	۹۹، ۱۰۸،
			۱۵۷، ۲۰۰،
		۲۵	۱۰۰، ۱۹۳،
		۳۵	۱۵۹
	۳	۲۲	۱۰۲، ۱۷۳،
	۴	۱۸	۲۳۰، ۲۶۷،
	۵	۱۱	۲۳۷
		۱۸-۲۶	۱۶۶، ۱۷۵،
	۶	۶-۱۱	۱۶۶، ۱۷۵،
		۳۸	۱۸۰
	۷	۱۱-۱۶	۱۸۲، ۱۹۸،
			۲۱۶، ۲۳۸، ۲۸۱

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
لوقا	۸	۲۵-۲۲	۲۳۸
		۵۶-۴۰	۱۸۲، ۱۹۸،
			۲۱۶، ۲۳۸،
			- ۲۸۱
	۹	۱۷-۱	۱۹۷
	۱۱	۲۲-۲۱	۱۸۹
	۱۲	۹	۲۰۵
		۴۰-۳۴	۲۲۱
	۱۴	۲۷	۱۱۹، ۱۲۴،
			۱۶۸، ۱۷۶،
			۲۰۳، ۲۱۱،
			۲۴۷، ۲۷۸،
	۱۵	۷-۳	۹۸، ۱۳۸،
			۱۶۹، ۲۵۴،
	۱۸	۱۷-۱۵	۱۱۸، ۱۵۶،
			۲۵۴، ۲۷۵،
		۴۳-۳۵	۱۰۹، ۱۶۶،
			۱۷۵، ۱۸۲،
			۲۳۸، ۲۸۱،
	۱۹	۱۰-۱	۲۱۱

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
لوقا		۸	۲۰۴
		۴۰-۲۹	۲۰۱، ۲۲۶،
	۲۱	۱۱-۱۰	۱۹۵
	۲۲	۶-۳	۲۴۶
		۲۰	۱۹۲، ۲۲۱،
		۲۳-۲۱	۲۴۶
		۴۶-۴۰	۱۶۴
		۴۶	۱۳۲
		۴۸-۴۷	۲۴۶
		۵۲	۲۴۴
		۶۴	۱۷۴، ۱۸۴،
			- ۲۴۴
	۲۳	۲۵-۱	۱۷۴
		۴۷-۲۶	۲۱۹
		۳۳	۱۲۴، ۱۲۶،
			۱۳۹، ۱۴۹،
			۱۶۹، ۲۱۸،
			۲۱۹، ۲۲۴،
			- ۲۴۶
		۴۳-۳۹	۱۷۳

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
مرقس			۲۴۴، ۲۱۹
			- ۲۸۷
		۱۹	۲۲۴
		۲۰	۲۲۴
		۲۳، ۲۵	
		۳۴	۲۲۴
		۲۷	۲۱۹
		۲۹-۲۲	۱۸۴-۱۸۱
		۳۴	۲۱۹
		۳۶	۲۱۹
		۳۸	۲۱۹
	۱۶	۷-۱	۱۶۵
		۶	۱۷۳، ۱۰۲
			۲۶۷، ۲۳۰
نوقا		۳۸-۲۶	۱۶۳
		۳۵	۱۵۷، ۹۹
			۱۹۸۰، ۱۷۷
			- ۲۱۵
		۷۰-۶۹	۱۹۲، ۱۶۳
		۷۹-۷۸	۱۴۵، ۱۰۷

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
			۱۶۲، ۱۵۱
			۲۱۴، ۲۰۸،
			۲۷۶، ۲۴۸
	۲	۲۰-۱	۱۰۷، ۹۷
		۷	۲۰۶، ۱۸۴،
			-۲۸۶، ۲۷۵
		۱۶-۸	۲۰۰
		۱۱	۲۱۵
		۱۴	۱۰۸، ۹۹،
			۲۰۰، ۱۵۷
		۲۵	۱۹۳، ۱۰۰
		۳۵	۱۵۹
	۳	۲۲	۱۷۸، ۱۶۱
	۴	۱۸	۲۷۴
	۵	۱۱	۲۳۷
		۲۶-۱۸	۱۷۵، ۱۶۶
	۶	۱۱-۶	۱۷۵، ۱۶۶
		۳۸	۱۸۰
	۷	۱۶-۱۱	۱۹۸، ۱۸۲،
			۲۳۸۰، ۲۱۶
			۲۸۱

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
نوقا	۸	۲۵-۲۲	۲۳۸
		۵۶-۴۰	۱۹۸، ۱۸۲،
			۲۳۸، ۲۱۶،
			-۲۸۱
	۹	۱۷-۱	۱۹۷
	۱۱	۲۲-۲۱	۱۸۹
	۱۲	۹	۲۰۵
		۴۰-۳۴	۲۲۱
	۱۴	۲۷	۱۲۴، ۱۱۹،
			۱۷۶، ۱۶۸،
			۲۱۱، ۲۰۳،
			۲۷۸، ۲۴۷
	۱۵	۷-۳	۱۳۸۰، ۹۸،
			۲۵۴، ۱۶۹
	۱۸	۱۷-۱۵	۱۵۶، ۱۱۸،
			۲۷۵، ۲۵۴
		۴۳-۳۵	۱۶۶، ۱۰۹،
			۱۸۲، ۱۷۵،
			۲۸۱، ۲۳۸
	۱۹	۱۰-۱	۲۱۱

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
نوقا		۸	۲۰۴
		۴۰-۲۹	۲۲۶، ۲۰۱
	۲۱	۱۱-۱۰	۱۹۵
	۲۲	۶-۳	۲۴۶
		۲۰	۲۲۱، ۱۹۲
		۲۳-۲۱	۲۴۶
		۴۶-۴۰	۱۶۴
		۴۶	۱۳۲
		۴۸-۴۷	۲۴۶
		۵۲	۲۴۴
		۶۴	۱۸۴، ۱۷۴
			-۲۴۴
	۲۳	۲۵-۱	۱۷۴
		۴۷-۲۶	۲۱۹
		۳۳	۱۲۶، ۱۲۴،
			۱۴۹، ۱۳۹،
			۲۱۸، ۱۷۹،
			۲۲۴، ۲۱۹،
			-۲۴۶
		۴۳-۳۹	۱۷۳

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
لُوقا	۲۴	۵	۲۱۰
		۶	۱۰۲، ۱۷۳
		۲۹	۱۳۳
		۳۶	۱۲۲
		۴۰	۱۵۴، ۱۶۸
			۱۷۴، ۱۸۴
			۱۸۶، ۱۹۴
			۲۴۴، ۲۸۷
		۵۱	۱۳۸، ۱۸۰
			۲۶۷-
یُوحنا	۱	۱	۱۳۷، ۱۷۷
			(ب) ۲۱۵،
			۲۲۸، ۲۳۷
		۴	۱۱۴، ۲۰۰،
			۲۳۱-
		۹	۱۵۳، ۲۲۵،
			۲۳۰، ۲۳۷،
			۲۷۶-
		۱۴	۹۹، ۱۰۸،
			۱۳۸، ۱۵۳،

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
یُوحنا			۱۹۹، ۲۰۰،
			۲۱۹، ۲۳۰،
			۲۸۱، ۲۸۶-
		۱۸	۱۵۲، ۱۷۷،
			۱۵۴، ۱۶۸، ۲۰۸-
		۲۹	۱۳۴، ۲۴۶،
	۲	۱۸-۲۳	۱۸۵
	۳	۵	۱۵۵، ۲۲۰
		۱۲-۱۳	۱۹۸
		۱۶	۱۰۵، ۱۳۸،
			۱۴۱، ۱۴۷،
			۱۴۹، ۱۸۶،
			۲۱۸، ۲۲۲،
			۲۶۲، ۲۶۹،
			۲۷۷، ۲۸۱
		۱۷	۱۷۰، ۲۱۴،
			۲۳۸-
	۴	۱۱، ۱۴	۱۶۹، ۱۷۲،
			۱۷۶، ۱۸۰،
			۲۰۸، ۲۲۵-

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
یُوحنا		۵۰	۱۱۲
	۵	۲۱	۲۰۷
		۲۴-۲۵	۱۳۸، ۲۰۴
		۲۶-۲۷	۱۸۳، ۱۸۷
	۶	۵-۱۳	۱۹۷
		۱۵-۲۱	۲۳۸
		۳۵	۱۳۷، ۱۶۹،
			۱۷۲، ۲۰۸،
		۳۷	۱۷۷
	۷	۳۷	۱۳۷
	۸	۱۲	۱۴۲، ۲۴۶،
		۳۶	۱۴۱، ۱۸۲،
			۲۰۸، ۲۷۲،
	۹	۵	۱۴۲، ۲۴۶،
	۱۰	۹	۱۶۰، ۱۶۹،
		۱	۱۷۰، ۱۷۲،
			۱۸۰، ۱۸۸،
			۲۱۱، ۲۳۷،
			۲۴۰-
	۱۱	۱-۴۴	۱۷۲، ۱۷۵،

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
			۱۸۲، ۱۹۷،
			۱۹۸، ۲۱۶،
			۲۳۸، ۲۸۱-
		۲۵	۱۱۴-۱۹۸
		۵۰-۵۱	۲۶۹
	۱۲	۱۲-۱۹	۲۰۱، ۲۲۶-
		۲۱	۱۹۸، ۲۲۰-
		۳۶	۲۱۲
	۱۳	۲۱-۳۰	۲۴۶
		۳۴-۳۵	۲۳۱
	۱۴-۱۶		۲۳۲
	۱۴	۱	۲۳۲
		۲-۳	۱۰۶
		۲	۱۱۸، ۱۳۲،
			۱۴۳، ۲۶۱
		۳	۱۶۲، ۲۳۲
		۶	۱۶۹، ۲۲۸،
			۲۷۳، ۲۷۷
		۱۳	۲۳۲
		۱۷	۱۵۵

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
یُوحنا		۲۳	۲۵۷
		۲۷	۲۰۷
		۸-۱	۲۴۳
	۱۵	۱	۱۹۱
		۲	۲۴۳
		۸	۲۴۳
		۱۲	۲۳۱
	۱۶	۳-۲	۲۳۲
		۱۳	۱۱۱
		۱۴	۱۳۸
		۳۳	۲۳۲
	۱۸	۵-۱	۲۴۶
		۲۴	۲۴۴، ۱۷۴
	۱۹	۱	۱۶۱، ۱۷۳،
			۱۶۴، ۱۷۸،
			۱۸۱، ۱۸۲،
			۱۸۶-
		۲	۱۱۵، ۱۷۱،
			۱۷۴، ۱۸۲،
			۱۸۴، ۱۸۶،

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
یُوحنا			۱۹۴، ۲۰۵،
			۲۱۹، ۲۴۴،
			۲۸۷
		۱۷-۳۰	۲۱۹
		۱۷	۲۴۶
		۱۸	۲۱۹
		۲۵-۲۷	۱۵۹، ۱۸۴
		۲۹	۲۱۹
		۳۰	۲۴۴، ۲۴۶
		۳۴	۱۱۳، ۱۳۹
			۱۴۰، ۱۵۴
			۱۶۸، ۱۷۳
			۱۷۴، ۱۸۴
			۱۸۶، ۱۹۴
			۲۳۰، ۲۳۶
			۲۳۸، ۲۴۶
		۳۸-۴۲	۱۵۹، ۲۶۷
	۲۰	۱-۲	۱۸۵، ۲۰۰
		۱	۱۷۵
		۱۴-۱۸	۱۸۸، ۲۱۰

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
		۱۵	۱۷۵
		۱۹	۱۲۲
		۲۶-۲۸	۲۳۶
		۲۸	۲۳۱
	۲۱	۱۵-۱۷	۱۲۸
اعمال	۱	۶	۱۹۵
		۸	۲۳۴، ۲۳۹
			۲۴۶-
		۱۱	۲۶۷
		۱۴	۲۳۲
	۲	۲۳	۱۷۰
		۲۴	۱۷۷ (ب)
			۲۲۵
		۳۲-۳۳	۱۷۳
	۳	۱۵	۱۳۹
	۴	۱۲	۱۱۷، ۱۳۸،
			۱۴۲، ۱۶۷،
			۱۶۹، ۱۹۵،
			۲۷۳، ۲۷۷،
		۳۴-۳۷	۱۷۳

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
اعمال	۷		۲۳۴
	۷	۴۸-۴۹	۲۸۶
	۹	۴	۲۳۵
	۱۰	۳۸	۱۹۷، ۱۹۸،
			۲۱۶
		۴۰	۱۸۸
	۱۶	۲۵	۱۴۸
		۳۱	۱۶۱، ۱۶۳،
			۲۲۴-
	۱۷	۳۱	۱۶۱،
			۱۷۷ (ب)
رومیوں	۱	۴	۱۸۵، ۲۴۵
		۱۸	۲۱۴، ۲۲۲
	۲	۳	۱۵۲
	۳	۲۴	۱۵۲، ۲۱۹
		۲۵	۱۳۶، ۱۷۹،
			۱۹۵، ۲۲۷،
			۲۳۱-
	۵	۵	۱۲۲، ۱۳۸،
			۱۵۵-

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
یُوحنّا		۲۳	۲۵۷
		۲۷	۲۰۷
		۱-۸	۲۴۳
	۱۵	۱	۱۹۱
		۲	۲۴۳
		۸	۲۴۳
		۱۲	۲۳۱
	۱۶	۲-۳	۲۳۲
		۱۳	۱۱۱
		۱۴	۱۳۸
		۳۳	۲۳۲
	۱۸	۱-۵	۲۴۶
		۲۴	۲۴۴، ۱۷۴
	۱۹	۱	۱۶۱، ۱۷۳،
			۱۷۴، ۱۷۸،
			۱۸۱، ۱۸۲،
			۱۸۶-
	۲۰	۲	۱۱۵، ۱۷۱،
			۱۷۴، ۱۸۲،
			۱۸۴، ۱۸۶،

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
یُوحنّا		۱۹۴، ۲۰۵،	
		۲۱۹، ۲۴۴،	
		۲۸۷	
		۱۷-۳۰	۲۱۹
		۱۷	۲۴۶
		۱۸	۲۱۹
		۲۵-۲۷	۱۵۹، ۱۸۴
		۲۹	۲۱۹
		۳۰	۲۴۴، ۲۴۶
		۳۴	۱۱۳، ۱۳۹
			۱۴۰، ۱۵۴
			۱۶۸، ۱۷۳
			۱۷۴، ۱۸۴
			۱۸۶، ۱۹۴
			۲۳۰، ۲۳۶
			۲۳۸، ۲۴۶
		۳۸-۴۲	۱۵۹، ۲۶۷
	۲۰	۱-۲	۱۸۵، ۲۰۰
		۱	۱۷۵
		۱۴-۱۸	۱۸۸، ۲۱۰

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
		۱۵	۱۷۵
		۱۹	۱۲۲
		۲۶-۲۸	۲۳۶
		۲۸	۲۳۱
	۲۱	۱۵-۱۷	۱۲۸
اعمال	۱	۶	۱۹۵
		۸	۲۳۴، ۲۳۹
			۲۴۶-
		۱۱	۲۶۷
		۱۴	۲۳۲
	۲	۲۳	۱۷۰
		۲۴	۱۷۷ (ب)
			۲۲۵
		۳۲-۳۳	۱۷۳
	۳	۱۵	۱۳۹
	۴	۱۲	۱۱۷، ۱۳۸،
			۱۶۲، ۱۶۷،
			۱۶۹، ۱۹۵،
			۲۷۳، ۲۷۷،
		۳۴-۳۷	۱۷۳

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
اعمال	۷		۲۳۴
	۷	۴۸-۴۹	۲۸۶
	۹	۴	۲۳۵
	۱۰	۳۸	۱۹۷، ۱۹۸،
			۲۱۶
		۴۰	۱۸۸
	۱۶	۲۵	۱۴۸
		۳۱	۱۶۱، ۱۶۳،
			۲۲۴-
	۱۷	۳۱	۱۶۱،
			۱۷۷ (ب)
رومیوں	۱	۴	۱۸۵، ۲۴۵
		۱۸	۲۱۴، ۲۲۲
	۲	۳	۱۵۲
	۳	۲۴	۱۵۲، ۲۱۹
		۲۵	۱۳۶، ۱۷۹،
			۱۹۵، ۲۲۷،
			۲۳۱-
	۵	۵	۱۲۲، ۱۳۸،
			۱۵۵-

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
رومیوں		۸	۲۱۸-۲۸۱
	۶	۳-۵	۲۱۲
		۱۷	۲۷۸
		۲۳	۱۱۳، ۱۱۴،
			۱۱۶، ۱۲۶،
			۲۴۰-
	۸	۱۶-۱۷	۲۲۹
		۱۸	۲۳۵
		۳۲	۱۰۵، ۱۰۶
		۳۳-۳۶	۲۴۲
		۳۷	۲۴۷
	۱۰	۱۱	۱۷۷ (ب)
	۱۱	۳۳-۳۶	۲۴۲
	۱۲	۱	۱۴۲-۱۴۵
			۱۵۳، ۲۰۲،
			۲۵۲، ۲۷۰،
		۴-۸	۲۸۸
		۱۹-۲۱	۲۳۲
	۱۳	۱۲	۱۴۵، ۱۹۵
	۱۶	۲۰	۱۵۷، ۲۱۴
۱-کرنتھیوں	۶	۱۹	۱۳۵
		۲۰	۱۳۸، ۲۲۸،
			۲۴۶، ۲۵۹،
	۱۱	۲۸	۱۱۳، ۱۱۴، ۱۰۱
	۱۲	۱۲-۲۷	۱۱۶، ۱۲۶، ۲۸۸
	۱۳	۱۳	۱۴۸
	۱۵	۳-۴	۲۴۸
		۲۰-۲۲	۲۴۵، ۲۴۶
		۴۵	۱۵۷
		۵۲	۱۰۶
		۵۵-۵۷	۱۳۳-۲۱۲
			۲۴۵-
		۵۵	۲۴۶
		۵۷	۲۳۱
۲-کرنتھیوں	۱	۱۴	۲۲۳
	۴	۴	۱۵۵
		۶	۱۳۴، ۱۳۸،
			۱۵۵، ۱۵۷،
			۱۸۹-
		۱۴	۱۳۱، ۲۲۳

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
			۱۴۰، ۱۵۳
		۷-۸	۱۳۹
		۲۲-۲۳	۱۸۲، ۲۳۸، ۲۸۸
	۲	۱	۱۵۲، ۱۶۰
			۱۶۶، ۱۹۵، ۱۹۹، ۲۲۵،
			۲۴۵، ۲۶۶-
		۱۳	۱۵۲
		۱۷	۱۱۶
		۱۸	۱۸۷
	۳	۱۷-۱۹	۱۲۸، ۱۶۳، ۱۸۱، ۲۵۰،
			۱۸۴، ۱۸۶، ۲۸۳-
		۱۹	۱۳۵، ۱۴۱، ۱۸۷، ۲۲۱،
			۲۲۲، ۲۴۴، ۱۸۱-
	۴	۱-۱۶	۲۶۷- ۲۸۸
		۴-۶	۱۲۷
		۱۵-۱۶	۲۸۸
		۲۱	۱۸۵
	۵	۸	۲۱۲، ۲۷۴،
		۱۴-۱۷	۲۳۶
		۱۴	۲۱۲، ۲۲۱،
افسیوں			۱۴۰، ۱۵۳،
		۸-۷	۱۳۹
		۲۲-۲۳	۲۸۸
	۲	۱	۱۵۲، ۱۶۰،
			۱۶۶، ۲۲۵،
			۲۴۵، ۲۶۶-
		۱۳	۱۵۲
		۱۷	۱۱۶
		۱۸	۱۸۷
	۳	۱۷-۱۹	۱۲۸، ۲۵۰،
			۲۸۳-
		۱۹	۱۳۵، ۱۴۱،
			۱۸۱-
	۴	۱-۱۶	۲۸۸
		۴-۶	۱۲۷
		۱۵-۱۶	۲۸۸
		۲۱	۱۸۵
	۵	۸	۲۱۲، ۲۷۴،
		۱۴-۱۷	۲۳۶
		۱۴	۲۱۲، ۲۲۱،

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت	کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
اِفسیوں		۱۴	۲۲۳،۲۲۴	کلسیوں		۶	۲۳۵
			۲۳۹،۲۴۱			۱۳	۱۴۷
		۱۶	۲۴۷		۳	۱-۳	۲۱۲،۲۷۴
		۱۸	۱۳۵،۲۷۹	۱-تھسلنیکیوں	۱	۴	۲۵۹
	۶	۱۰-۱۸	۹۶،۱۲۰،			۱۰	۱۲۲،۱۴۶،
			-۲۴۷				۱۸۷،۲۳۱
		۱۷	۱۹۱،۱۹۸،		۲	۱۹	۲۲۳
			-۲۲۴		۴	۱۳-۱۷	۱۲۶،۱۴۵،
فلپیوں	۱	۱	۲۲۸،۲۲۹				۱۶۸،۲۲۱،
	۲	۵	۲۰۳				-۲۶۷
		۵-۷	۱۰۷،۱۱۶،			۱۶	۱۰۶
			۱۵۳،۱۸۴			۱۷	۱۲۴،۱۳۰،
			۱۸۷،۲۳۰،				۱۴۳،۱۵۰،
			۲۳۸،۲۸۱،				-۱۸۳
			-۲۸۶		۵	۱-۱۰	۲۴۶
		۷	۲۰۰،۲۲۱			۵	۲۱۲
		۹-۱۱	۱۸۹،۲۳۰	۲-تھسلنیکیوں	۱	۷-۹	۱۸۳
	۳	۷-۸	۲۰۲	۱-تیمتھیس	۱	۱۵	۱۲۶،۱۵۳،
	۴	۱۹	۱۸۰				۱۶۰،۲۳۵
کلسیوں	۲	۳	۲۴۲		۲	۵	۱۲۹،۲۰۳

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت	کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
۱-تیمتھیس		۶	۱۱۶،۱۳۸	عبرانیوں	۲	۱۴-۱۵	۱۲۸،۱۳۰،
			۱۳۹،۱۴۷،				۱۴۱،۱۴۷،
			۱۵۱،۱۵۴،				۱۶۳،۱۸۲،
			۱۶۰،۱۶۶،				-۲۳۱
			۱۷۰،۱۹۵،		۴	۱۵	۱۲۵
			۲۰۳،۲۳۲،		۵	۲	۲۲۴
			-۲۷۳			۷-۸	۱۲۴
		۸	۲۴۹		۷	۲۵	۱۱۴
	۶	۷	۱۲۶،۱۶۷،		۹	۲۶	۲۱۹
			۲۰۲،۲۱۶		۱۰	۱۹-۲۰	۱۷۷(ب)
۲-تیمتھیس	۱	۱۰	۲۱۲،۲۴۵				۲۴۵
		۱۲	۲۳۱		۱۱		۱۴۸
	۲	۱۹	۱۵۲			۱۳	۱۴۳،۲۴۱
	۳	۱۵-۱۶	۲۳۲			۱۴	۱۴۳
	۴	۸	۲۳۱		۱۲	۱	۱۲۷
ٹطس	۲	۱۳	۲۳۱			۲	۱۰۰،۱۳۱
	۳	۷	۲۱۱		۱۳	۱۴	۱۴۳،۲۱۶
عبرانیوں	۱	۲	۲۰۰،۲۳۰	یعقوب	۱	۱۰-۱۱	۱۳۳
		۳	۱۷۳،۱۷۷			۱۷	۱۰۵،۱۳۳
			۸۸۰(ب)			۱۸	۱۵۳،۲۲۸ ۲۳۷

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
یعقوب	۲	۵	۲۱۳
	۴	۷	۲۲۴،۱۱۰
		۱۳-۱۵	۲۲۱
۱-پطرس	۱	۲	۲۰۹،۱۵۵
		۳	۲۳۵
		۴	۱۳۲
		۵	۱۱۱
		۶-۷	۲۳۵
		۸	۲۳۱،۱۹۶
		۱۲	۲۱۶
		۱۹	۱۱۶،۱۰۶،
			۱۲۶،۱۲۲،
			۱۳۹،۱۳۴،
			۱۵۰،۱۴۱،
			۱۷۷(ب)
			۱۸۲،۱۷۹،
			۲۲۱،۲۰۵،
			۲۵۹،۲۲۸
			۲۶۸-
	۳	۲۴۰	۱۸۱-

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
۱-پطرس	۴		۱۲۳
		۲۱	۲۰۳،۱۵۳،
			۲۵۸-
		۲۳	۱۸۷،۱۸۱
		۲۴	۱۹۰۰،۱۱۴،
			۱۸۱،۱۶۳،
			۱۸۶،۱۸۴،
			۱۹۹-
	۳	۷	۲۱۱
		۱۴-۱۵	۲۳۵
	۴	۱۳	۲۳۵
		۱۴	۲۳۵،۲۲۱
	۵	۷	۱۳۲،۱۲۵
۲-پطرس	۱	۱۷	۱۷۸،۱۶۱
	۳	۱۰-۱۱	۲۴۶
		۱۲	۲۳۱
۱-یوحنا	۱	۷	۲۳۱،۱۳۱
	۲	۲	۱۷۲،۱۵۳
			۱۹۵،۱۸۷
			۱۸۱-

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
۱-یوحنا		۲۷	۲۶۰
	۴	۱۸	۱۸۷،۱۵۸
مکاشفہ	۱	۸	۲۰۲
	۲	۱۰	۲۰۵،۱۴۳
	۳	۵	۲۰۸،۱۴۳
			۲۲۱
		۷	۱۰۳
		۹	۲۳۴
		۱۸	۲۲۱
		۲۰	۲۰۵،۱۸۶
			۲۸۴
		۲۱	۱۸۳
	۴		۱۷۷(ز)
			۲۸۲
		۸-۱۱	۱۷۷،۹۴
			(ز)
	۵	۵	۲۴۶
		۶	۲۴۶
	۶	۱	۱۰۶
		۱۱	۲۲۱

کتاب	باب	آیت	نمبر گیت
مکاشفہ	۷	۹	۲۲۱،۱۱۸
		۱۴	۱۵۰،۱۴۴
			۲۲۱،۱۶۸،
			۲۶۸،۲۵۷
	۱۱	۱۵	۱۸۹
	۱۲	۱۷	۱۹۸
		۲	۱۰۶
	۱۴	۳	۱۱۸
		۱۴	۲۱۳
	۱۷	۱۴	۱۲۳،۱۰۸،
			۱۵۱،۱۳۶
	۱۹	۹	۱۰۱
		۱۶	۱۲۳،۱۰۸
			۱۵۱،۱۳۶
	۲۰	۴-۶	۲۲۱
	۲۱	۲	۲۲۱
		۴	۱۱۸
		۹	۲۲۱
	۲۲	۱۶	۲۳۱

۶- گیتوں کی پہلی سطر کے مطابق فہرست

حصّہ زبُور

زبُور نمبر	حصّہ	وزن	پہلی سطر
۱	-	۱	اوہ دھن ہے جو نہ مندا ہے۔
۱	-	۲	ہے کیا ہی مبارک اوہو آدمی۔
۲	-	۱	لوک کاہدے لئی پاندے ڈنڈ۔
۴	-	-	جدوں تینوں پکاراں میں۔
۵	۱	-	یہوواہ میریاں باتاں دے اُتے۔
۱۵	-	-	اَے یہوواہ تیرے گھر کون سلامت رہیگا؟
۱۶	۱	۱	اَے خُداوند میرے توئیں کر رکھوالی۔
۱۶	۲	۳	مُبارک یہوواہ نوں میں آکھاں گا۔
۱۷	۱	-	سچ نوں سُن توں اے یہوواہ۔
۱۸	۱	۱	اَے یہوواہ زور تو میرا۔
۱۹	۱	۲	آسمان بیان کردے خدا دے کم سارے۔
۱۹	۲	۱	یہوواہ دی شریعت ایسی کامل۔
۲۰	۱	-	دُکھاں دے ویلے تیری یہوواہ سُنے دُعا۔
۲۰	۱	۴	اَے خُداوند اَے رب میرے۔

زبُور نمبر	حصّہ	وزن	پہلی سطر
۲۲	۳	۲	خُدایا اپنے بھائیوں نوں۔
۲۲	۴	۳	یاد یہوواہ دی سب کرن گے۔
۲۳	-	۲	رب ایالی میرے کول میرے دل نوں نہیں ڈول۔
۲۴	۲	۲	رب خُداوند بادشاہ ہے۔
۲۷	۳	-	یہوواہ اُچی دِتی میں پکاراں گا۔
۲۸	۲	۲	یہوواہ مُبارک مُبارک خُدا۔
۳۱	۱	۱	میری آس ہے تیرے اُتے۔
۳۱	۴	۳	خوبیاں اپنی عجائب توں تے۔
۳۲	۱	-	اوہ دھن جس دے بخشے گئے سب گناہ۔
۳۲	۲	-	سکھاواں گا تینوں ویکھاواں گا راہ۔
۳۳	۱	۱	تسی اَے صادقو خوشیاں مناؤ۔
۳۴	۱	۱	یہوواہ نوں ہر دم مُبارک کہاں گا۔
۳۴	۲	-	فرشتہ یہوواہ دا تنبو لگا کے۔
۳۴	۳	۲	آؤ منڈیو سنو میں سُناواں۔
۳۶	۲	-	یہوواہ آسماناں تے تیری رحمت تے بھاری ہے۔
۳۷	۴	-	زمین دے وارث ہوون گے۔
۳۸	۱	۱	غصّے نال نہ جھڑکیں مینوں اَے خُدا۔
۳۹	۱	۱	اپنے راہ دی میں راکھی کراں گا۔
۴۰	۱	۱	میں صبر دے نال آس رکھ کے۔
۴۰	۲	۲	یہوواہ مینوں نال کڑھت دے۔

زبُور نمبر	حِصّہ	وزن	پہلی سطر
۴۲	۱	-	پانی دے سوتیاں دی ہرنی ہو۔
۴۵	۱	-	میرے دل وچ شاہ دے وَلوّں
۴۵	۲	-	سُن اَے بیٹی توُں ایہہ سوچ نے۔
۴۶	۱	۱	ربّ اساڈا زور ہے۔
۴۷	-	-	سب لوکو ماہنگے مارو ہن۔
۴۸	۲	-	تیری ہیکل دے وچ کیتا۔
۵۱	۱	-	فضل نال اَے ربّ۔
۵۱	۲	۱	دیکھ خداتوں دِل دی۔
۵۱	۳	۲	یاربّ میرے پاک خُدا۔
۵۵	۳	۲	ہن تے میں یہوّاہ اَگے۔
۶۲	۲	-	خداوند نوں اڈیکدی رہ۔
۶۳	-	-	تڑکے میں تینوں ڈھونڈاں۔
۶۵	۱	-	صیحون دے وِچ اڈیکدی۔
۶۶	۲	۲	ساریو لوکو اساڈے رَبّ نوں
۶۶	۳	۳	خُدا تر سو آڈ۔ سنو ایہہ بیان۔
۶۷	-	-	ربّ اساڈا اساڈے اُتے۔
۶۹	۱	۱	میری جان دے تیک خُداوند
۶۹	۵	۲	ربّ سچ مچ اُس دی سُنداہے۔
۷۲	۴	۴	رہے گا ناں سدا تیکر مسیح دا۔
۷۸	۱	-	کن رکھ اَے میری اُمت میری شریعت پر۔

زبُور نمبر	حِصّہ	وزن	پہلی سطر
۸۱	۱	-	پکار کے خُداوند دی گاؤنا
۸۱	۲	-	سُن اَے میری اُمت میں دساں گا چا۔
۸۴	۱	-	خداوندا توں لشکراں دا خدا ہے۔
۸۵	۲	۲	مَیں گل خدا دی سُناں گا۔
۸۶	۳	-	اَے خُداوند اپنا راہ۔
۹۰	۲	۲	اساڈی بدکاری رکھی ہے ساری۔
۹۱	۱	۱	خُدا دے پردے ہیٹھاں جو کوئی۔
۹۱	۲	۲	یاربّ توں میری پناہ ہے۔
۹۲	۱	۱	تیری صِفتاں دے گاؤنے گیت۔
۹۲	۳	۲	خرمے دے درخت دے وانگر۔
۹۵	۱	۱	آؤ رَبّ دی وڈیائی گایئے۔
۹۵	۲	۲	جے اَج دے دن سب سُندے ہو۔
۹۶	۱	-	آؤ اِک نواں گیت ربّ لئی گاؤ۔
۹۶	۲	-	ساریو لوکو تسیں رَبّ ہی نوں جانو۔
۹۹	۱	-	یہوّاہ راج آپ کر دا ہے۔
۱۰۰	-	-	اَے سب زمین دے لوکو۔
۱۰۱	۱	-	گیت تیرے نیاں دے۔
۱۰۲	۱	۱	میری دُعا ہُن پہنچے۔
۱۰۳	۱	۱	توُں آکھ اے میری جان۔
۱۰۳	۲	۲	رحمت نال ہے بھریا ہویا۔

زبور نمبر	حصّہ	وزن	پہلی سطر
۱۰۴	۵	۴	رَبّا گنی نہ جاندی تیری کاریگری۔
۱۰۶	۱	۱	کرو شکر و ثنا تسیں ربّ دی
۱۰۷	۱	۱	تسیں خُدا دی کرو شکر گزاری ہاں۔
۱۰۸	۱	۱	مضبوط میرا دِل ہے۔
۱۱۱	۱	۱	تسیں گاؤ ثنا۔
۱۱۸	۱	۱	سدا تیکر ہے رحمت
۱۱۹	۱	۱	دَھن حال اوہناں دا ہے۔
۱۱۹	۲	۲	جوان بھلا کِس طرح۔
۱۱۹	۱۰	۱۰	فہم عطا کر مجھ کو خدایا۔
۱۱۹	۱۱	۱۱	تیری نجات دے شوق دے وِچ۔
۱۱۹	۲۰	۲۰	مینوں تو رہائی دے۔
۱۲۱	-	-	اکھیاں چکناں ہاں مَیں وَل پہاڑاں۔
۱۲۲	۱	۱	مَیں خوش ہویا جدَ مینوں۔
۱۲۲	۲	۱	دُعا منگو ایہہ ہِل کے سب دَم بدَم
۱۲۵	-	-	آس جنہاں دی توں ہیں۔
۱۲۶	-	-	قیدی صیحونی یہوواہ نے۔
۱۲۷	-	-	جے یہوواہ نہ گھر نوں بنا دے۔
۱۳۰	-	-	اے یہوواہ دے لوک۔
۱۳۳	-	-	دیکھ کیا ہی چنگی گل ہے۔
۱۳۶	۱	-	شکر یہوواہ دا ہی کرو۔

زبور نمبر	حصّہ	وزن	پہلی سطر
۱۳۸	۱	۱	مَیں دل دے نال خداوندا تیری۔
۱۳۹	۱	۱	توں یہوواہ مینوں جا چدا۔
۱۳۹	۲	۲	خدایا تیری رُوح تھوں ہیں۔
۱۴۱	۱	۱	یہوواہ ہیں پکار دا ہاں۔
۱۴۲	-	-	پکار دا ہاں یہوواہ نوں۔
۱۴۳	۱	۱	سنیں اے یہوواہ توں۔
۱۴۳	۱	۱	اے میرے شاہ خُداوندا۔
۱۴۵	۲	۲	نہایت ہے رحیم خُدا۔
۱۴۸	۱	۱	کرو ربّ دی ہُن وڈیائی۔
۱۴۸	۲	۱	کرو رب دی ہُن وڈیائی۔
۱۵۰	-	-	ہیلیلویاہ ثنا گاؤ۔

حِصّہ گیت

گیت نمبر	پہلی سطر
۹۴	اقدس اقدس ۔ اقدس رَبّ خدائے قادر
۹۵	اب رخصت کر خُداوندا ۔
۹۶	اے جوانوں ہو دلاور ۔
۹۷	اَے چھوٹے شہر بیت الحم ۔
۹۸	اَے خدا کمال کے چشمے ۔
۹۹	اَے سب ایماندارو ۔
۱۰۰	آسمان کے اَے مُقدّسو ۔
۱۰۱	آراستہ ہو اَے میری جان ۔
۱۰۲	آج مسیح جی اُٹھا ہے ہلیلویاہ ۔
۱۰۳	اَے گنہگار اَے گنہگار کیوں غافل سوتا ہے ۔
۱۰۴	آتا ہوں صلیب کے پاس ۔
۱۰۵	اَے مالک دونوں عالم کے ۔
۱۰۶	جب سوچتا ہوں میں حیرت سے خُدایا ۔
۱۰۷	اُلفت عجیب اُلفت عجیب ۔
۱۰۸	خُوش ہو خُوش مسیح اب پیدا ہُوا ۔
۱۰۹	بھُول نہ مجھے پیارے یسوع ۔

گیت نمبر	پہلی سطر
۱۱۰	پیارو ہمت باندھو آگے بڑھو ۔
۱۱۱	مَیں تیرا ہوں محتاج ۔
۱۱۲	تیرے پاس ہم آتے ہیں ۔
۱۱۳	تیری شیریں آواز میں سنتا ہوں خُدا ۔
۱۱۴	جاؤں کِس کے پاس گنہگار ؟
۱۱۵	جب کرتا ہوں مَیں کروس پر دھیان ۔
۱۱۶	جان میں نے اپنی دی ۔
۱۱۷	جیسا مَیں ہوں بغیر ایک بات ۔
۱۱۸	چھوٹے بچّوں کا ایک دوست ہے ۔
۱۱۹	یسوع کے پیچھے کون ہو لیتا ؟
۱۲۰	یسوع مسیح دلاور ہے ۔
۱۲۱	یسوع پیارے مالک ہمارے ۔
۱۲۲	یسوع بیچ ہمارے آ تو قدرت سے ۔
۱۲۳	یسوع نام کی دے دوہائی ۔
۱۲۴	یسوع کی آواز میں سُنتا ۔
۱۲۵	یسوع کیا ہی دوست پیارا ۔
۱۲۶	گناہ کی سزا جہنم جہنم ۔
۱۲۷	یسوع کے سپاہی جنگ میں قدم مار ۔
۱۲۸	میری جان تو کان لگا ۔
۱۲۹	میرے پاپوں کو معاف تو کر دے ۔

گیت نمبر	پہلی سطر
۱۳۰	مسیح تو میرا پیارا ہے۔
۱۳۱	مَیں یسوع کے نور میں۔
۱۳۲	مبارک ساعت دُعا کی
۱۳۳	رہ میرے ساتھ اب ہوا چاہتی شام۔
۱۳۴	رکھ مجھے تو کردس کے پاس۔
۱۳۵	رُوح الٰہی رُوح مُقدّس۔
۱۳۶	راجا یسوع آیا۔ راجا یسوع آیا۔
۱۳۷	جیون کی روٹی دے مجھ کو خُدا۔
۱۳۸	حمد تیری اَے باپ تُو نے بخشا ہم کو۔
۱۳۹	دیکھ محبت کا سمندر۔
۱۴۰	دِل کے داغ کو دھوئے کون؟
۱۴۱	خُدا نے ایسی شِدت سے۔
۱۴۲	عمدہ ہیں وہ چھوٹے ہاتھ۔
۱۴۳	کون سی منزل ہے مسافر۔
۱۴۴	کیا تم یسوع پاس گئے۔
۱۴۵	میری زندگی تو لے۔
۱۴۶	کلیسیا کرتی انتظار۔
۱۴۷	صلیب پر یسوع مُوا۔
۱۴۸	زندہ ایمان بزرگوں کا۔
۱۴۹	وہ پیاری صلیب مجھ کو دیکھ پڑتی تھی۔

گیت نمبر	پہلی سطر
۱۵۰	ہزارہا لڑکے کھڑے ہیں۔
۱۵۱	ہم تین بادشاہ مشرق کے ہیں۔
۱۵۲	اَسیں تے ہاں جی گناہ دے مارے۔
۱۵۳	آیا مسیحا پیارا سارے جہاں بدلے۔
۱۵۴	اَگے آ اکھیاں صلیب دا نشان رکھ لَے۔
۱۵۵	اَے رُوح پاک اساڈے دِلاں وِچ آ۔
۱۵۶	جب بچّوں کو مائیں۔
۱۵۷	آیا یسوع یار اساڈے پاس۔
۱۵۸	اَے کامل پیار جو سَدا بے مثال ہَے۔
۱۵۹	بول شمعون والا لنگھیائے کولدی۔
۱۶۰	تجھ بن کون کرے سانوں پیار۔
۱۶۱	توبہ گناہ تھوں پاپی۔
۱۶۲	تیرا راج مسیحا ہن ایس جگت وِچ آوے۔
۱۶۳	جگ وِچ آیا آپ غفار۔
۱۶۴	جاگو مسیح دے پیاریو۔
۱۶۵	چلّو بھینوں نی اَج قبر اُتے چلیئے۔
۱۶۶	یسوع گناہیاں دا یار تے ٹکانا۔
۱۶۷	یسوع نال پریت جنہاں دی۔
۱۶۸	یسوع دے نال پریت جو لائی۔
۱۶۹	یسوع دے ڈر تے چاہیدا ہے جانا۔

گیت نمبر		پہلی سطر
۱۷۰		بلا مینوں یسوع میرے خدایا۔
۱۷۱		میرے مَن وِچ آ وس توُں۔
۱۷۲		روٹی توں زندگی دی۔
۱۷۳		ہیلیلویاہ بولو یسوع زندہ ہوگیا۔
۱۷۴		ہتھاں پیراں وِچ کل۔
۱۷۵		دَسیں اوئے مالیا۔
۱۷۶		دِل یسوع والے پریم نال۔
۱۷۷	(ا)	کرنے ہاں تیری ثناو حمد۔
۱۷۷	(ب)	اَے خداوند مسیح توں ہیں۔
۱۷۸		کیہے پچھیاں نہ جگ دیاں ساراں
۱۷۹		کلوری دے سہارے۔
۱۸۰		پیارے یسوع دا نظارہ۔
۱۸۱		صلیب تے یسوع مَرا ہے۔
۱۸۲		دیکھو صلیب یسوع۔
۱۸۳		قیامت ہون والی ہے۔
۱۸۴		اساڈے گناہاں بدلے۔
۱۸۵		سُراں نوں ملا کے۔ ہیلیلویاہ گا کے۔
۱۸۶		سارے رسُولاں دے سردار۔
۱۸۷		سُن لے پکار اساڈی۔
۱۸۸		نچن کلیاں پھلاں دے وَچ۔

گیت نمبر	پہلی سطر
۱۸۹	اَے مالک سارے عالم کے۔
۱۹۰	آہا یسوع آیا زمین پر۔
۱۹۱	آج آمد ہے جہاں میں۔
۱۹۲	ابنِ خدا کی آج ولادت کی عید ہے۔
۱۹۳	آج روشن اِس جہاں میں۔
۱۹۴	آؤ جگ کے لوگ سب ہی۔
۱۹۵	آؤ آؤ یسوع پاس آؤ۔
۱۹۶	دل جس نے مسیح کو دیا ہی نہیں۔
۱۹۷	بندوں کی سُن لے دُعا۔
۱۹۸	آرزو مجھ کو مسیحا ہے تیرے دیدار کی۔
۱۹۹	پریمی مسیح کے پریم برابر۔
۲۰۰	سن آسمانی فوج شریف۔
۲۰۱	حمد ثنا اور تعریف ہو۔
۲۰۲	تو میرے دل کا ہے عزیز۔
۲۰۳	کیا کروں تعریف تیری۔
۲۰۴	مسیحا میری دُنیا کو جگا دے۔
۲۰۵	تیرے دل کے در پر یسوع کھٹکھٹاتا۔
۲۰۶	تم یسوع کے ایلچی ہو۔
۲۰۷	جے جے یسوع جے جے یسوع۔
۲۰۸	آبِ حیات سب کو پلاتا ہے ایسح۔

گیت نمبر	پہلی سطر
۲۰۹	آ چکا ہوں تیرے در پر۔
۲۱۰	زندہ ہے اب اور زندہ رہے گا۔
۲۱۱	جب تیرے ہم مسیحا پرستار بن گئے۔
۲۱۲	آوازیں باہم ہوں بلند۔
۲۱۳	جوانی کے دنوں میں۔
۲۱۴	غضب ہے اب تک گناہ کا کانٹا۔
۲۱۵	نہ پوچھو عزیزو کہ عیسیٰ ہے کب سے؟
۲۱۶	دریا پار سے تیرے میں جاؤں کہاں۔
۲۱۷	رب کی ہووے ثنا ہمیشہ۔
۲۱۸	سُنا دو مجھ کو وہ پریم کہانی۔
۲۱۹	شکل انسان میں خدا تھا۔
۲۲۰	بھیس بدلا کیا ہوا۔
۲۲۱	خوش ہو کیسا دولہا تیرا۔
۲۲۲	گناہوں کو اپنے جو ہم دیکھتے ہیں۔
۲۲۳	کیا میں خالی ہاتھ سے جاؤں۔
۲۲۴	گھر گھر میں انجیل سنائیں گے۔
۲۲۵	مسیحا تو قدرت اب اپنی دکھا دے۔
۲۲۶	دیکھو یروشلیم میں یہ کون آ رہا ہے۔
۲۲۷	انجیل کو پھیلانا یہ کام ہمارا ہے۔
۲۲۸	میرے دل میں یاد اُسی کی ہے۔

گیت نمبر	پہلی سطر
۲۲۹	بنے ہم یسوع مسیح کے داس۔
۲۳۰	مبارک مبارک مسیح جی اُٹھا ہے۔
۲۳۱	جانتا ہوں یسوع کو میں۔
۲۳۲	میرے بعد میں مل کر دعا کرتے رہنا۔
۲۳۳	مسیحی جوانو زمانہ بدل دو۔
۲۳۴	مسیح کے واسطے مسیحی نوجوان شہید ہو۔
۲۳۵	آؤ ساتھ مسیح کے مل کر۔
۲۳۶	نادان نہ بن اے مسیحی جواں۔
۲۳۷	ہم نے مسیح کو رُوح و جان۔
۲۳۸	ہم سے برائی نہ جائے۔
۲۳۹	ہم یسوع مسیح کے چیلے ہیں۔
۲۴۰	شفا دستِ کرم سے اُس کے۔
۲۴۱	کوئی دم میں دم جب یہ جاتا رہے گا۔
۲۴۲	یارب تیری جناب میں۔
۲۴۳	میرے دل دے باغیچے وِچ آ جا۔
۲۴۴	میں یسوع کی مصیبت۔
۲۴۵	یہ کیسا زلزلہ آیا۔
۲۴۶	مسیح میں میں نے پایا ہے۔
۲۴۷	یسوع کے سپاہی قدم تو بڑھائے جا۔
۲۴۸	میرے لئے کلوری تک وہ گیا۔

گیت نمبر	پہلی سطر
۲۴۹	آؤ دُعا کو ہاتھ اٹھائیں۔
۲۵۰	ایسا گہرا یسوع تیرے پیار میں۔
۲۵۱	آتے ہیں بندگی میں۔
۲۵۲	اپنی چھوٹی آنکھیں۔
۲۵۳	بچو تارے کی مانند تم چمکو۔
۲۵۴	پیارے بچو مسیح مہربان ہے۔
۲۵۵	پیارے پاکستان میں۔
۲۵۶	پاک تو مجھ کو کر دے۔
۲۵۷	دِل لے لے میرا پیارے یسوع۔
۲۵۸	دل میرے میں آ۔
۲۵۹	رَبّ فرماتا وہ دن آتا۔
۲۶۰	رُوح کا تیل مجھے دے۔
۲۶۱	یسوع پیارے پاک حلیم۔
۲۶۲	خُدا نے جہاں سے ایسا پیار کیا۔
۲۶۳	فتح فتح ہو مبارک فتح۔
۲۶۴	گھر نادان نے ریت تے بنایا۔
۲۶۵	گرجا بنا یسوع گرجا بنا۔
۲۶۶	کاشکہ یسوع کی خوبیاں۔
۲۶۷	میرے واسطے دنیا میں آیا۔
۲۶۸	میرا دل پاپاں دے نال۔

گیت نمبر	پہلی سطر
۲۶۹	سجدہ ہے میرا اُس کو جو۔
۲۷۰	سارا میرا بدن ہے۔
۲۷۱	یسوع کا فرمان ہے تم بنو نُور۔
۲۷۲	یسوع نے نجات بخش دی۔
۲۷۳	یسوع کا نام ہے ایک ہی زمین پر۔
۲۷۴	رُوح ہے پاک خدا کی مجھ پر۔
۲۷۵	میرا یسوع ربّ خُداوند۔
۲۷۶	ہم نُورِ خُدا کے ہیں بندے۔
۲۷۷	بندۂ منجی جہاں غیر سے۔
۲۷۸	اک عجیب نیا کام میرے اندر ہُوا۔
۲۷۹	سورگ سے اُنڈیل یسوع۔
۲۸۰	خُدا تجھ کو دے برکتیں بے بہا۔
۲۸۱	سُن لو پیارے بچو۔
۲۸۲	جلال کے بادشاہ کے سامنے۔
۲۸۳	چوڑا جیسے سمندر۔
۲۸۴	یسوع آ کھیا دیکھ میں کھلوندا۔
۲۸۵	چھوٹی چھوٹی جیوں گاڑی۔
۲۸۶	مہماں سے تو جو بھرا ہُوا۔
۲۸۷	جد دیکھدا ہاں میں سُولی۔
۲۸۸	مرکزِ ایمان کلوری۔

۷۔ مُصنّفین و مُترجمین کی فہرست

ا

اٹھارویں صدی۔

آلڈ، مسز جے۔ سی۔

اُلمن، جے۔ ایف۔

امرداس۔

اَیلیٹ، مس سی

ب

بانڈ، مس ایم۔ ایل۔

براڈ ہیڈ، اے۔

برکس، پی۔

برن، اے۔ آر۔

بلس، پی۔ پی۔

بلینڈلی، ای۔ ڈبلیو۔

یوبرگ، کے۔

بھگت، پریم۔

بیرنگ گولڈ۔ ایس۔

بیکسٹر مس۔ ایل۔

بینرڈ، جی۔

پ

پیرانے، اِلی

پوپ۔ آر۔ ایچ۔

پینیفادر، ڈبلیو

ت

تھیہ وُلف، اورلینز کا۔

ج

جاداو، سی

جانویئے، سی۔ اے۔ آر

جرمن

چ

چمن لعل

چیمبر، جے۔ آر

ح

حلیم

حمد اللہ

خ

خادم مسیح، اے

خلیل

د

داس، پریم۔

ڈ

ڈسکوی۔ ایم۔ اے۔ کیو

ڈنیس، مس ایم۔ اے

ڈے اُوبل، سی۔ جے

ر

رابنسن، آر

رابنسن، جے۔ ڈبلیو

رافائیل، پی۔ ڈی

راکی این۔ ایل۔

راکی، این۔ ایل۔ سی۔ ڈی

رسا

ریڈمن مس۔ سی

رینکن، جے۔ ای

س

سٹاکٹن، مسز ایم۔ ایم

سٹوکس، ای۔ ایچ

سفیر

سکروِن، جے

ش

شاکر

شیپرڈ، مس اے

ص

صرف

ض

ضیا

ط

طالب

ع

عاصی

عطارد، ایم۔ بی

ف

فرانسس، ایس۔ ٹی

فرحت۔

فیبر۔ ایف۔ ڈبلیو۔

فیلڈ بریو، آئی

ق

قاضی

ک

کالنز، جے۔ ڈبلیو
کراسبی۔ مسز ایف۔ جے
کشنگ، ڈبلیو۔ اد
کوپر، ڈبلیو
کیسن، ایچ

گ

گوری شنکر
گرنی، مسز ڈی۔ ایف
گرینولڈ، سی۔ ایچ
گولڈن جبلی ۱۸۸۱ء

ل

لاڑھے والا، سائیں
لائٹ، ایچ۔ ایف
لوتھر، سی۔ سی
لوری، آر
لیسٹبری، مس ایم۔ اے
لیرا دودکا

م

محبوب
مڈلٹن، اے
مکائی، ڈبلیو۔ پی
صادق۔ بی۔ ایل
منٹ
منور
مہر۔ جے
میرین
میسن۔ جے
میکڈانلڈ۔ ڈبلیو

ن

نجم الدین، ایف
نعمان۔ جی۔ ایم
نیوٹن، جے

و

واٹسن، آئی
وارنر، مس ایس
واعظ
والفرڈ، ڈبلیو۔ ڈبلیو۔
ورڈسورتھ، سی

ولیمز۔ مس ایف
ویزلی، چارلس

ہ

ہاپکنز، جے۔ ایچ
ہارٹسوف، ایل
ہافمن، ای۔ اے
ہاکس، مسز اے۔ ایس
ہاڈ، ڈبلیو۔ ڈبلیو
ہچنگس، ڈبلیو۔ ایم
ہمفری مسز ای۔ جے
ہیبر، آر
ہیمنڈ، ڈبلیو
ہیورگل، مس ایف۔ آر

No.	First Line	Tune	Opening Note
112	Lord, we come before Thee now	Hendon Innocents	G G
113	I hear Thy welcome voice	Welcome Voice	E flat
115	When I survey the wondrous Cross	Rockingham	E flat
116	I gave my life for thee	I gave my Life Baca	G E flat
117	Just as I am, without one plea	Woodworth	D
118	There's a Friend for little children	In Memoriam	G
119	Who'll be the next to follow Jesus ?	Who'll be the Next ?	F
121	Fairest Lord Jesus	Schonster Herr Jesu	F
122	Jesus, stand among us	Mildmay	A
123	Take the name of Jesus with you	Precious Name	E flat
124	I can hear my Saviour calling	Follow Me	C
125	What a Friend we have in Jesus !	Converse Ebenezer	High G F
127	Onward, Christian soldiers !	St. Gertrude	High G
128	Hark, my soul, it is the Lord !	St. Bees	A
132	Sweet hour of prayer	Hour of Prayer	D
133	Abide with me, fast falls the eventide	Eventide	G
134	Jesus, keep me near the Cross	Near the Cross	A

APPENDIX I

First lines in English of Translated Hymns, with Tunes and Opening Notes

(Where the translation is set to an Eastern metre, it is marked with *)

No.	First Line	Tune	Opening Note
94	Holy, holy, holy, Lord God Almighty	Nicaea	E flat
96	Ho, my comrades ! see the signal !	Hold the Fort	F
97	0 little town of Bethlehem	Forest Green	G
98	Come, Thou fount of every blessing	Nettleton	G
99	0 come, all ye faithful	Adeste Fideles	A
100	All hail the power of Jesus' name	Miles Lane	E
102	Jesus Christ is risen today	Easter Hymn	C
104	I am coming to the Cross	Samaria	D
105	0 Lord of heaven and earth and sea	Almsgiving	B
106	0 Lord my God, when I in awesome wonder	How Great Thou Art	G
107	Silent night ! Holy night !	Stille Nacht	G
109	Pass me not, 0 gentle Saviour	Pass Me Not	High C
111	I need Thee every hour	I Need Thee	A flat

CamScanner

No.	First Line	Tune	Opening Note
135	Hover o'er me, Holy Spirit	Precious Promise Fill me Now	D B
137	Break Thou the bread of life	Lathbury	G
138	We praise Thee, 0 God, for the Son of Thy love	Revive us Again	D
139	0 the deep, deep love of Jesus !	Ebenezer	F
140	What can wash away my stain ?	Nothing but the Blood	G
141	God loved the world of sinners lost	Wondrous Love	E flat
142	Beautiful the little hands	Beautiful Hands	E
143	Whither, pilgrims, are you going ?	Pilgrimage	G
144	Have you been to Jesus for the cleansing power ?	Washed in the Blood	C
145	Take may life, and let it be	Nottingham	G
147	My Saviour suffered on the Tree	Glory to the Lamb	F
148	Faith of our Fathers	Tynemouth (St Catherine's)	B
149	On a hill far away stood an old rugged Cross	The Old Rugged Cross	D
150	Around the throne of God in heaven	Glory	C
151	We three kings of orient are	Kings of Orient	B
156	When mothers of Salem their children brought to Jesus	Salem	G

No.	First Line	Tune	Opening Note
158	0 perfect Love, all human thought transcending	O Perfect Love	E flat
177	(a) We praise Thee, 0 God	*	
177	(b) Thou art the King of Glory, 0 Christ	*	
200	Hark, the herald angels sing	Bethlehem	C
201	All glory, laud honour	St. Theodulph	C
212	On wings of living light	*	
223	Must I go - and empty-handed ?	(unnamed)	A
246	I've found the Pearl of greatest price	Radiant	D
252	Two little eyes to look to God	*	
256	Cleanse me from sin, Lord	(unnamed)	D
258	Into my heart	(unnamed)	A
259	When He cometh, when He cometh	When He Cometh	E
260	Give me oil in my lamp	(unnamed)	
261	Gentle Jesus, meek and mild	Jesus Loves Me (verse)	B
263	Victory, victory Christ will give	(unnamed)	
264	The wise man built his house upon a rock	*	
266	Let the beauty of Jesus be seen in me	(unnamed)	G

CamScanner

No.	First Line	Tune	Opening Note
268	My heart was black with sin	*	
271	Jesus bids us shine	(unnamed)	G
283	Wide, wide as the ocean	(unnamed)	High C
287	When I survey the wondrous Cross	*	

Psalms and Original Hymns Set to Western Tunes

No.	First Line	Tune	Opening Note
Ps. 47	Sab loko mahnge maro hun	The Judgment Day	C
99 (1)	Khudawand raj ap karda hai	Auld Lang Syne	B
139 (1)	Tun Khudawand mainun jachda	Nettleton	G
150	Halleluja, sana gao	Clementine	D
Hy. 95	Ab rukhsat kar, Khudawanda	Horsley	F
101	Arasta ho, ai meri jan	Rockingham	E flat
103	Ai gunahgar, ai gunahgar	I Do Believe	G
108	Khush ho ! khush ho! Masih ab paida hua	Rejoice	High D
114	Jaen kis ke pas gunahgar ?	Wonderful Words	B

مسٹر ایچ بخت جنرل منیجر مسیحی اشاعت خانہ ۳۶ فیروز الدین روڈ لاہور نے مکتبہ جدید پریس سے چھپوا کر شائع کیا

ترجمہ صلح حدیبیہ - 1906